Presented By: Jafrilibrary.com

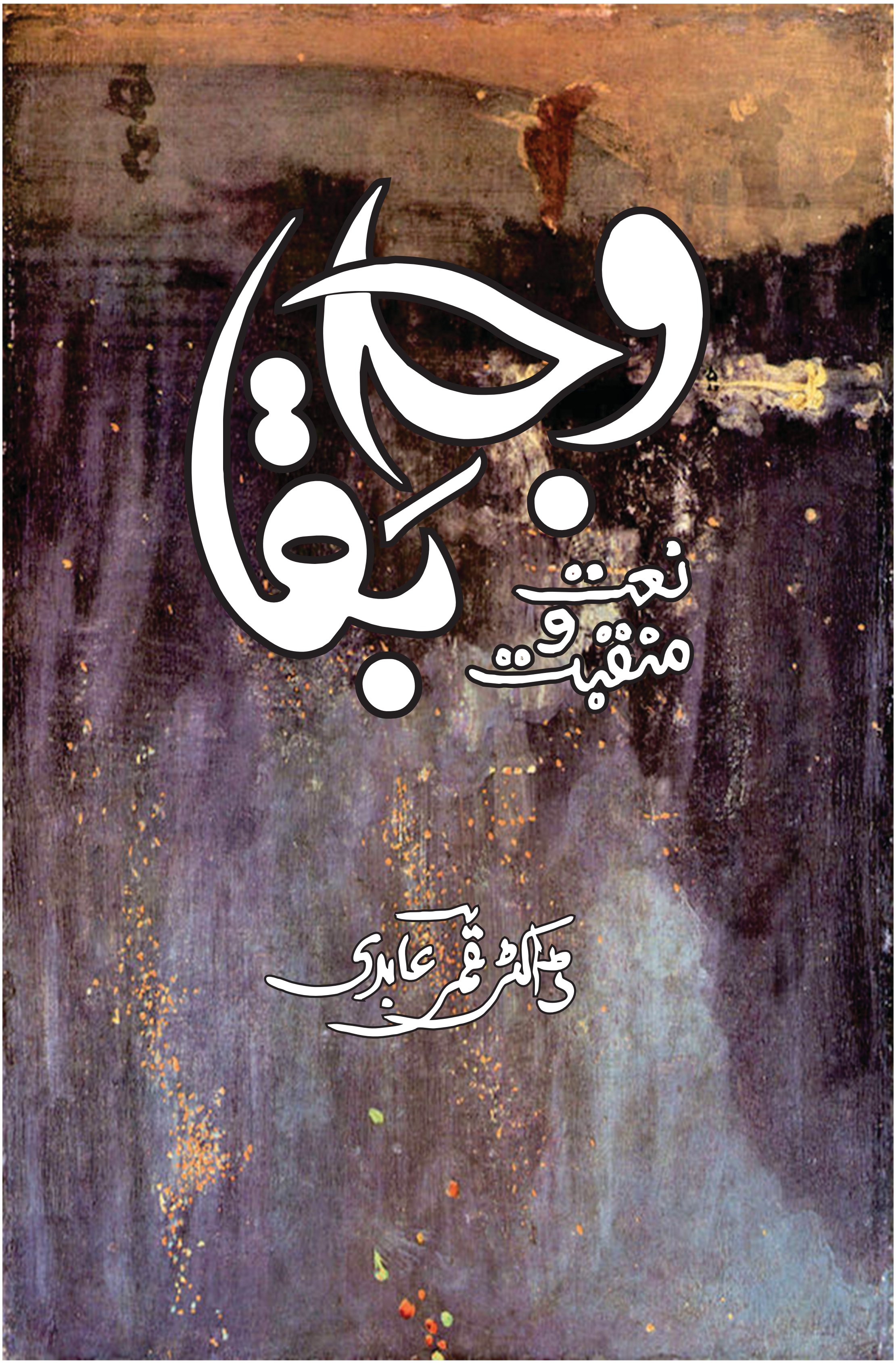

Presented By: Jafrilibrary.com

وجہِ بقاء

(نعت ومنقبت)

خدا کا شکر درِ شہ پہ ہے جبیں میری
یہی ہے وجہِ بقا اور یہی بنائے عروج

ڈاکٹر سید قمر عابدی

Presented By: Jafrilibrary.com

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	:	وجہ بقاء
سن اشاعت	:	۲۰۲۰ء
نام شاعر	:	ڈاکٹر سید قمر عابدی
پتہ	:	D-2 1351/782، دریا آباد، الہ آباد email:dr.qamarabidi@gmail.com (M)9889062082, 7651802479
کمپوزنگ	:	شارپ ٹریک، الہ آباد
مطبع	:	
تعداد	:	۵۰۰
قیمت	:	۳۰۰ (تین سو)
سرورق	:	جناب سید یداللہ حیدر (پاکستان)

ملنے کے پتے:
اصلاح، مسجد دیوان ناصر علی مرتضیٰ حسین روڈ، لکھنؤ 226003
شارپ ٹریک کمپیوٹرز، بخشی بازار، الہ آباد 211003

Presented By: Jafrilibrary.com

انتساب

اُن تمام ”فرزندانِ وقت“ کے نام

جو زمانے کی

ستم ظریفی کے سبب

ناشناختی کا شکار رہوئے

Presented By: Jafrilibrary.com

نعت و منقبت

Presented By: Jafrilibrary.com

فہرست

قمرؔ عابدی کی شعری شناخت	جناب سید مہدی جعفر	7....................
وجہ بقاء: منقبتی شاعری کا نیا استعارہ	پروفیسر سید محمود کاظمی	14..................
حرفے چند	پروفیسر سید ابوالقاسم	22..................
اعتراف	جناب بابر ندیم	23..................
چند باتیں	قمر عابدی	28..................
حمد		33..................
نعت		34..................
منقبت		
حضرت علیؑ		60..................
جناب فاطمہ زہراؑ		103................
امام حسنؑ		124................
امام حسینؑ		142................
امام زین العابدینؑ		192................
امام محمد باقرؑ		213................
امام جعفر صادقؑ		215................

Presented By: Jafrilibrary.com

امام موسیٰ کاظمؑ	217................
امام علی رضاؑ	219................
امام محمد تقیؑ	220................
امام علی نقیؑ	221................
امام حسن عسکریؑ	223................
امام زمانہ (عج)	227................
جناب ابوطالبؑ	241................
جناب ام البنینؑ	249................
جناب زینبؑ	251................
حضرت عباسؑ	263................
حضرت علی اکبرؑ	274................
حضرت علی اصغرؑ	275................

Presented By: Jafrilibrary.com

قمر عابدی کی شعری شناخت

(''سرِ تسلیم خم'' اور ''وجہِ بقاء'' کے حوالے سے)

معتبر مذہبی شاعری قوم کی حفاظت کرتی ہے اور آدمی کی ارتقائی انسان خیزی کا باعث ہوتی ہے۔ کسی بھی قوم کو اس کے دائرہ میں پنپنے والا معنی خیز شعری حُسن باوقار بنا دیتا ہے۔ ضرورت بس یہ ہوتی ہے کہ عام ذہنوں کو بلندیٔ شعور کی جانب منتقل کیا جائے۔ متاثر کرنے والا شعری کردار بڑھتا اور پھیلتا ہے۔ یہاں تک کہ دوسری قوموں کو بھی اپنے حلقۂ اثر میں لے لیتا ہے۔ دوسرے معاشرے فن اور فنکار کی قدر کرتے ہوئے اس کا پاس کرتے ہیں اور اس کے اپنے ماحول کو غیر شعوری طور پر تحفظ بہم پہنچاتے ہیں۔ اس یگانگت کے پلیٹ فارم پر آ کر ہر قوم تباہی اور بربادی سے بچ جاتی ہے۔ ہمارے شعور کو جلا بخشنے کے لیے افضل ترین اور عظیم الشان مذہبی شخصیتیں کارفرما رہی ہیں جنھوں نے صحیح کردار و عمل کے باضابطہ انقلابی پیغام سے اقوامِ عالم کو متوجہ کرنے کی راہ اپنائی ہے۔

قمؔر عابدی کا شعری محور مقصدِ اسلام کو استعارے، تلمیح و علامت اور واضح بیانیۂ تصویریت سے ہمکنار کرتا ہے۔ '' سرِ تسلیم خم'' اور 'وجہ بقا' جیسے مجموعے خوش فکر، تازہ دم اور پرجوش جذبۂ عقیدت سے سرشار ہیں۔ نعتیہ کلام اور قصائد کے مجموعے منقبت کے علاوہ اپنی نہج اور تفہیم و ترسیل کی راہ سے نہ صرف قوم کے شعور و ادراک کو مہمیز کرتے ہیں بلکہ دورِ حاضر میں اپنا فکری جمود توڑ کر کردار سازی، یقین پروردگی، دلی ہم آہنگی اور قابلِ ستائش عملی روش

Presented By: Jafrilibrary.com

اختیار کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ اپنے خوش عقیدہ اشعار کے واسطے سے شاعر ثبوت بہم پہنچاتا ہے کہ مذہب بغض وعناد کا ذریعہ نہیں بلکہ اس میں حسنِ سلوک اور یک جا ہو جانے کا فلسفۂ احساس موجزن ہے۔ دوسرے لفظوں میں مذہب کی تہذیب اصلِ حیات ہے۔

'سرِ تسلیم خم' کے آغاز میں شامل تین مضامین نہ صرف قمر عابدی کی شخصیت کی جھلک دکھاتے ہیں بلکہ اپنے طور پر ان کی منفرد شعری خصوصیات بھی نمایاں کرتے ہیں۔

پروفیسر فضل امام نے اپنے مختصر سے جائزے میں اور باتوں کے علاوہ ان مناقب کی اپنی خاصیت تک رسائی حاصل کی ہے اور چند قابل توجہ نکات کی جانب اشارہ کیا ہے۔ مثال کے طور پر۔

> ''وہ (قمر عابدی) اسلام اور مسلمانوں کی روح کو بیدار کرتے ہیں اور ملت اسلامیہ کو اس دور نازک میں اتفاق واتحاد کے لئے متوجہ کرتے ہیں۔ وہ پیغامِ رسولؐ اسلام کو عام کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔
> جب تک کہ تاریخ، قرآن اور حدیث کا مطالعہ اور گہرا شعور نہیں ہو قلم اٹھانا کوہِ گراں اٹھانے سے کم نہیں''

(سرِ تسلیم خم۔ ص ۸)

''سرِ تسلیم خم'' کی دوسری خاصیت پروفیسر عین الحسن نے بطور 'عشق' پہچانی ہے۔ یہ جذبہ میرے خیال سے قرآن کریم کی آیت 'قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المؤدۃ فی القربیٰ' (اے رسول کہہ دو کہ میں اپنے قرابت داروں کی محبت کے سوا تم لوگوں سے کوئی صلہ نہیں مانگتا) پر لبیک کہتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

> ''دولتِ عشقِ علی سے جو دل فیضیاب ہے وہ کسی حال میں بھی مفلس نہیں ہو سکتا۔۔۔۔ یہی وہ عشق ہے جو مکان کو بھی روشن رکھتا ہے اور مکین کو بھی۔۔۔ عشق علی کا ایک زاویہ اور بھی ان کے کلام میں متواتر دیکھا گیا ہے اور وہ یہ کہ اعلانِ ولایت ان کے نزدیک اسلامی

Presented By: Jafrilibrary.com

اقدار کا بہترین نمونہ ہے۔‘‘

(سرِتسلیم خم۔ص ۳۱)

انھوں نے بھی شاعر کی برتی ہوئی خاصیت یعنی مختلف فرقوں میں اتحادِ باہمی کی جانب اشارہ کیا ہے۔

لئیق رضوی صاحب کا مضمون شاعر کے جذبۂ عقیدت کی انفرادی شناخت پر مرکوز ہے۔وہ اپنے مضمون کا عنوان ہی ’’عقیدتوں کی روشن عبارت‘‘ قائم کرتے ہیں۔

راقم الحروف کی نظر میں ان مناقب کی پہلی خوبی قرآت خیزی (Readability) ہے۔یہ رواں دواں جاذبیت راقم الحروف سے اپنے آپ کو ورق تا ورق پڑھوا کر شاعر کی چندنئی صفات کی جانب متوجہ کرتی ہے۔

سرتسلیم خم کرنا یوں بھی قمر عابدی کے مزاج میں طبعاً موجود ہے۔اس میں بھی مصالحت کا سلیقہ مضمر ہے۔اسے اپنے مجموعے کا عنوان قرار دینا ان کے علامت ساز رجحان کی نمائندگی کرتا ہے۔آج کے دور کا مزاج بدل چکا ہے۔وہ جنگ جوئی،حقوق کی غاصبانہ روش، مقابلہ آرائی، تناتنی یعنی غیر اسلامی اندازِ معاشرت کو اپناتا جا رہا ہے۔فرقہ بندی،دروغ گوئی، بہتان وافترا، مفاد پرستی،سازش،منافرت اور حرص وہوس سیاسی راہ سے داخل ہوکر انسانی فکر اور عمل کے درمیان خلیج بڑھاتی جارہی ہے۔مذہب کا پاکیزہ علاقہ بھی اس سے محفوظ نہیں رہا۔بنی نوع انسان نے دس ہزار سال پہلے ایگری کلچر کے ذریعے کلچر کا آغاز کیا تھا مگر آج تک محض ٹکنالوجی کے کلچر میں اضافہ ہوا ہے اور مشینی اور مصنوعی اور دولت اکھٹا کرنے والا تمدّن پروان چڑھا ہے، انسانی کردار سازی اور آدمیت کے ارتقاع میں شمّہ برابر ترقی نہیں ہوئی ہے۔عالمی سطح پر قبائلی نفسیات کو فروغ حاصل ہے۔ٹکنالوجی کے شیر کے منھ غریب غزال کا خون لگ چکا ہے۔اس کا علاج معصوم علی اصغر کے تبسم میں پنہاں ہے جس کے سامنے سہ شعبہ تیر والی رومن حکومت کی ٹکنالوجی بے دست و پا ہو جاتی ہے۔کربلا کی سرزمین پر امام حسینؑ نے اس مہذب مستقبل کا آغاز کردیا تھا۔یہاں حضرتِ

Presented By: Jafrilibrary.com

عباس نے انسانیت سے وفاداری کا علم بلند کیا۔خارزار راستے پر زنجیروں میں جکڑے ہوئے سیدِ سجادؑ نے لہو بھرا نقشِ قدم ثبت کیا۔رسن بستہ ہونے کے باوجود بی بی زینب نے راہِ کوفہ وشام میں بے پناہ جرأت مندی سے نشر کرتے ہوئے اسی مقصدِ کربلا کو اپنے بیان اور کردار سے آئینہ کیا۔وجہِ بقاء کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

خدا کا شکر درِ شہ پہ ہے جبیں میری
یہی ہے وجہِ بقاء اور یہی بنائے عروج

•••••••

طبیعت میں اگر موجود ہے ایثار کی خوشبو
تو پھر پھیلے گی مثلِ گل ترے کردار کی خوشبو
یہ کس کے پاؤں کی آہٹ کی برکت نے فضا بدلی
ہوئی مثلِ گلستاں وادئ پر خار کی خوشبو

•••••••

تھا جہالت کے اندھیرے میں یہ انساں محوِ خواب
تم نے آکر آدمی کی حسیت بیدار کی

•••••••

جب ترے کردار سے کرنے لگے گا کسبِ فیض
آدمی بھی واقعی تب آدمی ہو جائے گا

•••••••

عزمِ زہرا کی ردا سر پر لیے زینب چلیں
قلعۂ ظلم و تشدد پھر سے ڈھانے کے لئے

•••••••••

سرِ قلم خنجر کا کرتا ہے قلم کے وار سے
وارثِ صلحِ پیمبر آشتی کے واسطے

•••••••••

Presented By: Jafrilibrary.com

شہ رگ کٹی ہوئی ہے پہ گویا حسینؑ ہے
خنجر تری شکست کہ زندہ حسینؑ ہے
ضم ہو رہے ہیں شوق سے آ کے اس لئے
قطرے سمجھ رہے ہیں کہ دریا حسینؑ ہے

....

وہ جس کی ذات پہ مرکوز آدمیت ہے
زمانے والو اسی آدمی کی بات کرو

....

ظلمتِ شب کی وہی راہ روی باقی ہے
کیا خبر اس کو سحر ہونی ابھی باقی ہے

قرآنِ حکیم نے انسانیت کے ارتقاع یعنی آدمی کے جنگلی اور جنگی خصائل میں ضمیری تبدیلی اور تہذیبِ معاشرت پر زور دیا ہے۔ مسلکی جنگ کرنے والوں کے لئے بھی ''لاتنازعو'' کا قرآنی فرمان موجود ہے۔ رسولِ اسلام اخلاق کا پیغام لے کر آئے تھے اور صلحِ حدیبیہ اور صلحِ حسنی نے امن وامانِ عالم اور ایمان کے فروغ میں محکم قدم اٹھایا تھا۔ امام حسینؑ صابر و شاکر تھے اور مقابلہ آرائی سے گریزاں تھے۔ وہ کربلا میں لڑنے کے لئے مجبور کئے گئے۔ حضرت عباس جیسے جاں باز کو بھی جنگ کی اجازت نہ دینا اس بات کا بیّن ثبوت ہے۔ بیشتر معصومین نے قید و بند، مشقت اور شہادت قبول کر لی مگر امنِ عالم کے مستقبل کی تعمیر کے واسطے صلح، صبر اور راستی کی تلقین کرتے رہے۔

امن وامان کی راہ سے اسلام کا تعمیری رویہ جا بجا قمر عابدی کا شعری زاویۂ نظر بن جاتا ہے۔ دینِ اسلام کا اصل لائحۂ عمل یہی ہے۔ مجموعی طور پر اسی فکر و عمل کو نمایاں کرنے میں شاعر کا دامن متعدد اشعار کی خلقت سے بھرا ہے۔ امنِ عالم کا سلوک (Treatment) قمر عابدی کی شعرگوئی کا ظاہری اور باطنی وصف ہے۔ چند منتخب اشعار (سرِ تسلیم خم سے)

Presented By: Jafrilibrary.com

رسولِ حق کا کردار و عمل لے جاؤ بستی میں
دلوں پر نیزہ و شمشیر سے قبضہ نہیں ہوتا

•••••••

یہ کیا کہ بات بات پہ خنجر بکف ہوے
سیکھو مصالحت کا سلیقہ رسول سے

•••••••••

دشمن کا دل بھی جھکنے پہ مجبور ہے ہوتا
اخلاق ہی ہے قوتِ سرکارِ دو عالم

•••••••

شکستہ پہلو ہے لیکن لبوں پہ شکرِ خدا
کلامِ صبر کی آیت ہیں فاطمہ زہرا

•••••••

کلک کی شمشیر سے میدان سر کر لے کا یہ
صلح پیغمبر کا وارث خوں بہا سکتا نہیں

••••••

دشمنوں کو بھی دعاؤں سے نوازا تو نے
تجھ میں احمد کا جھلکتا ہے سلیقہ شبیر

•••••••

ارمانِ وغا دل میں ہی رہ جاے گا گھٹ کر
عباس تمھیں رن کی اجازت نہ ملے گی

•••••••••

اسلام دینِ امن نظر آے گا اسے
دنیا مرے امام کے دیکھے تو آ کے ساتھ

••••••

Presented By: Jafrilibrary.com

وہ گھر ہے ترا رشکِ ارم جس میں کہ ہر سمت
قربانی و اخلاص کی قندیل سجی ہے

قمرعابدی کے اندازِ منقبت میں ایک نیا پن یہ بھی ہے کہ کہیں کہیں وہ شاہِ شہیداں امام حسینؑ کے اقدام کربلا اور دوسرے معصومین کے المناک پہلوؤں کو حزن آمیز استعارتی رنگ دے کر مدحت کے سانچے میں ڈھال دیتے ہیں۔ چنانچہ فلسفۂ غم ان کی مدحت طرازی کا ایک نیا وصف ہے جو شعری تاثیر میں اضافے کا باعث ہے اور دلی گداز کا اپنا رنگ پیدا کرتا ہے۔

آستیں الٹے ہوئے آ گیا مقتل میں صغیر
اب تبسم کے نشانے پہ ہیں لشکر والے

....

چومنے اشکِ غمِ شبیر کو
بڑھ کے خود رومالِ زہرا آ گیا

......

زخمِ دلِ بتول کے مرہم کے واسطے
مظلومئ حسینؑ کا بھی تذکرہ رہے

.....

جذبۂ نصرتِ شبیر صدا دیتا ہے
اپنے بچوں پہ نہ تم اشک بہانا زینب

یہ امر یقینی ہے کہ مسلسل تگ و تاز کے ساتھ قمر عابدی کا تخلیقی سلسلہ آگے بڑھتے ہوئے اور پختہ، اور کامل، اور رفیع و بسیط ہوتا جائے گا۔ تازگی اور جذباتی لچک تو ان کے خمیر میں ہے۔

سید مہدی جعفر

دریا آباد۔ الہ آباد

Presented By: Jafrilibrary.com

وجہِ بقاء : منقبتی شاعری کا نیا استعارہ

ڈاکٹر قمر عابدی سے میری پہلی ملاقات اس وقت ہوئی جب ہم دونوں نے الہ آباد یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں داخلہ لیا۔ یہ ۱۹۹۱ء کی بات ہے۔ بہت جلد رسمی گفتگو سے یہ ملاقات گہری دوستی میں تبدیل ہوگئی جو آج تک قائم ہے اور آگے بھی اسے زک پہنچنے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے کیونکہ ترک تعلق پر نہ میں آمادہ ہوں اور نہ وہ کبھی آمادہ ہوں گے۔ پہلی ہی ملاقات میں مجھے ان کی ذہانت اور حاضر جوابی نے متاثر کیا، ان کے دوسرے جوہر تو بعد میں کھلے۔ ان کا ادبی وشعری ذوق انتہائی عمدہ تھا اور وہ جدید وقدیم ادب پر اس وقت بھی خاصی روانی سے گفتگو کر سکتے تھے۔ یہ گفتگو معنی خیز بھی ہوتی تھی اور ان کے وسیع مطالعے کی خبر بھی دیتی تھی۔ یہ وہ دور تھا جب رام جنم بھومی کی تحریک اپنے عروج پر تھی اور سماجی صورت حال خاصی کشیدہ تھی۔ ہم ابھی ایم اے سال اول میں ہی تھے کہ بابری مسجد شہید کر دی گئی۔ ہر طرف فسادات ہو رہے تھے اور عجیب غیر یقینی کیفیت سے ہم سب گزر رہے تھے۔ قمر عابدی نے افسانے لکھنے شروع کر دیے تھے، ثواب اور خالی آسمان جیسے افسانوں نے بہت جلد نہ صرف ہم لوگوں کو متوجہ کیا بلکہ پروفیسر سید محمد عقیل رضوی اور

Presented By: Jafrilibrary.com

پروفیسر محمد حسن جیسے ناقدین نے بھی ان افسانوں کی تعریف کی اور انہیں یہ تاکید کی کہ وہ اس سفر کو جاری رکھیں لیکن قمر کے اندر جو شاعر چھپا ہوا تھا اس نے بہت جلد انہیں اپنی طرف کھینچ لیا۔ وہ شعر کہنے لگے اور ان کے اشعار نے یہ احساس دلایا کہ وہ اس میدان میں بھی دور تک جائیں گے۔ ابتدا میں انہوں نے غزلیں کہیں اور غزل کے فنی معیارات کا خاص خیال رکھا۔ چند اشعار درج ذیل ہیں جن سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قمر عابدی نے یہ اشعار محض رواروی میں نہیں کہے ہیں ؎

کارواں منزل سے پہلے ہی بکھر کر رہ گیا
جانے کس نے راہ میں اپنا پرایا کر دیا

تب یقیں مجھ کو ہوا میں ہو گیا ہوں کامیاب
دوستوں نے دشمنی میں جب اضافہ کر دیا

اٹھاؤ سر سببِ انقلاب تم ہو گے
نئی زمیں کے نئے آفتاب تم ہو گے

تمہیں اپنی اصل صورت کبھی دیکھنی نہیں ہے
جو فریب دے ہمیشہ وہی آئینہ خریدو

یہاں دل لگی کے مضموں کی نہیں ہے کوئی قیمت
جو لہو میں تر بتر ہو وہ مسودہ خریدو

Presented By: Jafrilibrary.com

میں تمناؤں کی تپتی دھوپ میں نکلا ہی تھا
میری خوداری نے بڑھ کر مجھ پہ سایہ کر دیا

یہ اشعار ایک مخصوص غزلیہ لہجے کی خبر دیتے ہیں۔قمؔر اگر ساری توجہ غزل پر صرف کرتے تو معاصر اردو غزل کا ایک اہم نام ہوتے لیکن ان کی زیادہ توجہ نعت ومنقبت کی طرف رہی کہ یہی سرمایۂ آخرت قرار پایا۔الہ آباد کی کوئی مجلس عزا اور محفل میلاد ایسی نہیں ہوتی تھی کہ جہاں قمؔر عابدی کو دعوت سخن نہ دی جائے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔مرثیے میں ان کی دلچسپی انہیں جدید اردو مرثیے کے خصوصی مطالعے کی طرف لے گئی اور اسی موضوع پر انہوں نے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔جدید اردو مرثیے پر ان کا یہ تحقیقی مقالہ شائع ہو چکا ہے اور اسے قبول عام کی سند بھی حاصل ہوئی ہے۔اس کے علاوہ نعت و منقبت کا پہلا مجموعہ ''سر تسلیم خم'' کے عنوان سے ۲۰۱۸ء میں شائع ہوا اور فوراً ہی ارباب فکر ونظر کی توجہ کا مرکز بن گیا۔اسی مجموعہ سے چند اشعار ملاحظہ ہوں جن سے یہ اندازہ ہوگا کہ قمؔر عابدی نے نعتیہ ومنقبتی شاعری کو ایک خاص اسلوب وآہنگ عطا کیا ہے ؎

خود سمجھ جائے گا حق کا فلسفہ اچھی طرح
پڑھ لے گر انساں کتاب کربلا اچھی طرح

اعمال حق سے کاسۂ کردار کو بھرو
اشک غم حسینؑ سے پہلے وضو کرو

قلم خرید رہا ہے وہ تیغ کے ہمراہ
یزید جانتا ہے سامنا حسینؑ سے ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

مقصد شہ سے جہاں کو آشنا ہونے تو دو
سر نہیں جھک جائیں گے دل سلسلہ ہونے تو دو

چراغ بیعت فاسق بجھانا چاہتے ہیں
محاذ جنگ پہ اصغر جو آنا چاہتے ہیں

مندرجہ بالا اشعار میں جذبے کی گرمی وسچائی بھی ہے اور خیر وشر کی ابدی آویزش کا شعور بھی۔ ''سر تسلیم خم'' کے بعد زیر نظر مجموعہ نعت ومنقبت ''وجہِ بقاء'' بھی شعریت وعقیدت کے انہیں اوصاف سے مملو ومتصف ہے جو، اب قمؔر عابدی کی شناخت قرار دیے جانے لگے ہیں۔قمر کی نعتیہ شاعری کا ایک اہم وصف یہ بھی ہے کہ جذبۂ عقیدت کے پہلو بہ پہلو اس سے تاریخی شعور وادراک کا اظہار بھی ہوتا ہے۔ یہ تاریخی شعور شعری اسلوب بیان کو تلمیح کا وصف بھی بخشتا ہے اور اشعار کے معنیاتی آفاق کو مزید روشن ومنور بھی کرتا ہے۔ چند اشعار نشان خاطر ہوں۔

مرسل اعظم کے ہاتھوں پر ہوا ہے جلوہ گر
آج موقعہ مل گیا پتھر کو بھی گفتار کا

فراز دار پہ یوں تو چڑھے ہیں سیکڑوں انساں
پر اس میں بس گئی ہے میثم تمار کی خوشبو

بدن کے دونوں حصے وزن میں بالکل برابر ہیں
سلیقہ ضربِ دستِ حق کا کتنا منصفانہ ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

بقائے دیں کی خاطر خود کو شاہی سے الگ کرنا
ملوکیت پہ یہ ایک فاقہ کش رہبر کی ٹھوکر ہے

تمہاری صلح کی حکمت سے بے بس ہو گیا ظالم
پڑا نوک قلم کے سامنے سجدے میں خنجر ہے

مندرجہ بالا اشعار اس بات کا ثبوت ہیں کہ قمر عابدی نے نعتیہ و منقبتی شاعری کو محض ممدوح کی صفاتِ ذات کے بیان تک ہی محدود نہیں رکھا ہے بلکہ وہ اس امر کا خاص خیال رکھتے ہیں کہ ان تاریخ ساز لمحوں کی جانب بھی لطیف ترین اشارے کرتے چلیں جو جناب رسول خدا اور اہلبیت اطہار کے پاکیزہ افکار و اعمال اور اعلیٰ ترین مناقب و مناصب کی آج بھی گواہی دیتے ہیں اور جنہیں بغض آل رسولؐ کے حاملین باوجود تمام تر کوششوں کے نہ صرف امت مسلمہ بلکہ تمام عالم انسانیت کا سرمایہ حیات بننے سے نہیں روک سکے ہیں۔ اسی قبیل کے مزید چند اشعار ملاحظہ ہوں ۔

ناز کر اے دین حق تیری بقا ہیں فاطمہؑ
اپنے دامن میں سمیٹے کربلا ہیں فاطمہؑ

حصارِ آیۂ تطہیر میں ہے سنگ در تیرا
جو طاہر صلب ہے رکھتا وہ تیرا آستاں پائے

وہ صلح حدیبیہ، یہ صلح ہے شبر کی
کیا ربط حقیقت سے ظاہر ہے حقیقت کا

Presented By: Jafrilibrary.com

غیر گر سوئے تو آنکھوں میں کٹے گی ساری رات
سونے والا جانتا ہے اپنے بستر کا مزاج

یہ اشعار مدحیہ ہونے کے باوجود جس تلمیحی اشارت کے حامل ہیں وہ قمرؔ کے پختہ و مستحکم تاریخی شعور اور فضائل وکمالات اہلبیت سے ان کی گہری واقفیت کا بھی ثبوت دیتی ہے۔کربلا کو اپنے دامن میں سمیٹ کر دینِ حق کی بقا کا سبب بن جانا ''حقا کہ بنائے لاالہ است حسینؑ'' کی جانب انتہائی لطیف اشارے کی حیثیت رکھتا ہے۔قمرؔ محض تاریخی شعور سے ہی کام نہیں لیتے بلکہ شعری محاسن کا بھی پورا خیال رکھتے ہیں،رعایت لفظی کے نقطۂ نظر سے نعت رسولؐ اکرم کا یہ شعر ملاحظہ کیجئے ۔

سایۂ رحم و کرم اَے میرے بے سایہ نبیؐ
میں تمنائی ہوں تیری سایۂ دیوار کا

شاعری میں معنی سے زیادہ اسلوب اظہار کی ندرت اور الفاظ کے تخلیقی استعمال کے پیدا کردہ آہنگ و لئے اور ترنم و موسیقیت کی اہمیت ہوتی ہے۔قمرؔ عابدی الفاظ کے تخلیقی استعمال سے بھی بخوبی واقفیت رکھتے ہیں،وہ جذبات عقیدت سے سرشار ہیں لیکن مدح اہلبیت کے اس اہم فریضے سے تمام تر محاسن شعری کی پاسداری کے ساتھ عہدہ برآ ہوتے ہیں۔ان کے شعری لب ولہجہ اور اسلوب اظہار کی برجستگی کے نقطۂ نظر سے یہ چند اشعار نشان خاطر ہوں ۔

حیاتِ حق کا تیرا ہر نفس بھاری ہے صدیوں پر
سمٹ کر آ گیا لمحوں میں جو تو وہ زمانہ ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

عنوان ہو فضائل نفس خدا اگر
فکرِ بشر کو رکھتی ہے بیدار گفتگو

ردائے علم شبر بادبانِ کشتیِ دیں ہے
یہاں پر آ کے فکر مرسلاں بھی سائباں پائے

مقابل اسلحوں کے اک تبسم کی ادا آئی
محاذِ جنگ پر ایسی سمجھ داری نہیں دیکھی

سفر لمحوں میں حر نے طے کیا دوزخ سے جنت کا
کسی نے یوں کسی کی تیز رفتاری نہیں دیکھی

یہ تمام اشعار محاسن اہلبیت کے ادبی و شعری اظہار سے مملو و متصف بھی ہیں اور ایک خاص قسم کی برجستگی و روانی کے حامل بھی۔ اچھے شعر کی یہی خوبی ہوتی ہے کہ وہ قاری یا سامع کے دل و دماغ میں فوراً اپنی جگہ بنا لے اور یہ وصف، شعر میں اُسی وقت پیدا ہوتا ہے جب شعر کہنے والا شعری زبان کے جملہ تقاضوں سے بخوبی واقف ہو۔ قمر عابدی نے اردو مرثیے کا بغور مطالعہ کیا ہے اور وہ اس اہم نکتہ سے باخبری کا مکمل ثبوت دیتے ہیں کہ جب ممدوحین محض مذہبی حیثیت کے حامل نہ ہو کر تاریخ انسانیت کا شناخت نامہ بن جائیں تو پھر شاعر کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ اہلبیتِ رسولؐ صرف مسلمانوں کی مذہبی عقیدت و احترام کا مرکز و منبع نہیں ہیں بلکہ تمام عالم انسانیت کا سرمایۂ حیات ہیں۔ یہی سبب ہے کہ قمر کربلا کو شعور انسانیت اور فکرِ حق کا استعارہ قرار دیتے ہیں ؎

Presented By: Jafrilibrary.com

حسین ابن علی تم فکر حق کا استعارہ ہو
رہے گا ہر زمانے میں تمہارا تذکرہ ہو کر

مجھے امید ہے کہ اہل فکر ونظر قمؔر عابدی کے اس مجموعۂ نعت ومنقبت کی کماحقہ پذیرائی کریں گے کیونکہ عقیدت کو شعریت کا پیراہن عطا کرنے میں قمؔر عابدی نے جس سلیقے اور فنی مہارت کا ثبوت دیا ہے وہ یقیناً قابل ستائش ہے۔ یہ مجموعۂ نعت ومنقبت قبول عام کی سند حاصل کرے گا، اس کا مجھے یقین ہے۔

ڈاکٹر سید محمود کاظمی

Associate Professor
Department of Translation
Maulana Azad National Urdu University
Hyderabad

Presented By: Jafrilibrary.com

حرفِ چند

محترم جناب قمؔر عابدی صاحب ایک معروف شاعر اور مداحِ اہلبیت ہیں۔ الہ آباد کی محفلوں کی زینت ہونے کے علاوہ ہندوستان کے مختلف شہروں میں مدعو ہوتے ہیں۔ انہیں بیرونِ ہند بھی جانے اور سخن آراء ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ سب اس لئے ہے کہ وہ ایک سخن شناس اور بلند فکر شاعر ہیں۔ ان میں بلند اور لطیف فکر کو شعر کے قالب میں ڈھالنے کا اعلیٰ شعور پایا جاتا ہے۔ اسی لئے ان کے اشعار میں آمد اور برجستگی پائی جاتی ہے۔ ان کے اشعار جیسے کانوں کے لیئے خوش گوار ہوتے ہیں ویسے ہی ذہن کے لئے موضوعِ فکر بھی ہوتے ہیں۔

''وجہِ بقاء'' انکے کلام کا دوسرا مجموعہ ہے جس میں نعتِ پیغمبرؐ اور تمام معصومین کی مدح یکجا کر دی گئی ہے اور ہر مومن اور محبِ اہلبیت کے گھر میں اس کا ہونا اُس گھر کی زینت ہے۔ خداوندِ عالم محترم قمؔر عابدی صاحب کو اِس کا بہترین اجر عطا فرمائے اور مومنین کو ان کے کلام سے مستفیض ہونے کا شرف عطا فرمائے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

(سید ابوالقاسم)

کریلی۔ الہ آباد

Presented By: Jafrilibrary.com

اعتراف

میں لکھنا چاہتا ہوں مجھ کو رہنمائی دے
مرے خدا مجھے تھوڑی سی روشنائی دے

مولانا مرزا محمد اطہر صاحب قبلہ نے ''خاکِ شفاء'' میں لکھا ہے کہ
''اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ شاعری الفاظ کی وہ مرصع کاری ہے جس پر ہر شخص قادر نہیں ہوتا۔ الفاظ کے قالب میں مضامین کی روح ڈال کر جذبات کی تڑپ پیدا کرنا ہر کس و ناکس کے امکان سے باہر ہے۔ دنیوی شاعری جب مذہبی حدود میں قدم رکھ کر، حمد، نعت، منقبت، مرثیہ، سلام و نوحہ کی شکل اختیار کرتی ہے تو تاریخ و عقائد کے لگاؤ کی وجہ سے اور بھی مشکل ہو جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مدح اہلبیت کی بلند منزلوں سے شاعر اس وقت تک کامیابی سے نہیں گزر سکتا جب تک ممدوح کا کرم شاملِ حال نہ ہو۔''
تجربات و مشاہدات کی راہوں سے گزرتے ہوئے ڈاکٹر قمر عابدی کے کلام کا مطالعہ اس یقین کا مستحق ہے کہ موصوف کی شاعرانہ صلابت محمدؐ و آل محمدؑ کی چشم کرم اور نگاہ لطف کا خاص عطیہ ہے اور خود موصوف نے اپنے کلام میں اس کا اعتراف بھی کیا ہے۔

Presented By: Jafrilibrary.com

اَے قمرتم تو فقط سر کو جھکانے آئے تھے
اس در اقدس سے بن مانگے عطا ہونے لگا

خدا کا شکر در شہ پہ ہے جبیں میری
یہی ہے وجہ بقاء اور یہی بنائے عروج

میں بھی تخئیل کا کشکول لئے بیٹھا ہوں
ہو عطا مجھ کو بھی مدحت کا سلیقہ مولا

ڈاکٹر قمر عابدی سے میرے مراسم کی عمریوں تو تین دہائیوں سے زیادہ کا سفر طے کر چکی ہے مگر ان کی شاعرانہ عظمت سے روشناسی کا عمل ذرا تاخیر سے جاری ہوا۔ اس کا سبب بھی میں خود تھا۔ میرا شعور ابھی ٹھیک سے بالغ بھی نہ ہوا تھا کہ 'غم روزگار' کی صعوبتوں نے مجھے جلاوطن کر دیا اور میں الہ آباد کی ادبی، سماجی اور معاشرتی زندگی سے دور ہو گیا۔ پھر رفتہ رفتہ حالات معمول پر آئے اور میں بچھڑے ہووں سے ملنے ملانے لگا۔ مجھے فخر ہے کہ پچھلے پندرہ برسوں سے میں ڈاکٹر قمر عابدی کا کلام، جس میں نعت، منقبت، نوحہ، سلام، مسدس، غزل وغیرہ شامل ہیں باضابطہ سن رہا ہوں۔ میں کوئی ناقد نہیں ایک طالب علم کی حیثیت سے مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ نوجوان نسل کے شعراء کی صف میں ڈاکٹر قمر عابدی کا نام بڑے احترام سے لیا جاتا ہے۔ خصوصاً رثائی ادب کے حوالے سے انکے نوحوں کو جو قبول عام حاصل ہوا وہ قابل قدر ہے۔ سامعین ان کا کلام بڑے شوق سے سنتے ہیں اور خراجِ تحسین سے نوازتے بھی ہیں۔

تعارف، پیش لفظ یا اپنی بات کہنے والے، شاعر کی نسبت سے اپنے پسندیدہ اشعار نقل کرتے ہیں۔ یہ ایک تہذیبی روایت ہے چنانچہ ''وجہ بقاء'' سے میں نے بھی موصوف کے چند اشعار انتخاب کئے ہیں جن کے مطالعہ سے ڈاکٹر قمر عابدی کے شعری

Presented By: Jafrilibrary.com

معیار کا تعین کیا جا سکتا ہے۔

وجہ تخلیق زمین و آسماں کا ذکر تھا
بزم میں ہر ایک کو آنے لگی یاد رسول

وقت نے تاریخ سے پوچھا جو احوال رسول
کتنے منظر آ گئے ہمراہ پس منظر لئے

قدرت جب کسی انسان کو دنیا میں بھیجتی ہے تو اسے اپنے خزانۂ قدرت وحکمت سے کوئی نہ کوئی خوبی، کمال اور صلاحیت ودیعت کرتی ہے اور اس کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ میری مخلوق ودیعت کردہ صلاحیتوں سے استفادہ کرتے ہوئے کمال کی منزل تک پہنچے جو اس کا مقصود تخلیق ہے۔ شاعری بھی قدرت کا ودیعت کردہ ایک عطیہ ہے جو ہر کسی کو میسر نہیں ہوتا۔ یہ فن قدرت اسی کو عطا کرتی ہے جس کا ظرف شاعرانہ شعور سے سازگار ہو ورنہ ظرف کی کوتاہی فن اور فنکار دونوں کی موت کا سبب بن جاتی ہے۔ کیونکہ ہر کمال ایک مخصوص ظرف کا تقاضہ کرتا ہے اور ہر خوبی ایک مزاج مخصوص رکھتی ہے۔ جس سپاہی کی مضبوط کلائیاں شمشیر کے وزن کو اٹھانے کی عادی ہوں اس کی سنگلاخ انگلیاں قلم کی نازکی کو اپنی گرفت میں نہیں لا سکتیں۔ ہمارا تجزیہ بھی یہی کہتا ہے کہ کسی سپاہی نے اگر شمشیر رکھ کر قلم چلانے کی کوشش کی تو صفحۂ قرطاس پر جگہ جگہ روشنائی کے دھبے تو نظر آئے مگر ایک لفظ بھی واضح نہ ہو سکا۔ ''سر تسلیم خم'' سے ''وجہ بقاء'' تک ڈاکٹر قمر عابدی نے جو ادبی سفر طے کیا وہ اس بات کی علامت ہے کہ قدرت نے انہیں جو کمال عطا کیا اس سے انھوں نے خاطر خواہ استفادہ بھی کیا اور انصاف بھی۔ ان کی اسی خوش مزاقی کے سبب ہم جیسے ''آوارگان سخن'' بھی شرف قربت رکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

Presented By: Jafrilibrary.com

زندگی کی اس علامت پر ہے دنیا حیرتی
جسم دیتے ہیں صدا حالانکہ ہیں سر کے بغیر

سر کٹ گیا مگر نہ ہوئی ختم بندگی
انصاف کر رہا ہے کوئی بندگی کے ساتھ
مقابل اسلحوں کے اک تبسم کی ادا آئی
محاذ جنگ پر ایسی سمجھداری نہیں دیکھی

پا برہنہ کی ہے اک قیدی نے ایسی رہبری
کاروانِ حق کو منزل کی بشارت مل گئی

شاعر کے کمال کا اندازہ اسکے تخیّل اور اسلوبِ بیاں سے ہوتا ہے۔ منظر میں پس منظر کو منعکس کرنے کی جتنی صلاحیت شاعر میں ہوگی اس کا کلام اتنا ہی جاندار، پر اثر اور معنی خیز ہوگا۔ دراصل سطور میں نہیں جو کچھ ہوتا ہے، بین السطور میں ہوتا ہے۔ ان اشعار کو پڑھتے ہوئے قاری کو یقیناً قمر عابدی کی پروازِ فکر، اسلوب بیان نیز تاریخ کا رچا ہوا شعور اور بالواسطہ میں بلا واسطہ کی سی کیفیت کا احساس ہوگا اور یہی ان کا کمالِ فن ہے۔

یہ تھی قمر عابدی کے فن کی بات، اب ان کی شخصیت کے باب میں چند پہلو۔ حسن تخلیق اور حسن اخلاق کے امتزاجی عمل سے جو پیکر بنتا ہے اسے ہم 'قمر عابدی' کہتے ہیں۔ عمر میں مجھ سے چھوٹے ہیں، منزلت میں بہت بلند کیوں کہ شاعر اہلبیت ہیں۔ اس سے بڑا نہ کوئی لقب ہے نہ عزاز نہ سرفرازی۔ خوش رو بھی ہیں اور خوش لباس بھی۔ کوئی جامہ زیب تن کر لیں تو اس کی آبرو بڑھ جاتی ہے۔ عاجزی سے الفت اور غرور سے بلا کی نفرت رکھتے ہیں۔ قبائے انکساری پر انانیت کا حرف نہیں آنے دیتے۔ خود شناس ہیں اور خودی کے آبگینۂ

Presented By: Jafrilibrary.com

خاطر کو کبھی ٹھیس نہیں لگنے دیتے۔ نام قمر ہے اور نسبت عابدی، اس اعتبار سے 'عابدین کے قمر' قرار پائے۔ نسبت کی جلالت نے انکی عظمت کو آبرومندانہ بلندیوں پر رکھا ہے۔ معاشرے میں بڑی عزت اور محبت سے دیکھے جاتے ہیں۔ خودنمائی کا ذرا بھی شوق نہیں کیوں کی جانتے ہیں کہ قمر کو پردہ کشائی کی حاجت نہیں۔ چونکہ مردم شناس ہیں اس لئے مردم شماری کو لایعنی سمجھتے ہیں۔

صاحب یہ دنیا ہے۔ یہاں پر نہ تو چاہنے والوں کی کمی ہے اور نہ ہی حاسدوں کی۔ ہم تو بس یہی دعا کرتے ہیں کہ خدا کرے ان کی عظمت کو کسی تنگ نظر کی نظر نہ لگے۔

بابر ندیم

بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹو بینک لمیٹیڈ
عظیم آباد (پٹنہ)

Presented By: Jafrilibrary.com

چند باتیں

بارگاہ عصمت میں ''سرِ تسلیم خم'' کرنے کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ آج ''وجہ بقاء'' کی صورت نعت ومنقبت کا میرا یہ دوسرا مجموعہ منظر عام پر آرہا ہے۔ یہ صرف میرا عقیدہ ہی نہیں بلکہ حقیقتِ ابدی بھی ہے کہ خدا کے بعد اگر کوئی لائق تعریف ہے تو وہ محمدؐ وآلِ محمدؑ ہی ہیں جن کی مدح وثنا نہ صرف دنیا میں سرفراز کرتی ہے بلکہ آخرت میں بھی سرخرو کرے گی۔ مگر یہ تبھی ممکن ہے کہ جب ہم اہل قلم صرف مدح وثنائے آلِ محمدؑ پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ ان کے کردار کے آئینہ میں اپنے کردار کو بھی سجائیں اور سنواریں۔

وہ شاعر جو صرف اسٹیج کی زینت بن کر اپنے اشعار کا صلہ ناپختہ سماعتوں کی واہ واہ اور لفافوں کے وزن تک ہی محدود رکھنا چاہتے ہیں ان کی بات الگ، مگر وہ شاعر جو خشنودئ محمدؐ وآلِ محمدؑ کے مدنظر ہی اپنا قلم اٹھاتے ہیں ان کا فریضہ ہے کہ اپنے کردار کو کردارِ محمدؐ وآلِ محمدؑ کے کردار سے ہم آہنگ کریں اور اس فکرِ حق کو اپنے زورِ تحریر کے ذریعہ نشر بھی کرتے رہیں، تاکہ ان کی شاعری با مقصد ہوسکے اور ان کو بقدرِ ظرف قربت معصومین بھی حاصل ہوسکے۔

جو لوگ ذاتی طور پر یا میرے اشعار کے حوالے سے مجھ کو جانتے ہیں وہ اس بات کو ضرور محسوس کرتے ہوں گے کہ میں نے اپنی بساط بھر تعلیماتِ معصومین کو مدح وثنا کی صورت شعری پیرائے میں ڈھال کر اس کی ترویج کی نہ صرف کوشش کی ہے بلکہ تعلیمات معصومین پر عمل پیرا ہونے کی خود بھی حتّی الامکان سعی کی ہے۔ میں نے خود کو مشکل پسندی سے ہمیشہ بچایا کہ میرے قاری وسامع زیادہ تر وہ حضرات ہیں جو اردو کے اشعار کو ہندی

Presented By: Jafrilibrary.com

میں لکھ کر پڑھتے ہیں۔ میرا مقصد کبھی بھی قاری کی شعر فہمی کا امتحان لینا نہیں رہا بلکہ اپنی بات بہ آسانی ان تک منتقل کرنا رہا ہے۔ اب اس امر میں، میں کہاں تک کامیاب ہو سکا اس کا فیصلہ تو وقت ہی کرے گا۔

میرے لئے یہ سجدۂ شکر کا مقام ہے کہ میرا دوسرا مجموعۂ کلام بہ عنوان ''وجہ بقاء'' منظرِ عام پر آ رہا ہے۔ اس میں زیادہ تر وہ کلام ہیں جو شہر الہ آباد، ملک و بیرون ملک میں منعقد طرحی محفلوں کے لئے لکھے گئے۔ اس میں میری کوشش یہی رہی کہ مدح ممدوح کا خاص خیال رکھا جائے۔ ظاہر ہے جس کی ثنا میں اشعار قلم بند کئے گئے ہیں مجھ کو صلہ بھی انہیں سے چاہئے۔ یہ میرا حق بھی ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ محمدؐ و آل محمدؑ کا در وہ در ہے جہاں دست طلب بلند ہونے سے پہلے ہی امید سے سوا عطا ہو جاتا ہے۔ میں نے بھی اس در سے ہمیشہ امید سے سوا ہی پایا۔

اب جب کہ یہ ذخیرۂ کلام کتابت وطباعت کی منزلوں سے گزر کر کتاب کی شکل اختیار کر چکا ہے، میں اپنے والد سید ظفر عباس عابدی اور برادر بزرگ سید تہذیب العباس عابدی کی کمی شدت کے ساتھ محسوس کر رہا ہوں۔ کاش کہ یہ دونوں بزرگ آج حیات ہوتے تو ان کی شفقتیں میرا سرمایہ ہوتیں۔ مگر مجھ کو یقین کامل ہے کہ خلد میں ان کی روحوں کو میری مدح وثنا کی عبادت کا ثواب بہ طفیل محمدؐ و آل محمدؑ ضرور پہنچ رہا ہوگا۔ یہ میری خوش بختی ہے کہ اس موقع پر مجھے دعاؤں سے نوازنے کے لئے میری ماں اقبال فاطمہ صاحبہ موجود ہیں، جن کی شفقتوں اور آرزوں نے مجھے ہمیشہ کامیابی کی منزلوں تک پہنچایا ہے۔

شاعری بہت وقت چاہتی ہے اور اس دور میں مجھ جیسے مصروف شخص کے لئے وقت نکال پانا یقیناً امر شاقہ رہا ہے مگر میری اہلیہ منعم حیدر عابدی (جو خود بھی ذاکرہ اور نامور استاد شاعر مرحوم محشرؔ میرزاپوری کی پوتی ہیں) نے گھریلو تمام ذمیداریوں کو اپنے سر لیکر ہمیشہ مجھ کو ثنائے محمدؐ و آل محمدؑ کے لئے آزاد رکھا۔ میں ان کا اور اپنی دونوں بیٹیوں، بذل فاطمہ عابدی اور صفت فاطمہ عابدی کو ہر گام پر مدحت کے سفر میں شریک پاتا ہوں۔

Presented By: Jafrilibrary.com

اس کتاب کا سرورق عالمی شہرت یافتہ شاعر جناب سید یداللہ حیدر صاحب (کراچی پاکستان) نے میری گزارش پر ڈزائن کیا جو میرے لئے باعث افتخار ہے۔ میں ان کی محبتوں کا ہمیشہ ممنون رہوں گا۔ میں اس کے لئے جناب آغا طالب صاحب کا بھی شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اس سلسلے میں میری راہ نمائی کی۔ جناب آغا طالب صاحب ہمیشہ مجھ کو اپنے خاص مخلصانہ انداز میں دعاؤں سے نوازتے رہتے ہیں۔

میں نامور ناقد و شاعر جناب سید مہدی جعفر صاحب کا بھی شکر گزار ہوں کہ وہ مضمون جو انھوں نے خصوصی طور پر میرے پہلے شعری مجموعے ''سر تسلیم خم'' کے حوالے سے لکھا تھا اور اس کی رسم اجراء کے موقعہ پر پڑھا بھی تھا، کو کچھ ترمیم و اضافے کے ساتھ ''وجہ بقاء'' کے دیباچے میں شامل کرنے کی رضامندی دے دی۔

میں شکر گزار ہوں مولانا پروفیسر سید ابوالقاسم صاحب کا کہ انھوں نے علالت کے باوجود اپنی تحریر سے اس مجموعہ کو زینت بخشی۔ ان کی علمی و مخلصانہ سرپرستی میرے لئے قابل شرف ہے۔

میں اپنے ہم جماعت عزیز دوست پروفیسر سید محمود کاظمی (حیدرآباد) کا بھی خصوصی شکر گزار ہوں کہ یونی ورسٹی کی مصروفیت کے باوجود بھی انھوں نے اس کتاب کے حوالے سے مضمون تحریر کیا جس سے اس مجموعہ کی توقیر میں اضافہ ہوا۔

میں برادر عزیز جناب بابر ندیم صاحب کا بھی شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اپنی تحریر کے ذریعہ اس کتاب کا حسن دوبالا کیا۔ یہ ان کی شخصیت کی سحر انگیزی ہی ہے کہ میں اپنی تخلیقات ان کو سنائے بغیر رہ نہیں پاتا۔

''سر تسلیم خم'' کی طرح اس کتاب کی بھی باقاعدہ پروف ریڈنگ کی ذمیداری بزرگ شاعر و میرے محسن جناب ذکی احسنؔ صاحب نے نبھائی جن کا میں شکریہ ادا کرنے کی حیثیت نہیں رکھتا۔ بس ان کے حق میں دعا ہی کر سکتا ہوں کہ پروردگار بہ حق محمدؐ و آل محمدؐ ان کو باصحت رکھے اور طول عمر عطا کرے۔

Presented By: Jafrilibrary.com

جناب ذکی احسنؔ صاحب کے علاوہ میرے کرم فرما جناب مولانا ڈاکٹر کلب عباس 'اعظمؔ میرٹھی' صاحب نے بھی پروف ریڈنگ اور دیگر اہم مشوروں کے ذریعہ ذاتی طور پر مجھ پر احسان کیا۔ میں ان کا بھی شکر گزار ہوں۔

شہرالہ آباد ایک ادب نواز شہر ہے۔ یہاں طرحی محفلیں ومقاصدے کثرت سے ہرممدوح کی شان میں مسلسل منعقد ہوتے ہیں۔ اس لئے شعراء اور باذوق سامعین کا ایک وسیع حلقہ یہاں موجود ہے۔ جو ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرتا رہتا ہے۔ میں بھی اپنے کو اس ادبی حلقہ کا ایک ادنیٰ رکن سمجھتا ہوں۔ اگر اس موقع پر میں اپنے اس مخلص حلقۂ احباب کا ذکر نہ کروں تو یہ ناانصافی ہوگی۔

جناب حسنین مصطفیٰ آبادی، ڈاکٹر نایابؔ بلیاوی، جناب طوفانؔ دریا آبادی، جناب مختارؔ رضوی کراروی، جناب رونقؔ صفی پوری، جناب ضمیرؔ الہ آبادی، جناب بابر ظہیر، جناب جاویدؔ امیر کراروی، جناب کاظم عابدی، جناب عونؔ پرتاپ گڑھی، جناب رستم صابری، جناب فرمودؔ الہ آبادی، جناب نجیبؔ الہ آبادی، جناب میرزا کاظم الہ آبادی، جناب پرویز بھیک پوری، جناب انیسؔ جائسی، جناب آصف عثمانی، جناب محمود زیدی، جناب شفقت عباس پاشا، جناب افروز بلگرامی، جناب اکبر علی خان وغیرہ یہ سب وہ اہم نام ہیں جو ہمیشہ میری ہمت افزائی اور پزیرائی کرتے رہے ہیں۔

اس کے علاوہ میرے محسن چچا سید صفدر رضا صاحب (لندن)، میرے بڑے بھائی سید شبیہ العباس عابدی صاحب، اور میرے حقیقی چچا سید کلب عباس عابدی صاحب کی دوعائیں بھی ہمیشہ شامل حال رہیں۔ اس میں خصوصی طور پر میں اپنے کرم فرما بڑے بھائی جناب زوار حسین عابدی صاحب کا بھی شکر گزار ہوں کہ ان کی پشت پناہی اور دعائیں ہمیشہ میرے ساتھ رہتی ہیں۔

اس کتاب کی طباعت میں جناب شاداب مسیح الزماں صاحب کی شمولیت ہی اس کے حسن میں اضافے کا سبب بنی۔ اپنی علالت کے باوجود بھی انھوں نے اس کتاب کو

Presented By: Jafrilibrary.com

منظر عام پر لانے میں اہم کردار ادا کیا۔ میں ان کا بھی شکر گزار رہوں۔

یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کتاب میں شامل بیشتر کلام کو میں اپنے سفر ایران و عراق کے دوران، ممدوحین کی خدمت میں، ان کی بارگاہ میں حاضری دے کر پیش کر چکا ہوں۔ اب یہ کتابی شکل میں منظر عام پر ہے۔ میں دعا گو ہوں کہ میری اس کاوش کو بارگاہ محمدؐ و آل محمدؐ میں قبولیت کا درجہ حاصل ہو۔ میں امید کرتا ہوں کی قارئین کرام بھی اس سے خاطر خواہ محظوظ ہوں گے اور میرے حق میں دعائیں کریں گے۔

سید قمر عابدی

۳؍شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ
بمطابق: ۲۸؍مارچ ۲۰۲۰ء

الہ آباد

Presented By: Jafrilibrary.com

حمد

جو تھا، جو ہے، رہے گا جو ہمیشہ
علاوہ اِس کے کیا لکھوں میں اُس کو
کہ جو حدِّ تخیّل سے ہے باہر
کہ جس کی دی صلاحیت کے باعث
قلم کاغذ پہ میرا چل رہا ہے
☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

نعت

صد افتخار شامل اشعار آپ ہیں
چلتا ہے یہ قلم کہ مدد گار آپ ہیں

ہاتھوں پہ سنگ ریزہ کرے کیوں نہ گفتگو
جب ہم کلام احمدِ مختار آپ ہیں

انوارِ کہکشانِ جہاں سر ہیں خم کئے
وہ جانتے ہیں منبعِ انوار آپ ہیں

جود وسخا، امانت و رحم و کرم کے ذیل
لکھا قلم نے سرخیٔ اخبار آپ ہیں

بخشش کو حشر میں رہیں ہم کیوں نہ مطمئن
سر پر رکھے شفاعتی دستار آپ ہیں

سمٹے نہ کیوں جہانِ وفا گرد آپ کے
ہر انقلابِ حق کے علمدار آپ ہیں

Presented By: Jafrilibrary.com

مجھ کو تمازتِ غمِ دوراں کا غم نہیں
میرے لئے تو سایۂ دیوار آپ ہیں

جس سے ملا ہے آپ کو ہر لمحہ درد و غم
اُس شخص کے بھی مونس و غمخوار آپ ہیں

خالق نے خلق کر کے کہا کائنات کو
"مخلوقِ کائنات کے سردار آپ ہیں"

کردارِ مصطفیٰ کی ہو کچھ ایسی پیروی
دشمن کہیں کہ صاحبِ کردار آپ ہیں

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

مدحِ مرسل کا کیا تھا قصد پورا ہو گیا
کی مدد آیاتِ حق نے اور قصیدہ ہو گیا

دامن احمد سے وابستہ مسلماں حیف ہے
کیسا ہونا چاہئے تھا اور کیسا ہو گیا

بڑھ رہا ہے سوئے احمد پیڑ اپنی جڑ سمیت
مرسلِ اعظم کا لگتا ہے اشارہ ہو گیا

کند تلواریں ہوئیں اسلام پھیلا اُس طرف
جس طرف کردارِ پیغمبر کا حملہ ہو گیا

اس سے باعظمت نہ حاصل ہو سکے گی سجدہ گاہ
نقشِ پائے مصطفیٰ میرا مصلیٰ ہو گیا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

مضمحل دل کے لئے آسودگی یادِ رسول
موت کی آغوش میں ہے زندگی یادِ رسول

وجہ تخلیق زمین و آسماں کا ذکر تھا
بزم میں ہر ایک کو آنے لگی یادِ رسول

جو غلامانِ نبی ہیں اُن کی خاطر دہر میں
بن کے آئے کیوں نہ آخر مریمی یادِ رسول

کیوں نہ عرفانِ الٰہی کے سبق آئیں نظر
دے گئی ہے شمعِ دل کو روشنی یادِ رسول

غم کے طوفاں میں کبھی تنہا نہیں رہنے دیا
فاطمہ کے ہر گھڑی ہمراہ تھی یادِ رسول

ایک لمحہ بھی گزر سکتا نہیں اِس کے بغیر
اَے خدا بن جائے اب دیوانگی یادِ رسول

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

ہر ایک منظر بہار منظر دکھائی دینے لگا خزاں میں
خوشا کہ دو پھول آج کے دن کھلے ہیں عصمت کے گلستاں میں

دھلے ہیں کوثر سے لفظ سارے چھنیں ہیں تطہیر کی ردا سے
زمین مدحت اسی سبب سے ہوئی ہے تبدیل آسماں میں

اُسی کے حصے میں عشق مرسل، اُسی کے حصے خدا شناسی
جو ڈوب جاتا ہے عارفانہ شعور کے بحر بے کراں میں

وہ جو کہ تھے آپ کے مخالف اور آپ کی آل کے مخالف
ہے ذکر ان کا ضرور لیکن جہاں کی متروک داستاں میں

سوال یہ ہے کہ کتنے پہنچے مقام منزل پہ ساتھ تیرے
ہوئے تو تھے بے شمار شامل ہر ایک جانب سے کارواں میں

Presented By: Jafrilibrary.com

یہ کیا کہ سرکارِ انبیا خود سلام کرنے کو آ رہے ہیں
ضرور کوئی جگر کا ٹکڑا نبی کا رہتا ہے اس مکاں میں

تمام عالم کے نعت خواں سب اسی سے کرتے ہیں فیض حاصل
سجیں ہیں لفظوں کی کہکشانیں حضورِ سرکارِ دوجہاں میں

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

حق الفت ادا کیا جائے
طے ہر اک مرحلہ کیا جائے

عشق میں سر جہاں پہ کٹتے ہیں
رخ اسی سمت کا کیا جائے

علم کے شہر کے وسیلے سے
بابِ حکمت کو وا کیا جائے

سیرتِ مصطفیٰؐ کے سائے میں
حل ہر اک مسئلہ کیا جائے

خُلق احمدؐ کی پیروی کر کے
قلب میں راستہ کیا جائے

یہ بھی تو سنت محمدؐ ہے
ظلم کا سامنا کیا جائے

Presented By: Jafrilibrary.com

کیا محمدؐ ہیں گر سمجھنا ہے
آل سے رابطہ کیا جائے

تاکہ آئے مزا تلاوت کا
ذکرِ خیرالوریٰ کیا جائے

اور بتلاؤ کیا ہے دنیا میں
اور بتلاؤ کیا کیا جائے

ذکرِ حق کا زبان کے ہمراہ
دل سے بھی سلسلہ کیا جائے

منحصر غیر پر رہیں کب تک
خود بھی کچھ حوصلہ کیا جائے

جو محمدؐ کا ہے قمرؔ کا ہے
تنگ کیوں دائرہ کیا جائے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

پہلے پڑھ لے یہ جہاں کلمہ مرے کردار کا
مرحلہ تب دین حق کے آئے گا اظہار کا

مرسل اعظم کے ہاتھوں پر ہوا ہے جلوہ گر
آج موقعہ مل گیا پتھر کو بھی گفتار کا

ہم اسیرِ عشق پیغمبر ہیں دنیا جان لے
کچھ اثر ہم پر نہیں زنجیر کی جھنکار کا

سایۂ رحم و کرم اَے میرے بے سایہ نبی
میں تمنائی ہوں تیری سایۂ دیوار کا

ذکرِ حُسنِ مرسل اعظم لبوں پر ہے مرے
رنگ اڑ جائے نہ کیوں کر مصر کے بازار کا

دعوئے عشقِ محمدؐ کر، مگر یہ تو بتا
حوصلہ ہے کفر کی بیعت سے بھی انکار کا ؟

راہِ عشقِ مصطفیٰ قربانیوں کی راہ ہے
سر قلم ہوتا ہے اِس میں قافلہ سالار کا

Presented By: Jafrilibrary.com

بس جھکاتے ہیں سوئے خلاقِ اکبر یہ جبیں
رُخ نہیں کرتے نبی والے کبھی دربار کا

فکرِ انساں لمحہ لمحہ کوششوں میں ہے مگر
راز کھلتا ہی نہیں پیغمبری افکار کا

مس درِ خیرالبشر سے کر لے جا کر اَے بشر
اور بڑھ جائے گا رتبہ جبہّ و دستار کا

بس ذرا خاکِ قدم مل جاے تو آرام ہو
حال ہے بے حال آقا آپ کے بیمار کا

حق ادا مدحت کا مجھ سے ہو نہیں سکتا کبھی
لفظ میں لاؤں کہاں سے آپ کے معیار کا

جس کا قائد رحمت اللعالمیں ہو اَے قمرؔ
کام کیا اس قوم کو تبلیغ میں تلوار کا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

کر کے ثنائے مرسلِ قرآں کی روشنی میں
لمحوں کا کر رہا ہوں پھیلاؤ میں صدی میں

کردارِ مصطفیٰ کی کر پیروی اَے انساں
کچھ تو متاعِ حق ہو دو دن کی زندگی میں

یہ جو رسولِ حق پر ہے معترض زمانہ
در اصل جی رہا ہے احساسِ کمتری میں

کرتا ہوں میں ذخیرہ حمد و ثنا کی دولت
شیدائے حُسنِ جاناں رہتے ہیں مفلسی میں

چمکے ہزار چمکے پابندیوں کا سورج
تبلیغ پھر بھی ہوگی فاقوں کی چاندنی میں

کیوں کر نہ مجھ پہ سایہ ہو رحمتِ خدا کا
میں نام لے رہا ہوں آقا کا بے خودی میں

اُس کی ثنا ہے جو ہے محبوبِ ربِ اکبر
الفاظ سب کے سب ہوں کیوں کر نہ بندگی میں

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✲

قوتِ بصیرت نے فاصلہ مٹایا ہے
میں ہوں اور اب میرے مصطفیٰ کا روضہ ہے

عشق مرسلِ حق میں موت کا تصور کیا
عشق مرسلِ حق میں زندگی کا جلوہ ہے

یوں ترے وسیلے پر افتخار ہے ہم کو
تو خدا شناسی کا مصطفیٰ ذریعہ ہے

پست ہو گئیں ساری رفعتیں زمانے کی
مصطفیٰ کے قدموں کا نقش جب سے ابھرا ہے

مصنوعی خداوں کے منہدم ہوئے بت سب
لے کے پرچم وحدت کون آج گزرا ہے

گونجتی اذانوں کے لفظ لفظ کے صدقے
تیرے نام کا سورج کب غروب ہوتا ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

تیری سیرتِ اطہر آئینہ بنی جب سے
ذہن آدمیت میں انقلاب برپا ہے

دورِ علم و حکمت کی بن گئی ہیں اب زینت
بیٹیوں کو آقا نے وہ وقار بخشا ہے

سنت محمدؐ ہے اُس کے بھی بنو محسن
جس نے اپنے کوڑے کو تم پہ لا کے ڈالا ہے

اَے قمرؔ، محمدؐ کی مدح میں یہی لکھ دو
گرد نور پیکر کے عظمتوں کا ہالہ ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

خونِ دل میں کلکِ مدحت کو ڈبو کر آ گئے
یوں ثنا کرنے ثنا خوانِ پیمبر آ گئے

نیزہ و شمشیر کا پانی اتر جائے گا اب
لے کے تحریریں قلم کاروں کے لشکر آ گئے

تا کہ دنیا دیکھ لے جزوِ رسالت ہے یہی
فاطمہؑ کے در پہ خود چل کر پیمبرؐ آ گئے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

طبیعت میں اگر موجود ہے ایثار کی خوشبو
تو پھر پھیلے گی مثلِ گل ترے کردار کی خوشبو

بسی ہے جن کے ذہنوں میں مہک عصمت کے پھولوں کی
انھیں باندھے گی کیسے کاکلِ خم دار کی خوشبو

فرازِ دار پر یوں تو چڑھے ہیں سیکڑوں انساں
پر اُس میں بس گئی ہے میثمِ تمّار کی خوشبو

فقط وابستگیٔ ذکرِ عصمت کا اثر دیکھو
الگ تسبیح کی خوشبو، الگ زُنار کی خوشبو

غلامانِ نبیؐ ہم ہیں، محبانِ علیؑ ہم ہیں
ہمیں ہر دور میں بھائی رسن کی دار کی خوشبو

محمدؐ کُل کے کُل ہیں اے محمدؐ جانشیں تیرے
وہی سیرت، وہی ہے جبّہ و دستار کی خوشبو

Presented By: Jafrilibrary.com

اَے قصرِ دیں تری بارہ دری کے ہر دریچے سے
ابد تک پھیلتی ہی جائے گی معمار کی خوشبو

ہے اس میں نکہت دستِ جوانانِ جناں شامل
جسے سمجھے ہو زلفِ احمدِ مختارؐ کی خوشبو

اگر لمس کفِ پائے نبیؐ حاصل نہ کر پائی
معطر لاکھ کر دے، ہے مگر بے کار کی خوشبو

یہ کس کے پاؤں کی آہٹ کی برکت نے فضا بدلی
ہوئی مثلِ گلستاں وادیٔ پُرخار کی خوشبو

تبھی تو خلد والے ناز کرتے ہیں یہاں آکر
ہی فخرِ کوئے جنت خانۂ سرکار کی خوشبو

قمرؔ یہ نعت خوانی کا صلہ ہے جو کہ جنت میں
ہے پہنچی تجھ سے پہلے ہی ترے اشعار کی خوشبو

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

معنیٔ قرآں سے ہر اک رہ گزر ضوبار کی
یوں زمین نعت پیغمبر قمرؐ ہموار کی

فکر کو پاکیزہ لفظوں کے گُہر حق نے دیے
آبرو بڑھ جائے تاکہ مدح کے اشعار کی

تھا جہالت کے اندھیرے میں یہ انساں محوِ خواب
تم نے حسّیت بشر کی اَے نبی بیدار کی

اب مکمل عظمتِ آدم کا ہوگا دائرہ
تھی ضرورت آپ جیسے نقطۂ پرکار کی

آج بھی دینے رسالت کی گواہی آئیں گے
پر زباں سمجھے گا آخر کون اِن اشجار کی

عقل انساں لمحہ لمحہ کوششوں میں ہے مگر
آج تک گرہیں نہ کھل پائیں ترے افکار کی

Presented By: Jafrilibrary.com

تجھ کو مانے یا نہ مانے پھر بھی ذہن آدمی
کھا رہا ہے اَے نبی قسمیں ترے کردار کی

ہم نے رکھا تھا فصاحت اور بلاغت کا خیال
گفتگو لیکن نہ ہو پائی ترے معیار کی

اِس زمیں پر اک نہیں بارہ محمدؐ آگئے
حق نے کتنی خوبصورت دیکھئے تکرار کی

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

قطعہ

لاکھ ہو وجہِ حیاتِ جاوِداں کوثر مگر
لمس دستِ مرسلِ اعظم ہے کوثر کی حیات

آج بھی موجود ملتے ہیں یہ قلبِ سنگ پر
مصطفیٰ نقشِ قدم تیرے ہیں پتھر کی حیات

فقہ ناحق خود بخود منسوخ کرلے اپنی فقہ
فقہ صادق ہی سے ہے دین پیمبر کی حیات

ایک دن میں یہ بہتّر بار حق ثابت ہوا
منحصر ہے ضربِ شہ رگ پر ہی خنجر کی حیات

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

جو مریضِ ذہن ہیں آئیں شفا کے واسطے
نسخہ کردارِ احمدؐ ہے دوا کے واسطے

اس کی مدّت کا تعیّن ہو نہیں سکتا کبھی
فیضِ سرکارِ دوعالم ہے سدا کے واسطے

اُن کو ہے معلوم گزریں گے اِدھر سے مصطفیٰ
منتظر عیسیٰؑ کھڑے ہیں خاکِ پا کے واسطے

گفتگوئے راز تا کہ ہو سکے محبوب سے
منتخب ہے لہجۂ حیدرؑ خدا کے واسطے

مصطفیٰؐ کے قول کی تائید میں کرتے ہیں ہم
ذکرِ اہلبیت روحانی غذا کے واسطے

اک سفر ہے آج، منزل جس کی ہے عرشِ بریں
اک سفر کل ہوگا ارضِ کربلا کے واسطے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

کوئی خاکی کیا سمجھ پائے گا عظمت آپ کی
یا خدا ،یا پھر علیؑ سمجھے حقیقت آپ کی

ہو رہے ہیں نعت کے اشعار مجھ سے بھی رقم
مل گئی لگتا ہے اَے آقا اجازت آپ کی

آپ کے پیغام ہیں ہر اک صدی کے واسطے
ہر گھڑی، ہر اک بشر کو ہے ضرورت آپ کی

رحمت اللعالمیں آخر لقب ہے آپ کا
مرکزِ اخلاق ہو کیوں کر نہ سیرت آپ کی

حق شناسوں ہی کے دل میں آپ کی الفت ہے بس
ذہن بولہبی میں پلتی ہے عداوت آپ کی

ہو نہ پاتے دین کے فرقے تہتر پھر کبھی
مان لیتا گر مسلماں ہر ہدایت آپ کی

Presented By: Jafrilibrary.com

دو کماں یا دو کمانوں سے بھی کم کا فاصلہ
خالق اکبر سے اِس درجہ ہے قربت آپ کی

اللہ اللہ یہ شرف مخلوق ہو کر مل گیا
"کی شبِ معراج خالق نے ضیافت آپ کی"

دم پہ دولت کے درِ سرور پہ جا سکتے نہیں
آپ کو پہنچائے گی اس در پہ نیت آپ کی

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

خاکِ پائے مرسلِ اعظم کو پلکوں پر لئے
فخر کرتا ہوں متاعِ حق کا میں دفتر لئے

کفر شرمندہ نہ ہو کیوں طعنۂ ابتر لئے
نسلِ زہرا سُرخرو ہے سورۂ کوثر لئے

دیکھئے تاریخ ،آئیں گے نظر اہلِ نظر
نقشِ پائے مصطفیٰ پر اپنے اپنے سر لئے

جہل و گمراہی، ہوس تیرے مقابل ہیں نبیؐ
علم و اخلاق و عمل، کردار کے جوہر لئے

وقت نے تاریخ سے پوچھا جو احوالِ رسول
کتنے منظر آگئے ہمراہ پس منظر لئے

جب کہ دعویٰ ہے نبیؐ کی پیروی کا ہر گھڑی
یہ مسلماں آستیں میں کیوں ہے پھر خنجر لئے

Presented By: Jafrilibrary.com

تاکہ قربانی کا حصہ بن سکے ذاتِ نبیؐ
عکسِ پیغمبر ہیں کربل میں علی اکبر لئے

دشمنیٔ مصطفیٰ کربل کی حد سے بڑھ گئی
ہیں کھڑے مقتل میں ہم سب اپنا اپنا سر لئے

ہو عزاداروں کی بخشش تاکہ آسانی کے ساتھ
فاطمہؑ کو حشر میں ہیں شافعِ محشر لئے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

معراج

مصطفیٰ کے ذیل جس نے بھی کبھی کچھ بات کی
آیتوں نے دی سند بڑھ کر کمالِ ذات کی

ہیں حضورِ خالق اکبر، محمدؐ میہماں
آج کی شب بڑھ گئی توقیر مخلوقات کی

ذکرِ معراجِ محمدؐ سے طبیعت میں سرور
اصل میں اَے دوستوں ہے بات محسوسات کی

شیخ جی معراجِ مرسل پر ہیں کیوں کر معترض
کیا کسی نے ان کے شجرے کی بھی تحقیقات کی

عرش کی منزل پہ حد کے آج پہنچے ہیں قدم
روشنی میں ہیں نہائیں بستیاں سادات کی

مرتضیٰ سے پوچھ لو احوالِ معراجِ رسول
گر کمی کچھ رہ گئی ہو شیخ معلومات کی

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

اُس کی ثنا ہے اترا جو عظمت کے ساتھ ہے
قرآں میں جس کا ذکر فضیلت کے ساتھ ہے

جھوٹی حدیث ہوتی ہے باضابطہ رقم
ہر شخص آج مُہرِ نبوت کے ساتھ ہے

یہ کیا کہ نام سنتے ہی بس جھومنے لگے
لفظِ وفا بھی لفظِ محبت کے ساتھ ہے

عشقِ نبی لئے ہے حصارِ امان میں
میرا جسد لحد میں حفاظت کے ساتھ ہے

اب خود ہی اپنے ہاتھ سے خیمے ہٹائیں گے
مرضی جری کی حکمِ امامت کے ساتھ ہے

تنہا کبھی رہے نہیں قرآن و اہلبیت
سر ہے مگر سناں پہ تلاوت کے ساتھ ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

تمہارا جذبۂ مدحت کہاں تک مخلصانہ ہے
صدا دار و رسن سے آئی ہم کو آزمانا ہے

حسینی ہو کے بھی مقتل میں ہم جانے سے ڈرتے ہیں
گلے کا اور خنجر کا تعلق غائبانہ ہے

لہو پیمانۂ ہستی سے خوش ہو ہو کے چھلکانا
یہ حق والوں کے مرنے کی ادا بھی میکشانہ ہے

نہ کیوں آئیں نظر کردار میثم اور قنبر سے
ہمارے پاس حق کا معتبر آئینہ خانہ ہے

بدن کے دونوں حصے وزن میں بالکل برابر ہیں
سلیقہ ضربِ دستِ حق کا کتنا منصفانہ ہے

سمجھ کر بھی وہ ناسمجھی کے سارے کھیل ہے کرتا
جنابِ شیخ کا انداز کتنا مجرمانہ ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

نہ کیوں تیغِ جفا سر کو پٹک کر کند ہو جائے
ادائے حلق شہ خنجر کے حق میں قاتلانہ ہے

زمیں پر تیغ سے خط کھینچ کر عباس یہ بولے
وہ آجائے جسے اپنے ہنر کو آزمانا ہے

ضیائے علمِ حیدرؑ کو زمانے بھر میں پھیلا دو
ہمیں ظلمت کے منصوبے کو مٹی میں ملانا ہے

ذرا کچھ اور رفعت کر لے حاصل ذہن انسانی
بالآخر آستانے پر ترے دنیا کو آنا ہے

حیاتِ حق کا تیرا ہر نفس بھاری ہے صدیوں پر
سمٹ کر آگیا لمحوں میں جو تو وہ زمانہ ہے

تمازت آفتابِ جہل کی کیوں مجھ کو جھلسائے
مرے سر پر تمہاری خاکِ پا کا شامیانہ ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

شعاعِ نور کب محصور ہو سکتی ہے مدت میں
جمالِ حضرتِ حیدرؑ سے روشن ہر زمانہ ہے

قمرؔ کچھ بھی نہیں ہے وصف تیرا مدحتِ حق میں
عطائے حضرتِ حیدرؑ صفت یہ شاعرانہ ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

دل کو میرے وادیٔ مدحت بنا دو یا علیؑ
فکر کو تخییل حق سے جگمگا دو یا علیؑ

بابِ شہر علم ہو تم، تم پہ ہی زیبا ہے بس
منبرِ حق سے سلونی کی صدا دو یا علیؑ

تاکہ ظاہر ہو سکیں نہج البلاغہ کے نصاب
قلزمِ علم و ہنر کوزے میں لا دو یا علیؑ

جو کی سوکھی روٹیاں اور سجدئہ شکرِ خدا
یوں جہاں کو زندگی کا فلسفہ دو یا علیؑ

تم کو گہوارے میں ہی ہاتھ آگیا پہلا شکار
اژدہا ہے ایک اُس کو دو بنا دو یا علیؑ

موت کی آغوش میں سوتی ہے ماں کی مامتا
زندگی کر دو عطا ٹھوکر لگا دو یا علیؑ

Presented By: Jafrilibrary.com

یہ بھی کیا، تم کو خدا جانے یا جانے مصطفیٰ
کچھ تو اپنی ذات سے پردہ اٹھا دو یا علیؑ

بیلچہ لے کر نکل آؤ مشقت کے لئے
فرق حاکم اور رعایا کا مٹا دو یا علیؑ

جنبش انگشت سے خیبر کے در کو توڑ کر
قوتِ فاقہ کشی کیا ہے دکھا دو یا علیؑ

دوشِ پیغمبر کی رفعت تم کو حاصل ہو گئی
جتنے بت کعبے میں ہیں اُن سب کو ڈھادو یا علیؑ

باوفا عباس سی اولاد حق کر دے عطا
گر دعا کو ہاتھ تم اپنے اٹھا دو یا علیؑ

اپنی چوکھٹ پر قمرؔ کو بھی بلا لو بہر حق
اپنے اِس مداح کی عزت بڑھا دو یا علیؑ

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✻

خود بخود حاصل شعورِ بندگی ہو جائے گا
محفلِ حیدرؑ میں درسِ زندگی ہو جائے گا

علم و ادراک وعمل کی گفتگو کی جائے گی
جو بشر آجائے گا وہ فلسفی ہو جائے گا

جب بھی لکھے گا قلم تاریخِ علم و آگہی
اسمِ نفسِ مرسلِ حق مرکزی ہو جائے گا

نہج کو تجھ سے بلاغت ہوگی حاصل اَے علیؑ
تذکرہ یوں تیرا جزوِ شاعری ہو جائے گا

جب ترے کردار سے کرنے لگے گا کسبِ فیض
آدمی بھی واقعی تب آدمی ہو جائے گا

ظرفِ حیدر کا تھا ،قنبر کی غلامی سے خطاب
ساتھ تیرا افتخارِ دوستی ہو جائے گا

Presented By: Jafrilibrary.com

گر ترے نقشِ قدم پر چل نہ پایا اَے علیؑ
خود سے شرمندہ مزاجِ رہبری ہو جائے گا

عشقِ حیدر تب گلے بڑھ کر لگائے گا ہمیں
حشر میں ہر اک بشر جب اجنبی ہو جائے گا

لقمۂ تر کھانے والے دیکھتے رہ جائیں گے
فاقہ کش حیدر، محمدؐ کا وصی ہو جائے گا

بعد میرے چھوڑ دے گا جو بشر حیدر کا ساتھ
قولِ پیغمبر ہے نذرِ گمرہی ہو جائے گا

اس لئے مرنے کی کرتا ہوں تمنا اَے علیؑ
آپ کا دیدار وقتِ جاں کنی ہو جائے گا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

عشقِ علیؑ نے کی جو سرِدار گفتگو
بنتی رہی وہ سُرخیِ اخبار گفتگو

عنوان ہو فضائل نفسِ خدا اگر
فکرِ بشر کو رکھتی ہے بیدار گفتگو

لب کیا کھلے کہ ساری حقیقت عیاں ہوئی
انسان کا پرکھتی ہے معیار گفتگو

عرفانِ مرتضیٰ کا اثر دیکھ لے جہاں
خاموش لب ہیں کرتے ہیں کردار گفتگو

شامل کرو حیات میں کردارِ مرتضیٰ
خود تم سے کرنے آئے گی دستار گفتگو

گویائی بخشتے ہیں صحیفوں کو دیکھئے
کر کے نبیؐ سے حیدرِ کرار گفتگو

ہو جائیں کیوں نثار نہ قرآں کی آیتیں
کعبے میں کر رہے ہیں سمجھ دار گفتگو

Presented By: Jafrilibrary.com

اسلام کے مزاج سے واقف وہ ہوگیا
جس نے بھی مرتضیٰ سے کی اک بار گفتگو

خود کو ہلاکتوں سے بچانے کو اہلِ شر
حیدرؑ سے کرنے آتے ہیں ہر بار گفتگو

ظاہر عجائبات کے مظہر ابھی سے ہیں
"بنتِ اسد سے کرتی ہے دیوار گفتگو"

مجھ پر ترے حسینؑ کی نصرت کا بار ہے
زہرا سے کر رہی ہے یہ تلوار گفتگو

زینب تمہاری جرأتِ حق کو مرا سلام
نطقِ علیؑ ہے اور سرِ بازار گفتگو

تنہائیوں کا غم ہو بھلا کیوں مجھے قمرؔ
کرتے ہیں مجھ سے خود مرے اشعار گفتگو

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

جب بھی لکھتا ہے قلم تیرا قصیدہ مولا
اُس کو قرآن سے ملتا ہے سہارا مولا

میں بھی تخئیل کا کشکول لئے بیٹھا ہوں
ہو عطا مجھ کو بھی مدحت کا سلیقہ مولا

حق ادا ہو ہی نہیں سکتا ہے مدحت کا تری
لائے قرآں کا کہاں سے کوئی لہجہ مولا

تیرے قدموں کے نشاں مشعل راہِ حق ہیں
کاش اس راہ پہ چلتا یہ زمانہ مولا

کیوں گناہوں کی نہ بخشش ہو تمہارے صدقے
تم ہو امت کی شفاعت کا ذریعہ مولا

تختِ شاہی کو غریبوں کی صفوں میں لا کر
تونے بتلایا حکومت کا طریقہ مولا

ہم کو توفیق کہاں ہوتی ہے سمجھیں تم کو
غیر پڑھتے ہیں مگر تیرا فسانہ مولا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

کعبے میں رونما ہوئے منظر کی بات ہو
تیرہ رجب ہے آمدِ حیدرؑ کی بات ہو

مردے کو جس کی چوٹ سے مل جائے زندگی
جو روح بخش ہو اُسی ٹھوکر کی بات ہو

جو ذی شعور ہیں انھیں آتا ہے انتخاب
ہیرا جہاں ہو کیوں وہاں پتھر کی بات ہو

غیروں کا ذکر زیب نہیں درمیان میں
یا تو علی کی یا تو پیمبر کی بات ہو

اس سنت رسول کی سب پیروی کریں
منبر پہ صرف وارث منبر کی بات ہو

گر چاہتے ہو شیخ جی ظلمت کا خاتمہ
کوشش کرو کہ مہر منور کی بات ہو

ظاہر ہوئی ہے جس سے کہ خودداریٔ علی
بوسیدہ اُس بتول کی چادر کی بات ہو

Presented By: Jafrilibrary.com

ہونے لگی ہے پھر سے زباں مصلحت پسند
پھر میثمی مزاج سخنور کی بات ہو

میں عشق مرتضیٰ لئے پہنچا ہوں حشر میں
کیوں کر نہ میرے واسطے کوثر کی بات ہو

پھر حامیانِ مرحب و عنتر ہیں روبرو
واجب ہے پھر سے خندق و خیبر کی بات ہو

اب وقت آ گیا ہے کہ تیور دکھائے جائیں
خنجر کی ہی زبان میں خنجر کی بات ہو

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

جب مدد کے لئے قرآن کا پارہ آیا
تب کہیں سامنے حیدرؑ کا سراپا آیا

سامنے جب بھی نصیری کا عقیدہ آیا
اس کی تردید کو حیدرؑ کا ہی سجدہ آیا

دیکھی آغوشِ نبی میں جو تری گویائی
لب ترا چومنے ہر ایک صحیفہ آیا

تب سمجھ پایا جہاں نفس علیؑ کی قیمت
ہاتھ جب مرضیٔ معبود کا سودا آیا

بات پردے کے جو پیچھے کی تھی پردے میں رہی
سامنے آیا تو حیدرؑ ترا لہجہ آیا

پھر لگی حیدرِ کرار کی تلوار گلے
سامنے پہلے ہر اک شخص کا شجرہ آیا

Presented By: Jafrilibrary.com

جس کے صدقے میں خدا رزق کی تقسیم کرے
اُس کے ماتھے پہ مشقت کا پسینہ آیا

جو شکم سیر کیا کرتا تھا مجبوروں کو
اُس کے گھر والوں کے حصہ میں ہی فاقہ آیا

بڑھ کے یہ حضرتِ عمران کا ایماں بولا
گھر میں اللہ کے اللہ کا بندہ آیا

کیوں نہ خوش بختیِ قسمت پہ قمرؔ ہو مغرور
اُس کے حصہ میں تری ذات کا صدقہ آیا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

قطعہ

کُل ارتقا شعور کی ہے اِس کے درمیان
سوچا بھی بس علیؑ علیؑ سمجھا علیؑ علیؑ

عباس رُخ پہ ڈال کے آئے نقاب جب
بے اختیار سب نے پکارا علیؑ علیؑ

کردارِ مرتضیٰ کے مخالف ہے ہر عمل
لیکن مرے لبوں پہ ہے نعرہ علیؑ علیؑ

مر جاؤں تو قمرؔ کی وصیت یہی ہے بس
لکھنا مرے کفن پہ ہر اک جا علیؑ علیؑ

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✷

یوں حق عشقِ نفس پیمبر ادا کرو
خود کو قبائے علم سے آراستہ کرو

شامل ہوں تا کہ اور بھی میثم صفات لوگ
عشقِ علیؑ کا اور بڑا دائرہ کرو

حیدر کی پیروی میں عمل کی بھی شرط ہے
نعروں سے صرف عشق کا مت فیصلہ کرو

فرسودہ راہ زیب نہ دے گی تمہیں علیؑ
تم خانۂ خدا میں نیا راستہ کرو

مومن ہے کون، کون منافق ہے بزم میں
حیدر کا ذکر چھیڑ کے چہرے پڑھا کرو

غیروں کی مدح کام نہ آئے گی حشر میں
مداح ہو علی کے تو شکرِ خدا کرو

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

آمد حیدر ہے در بننے کو بس دیوار ہے
بہرِ استقبال کعبہ کس قدر تیار ہے

ہو نصیری کا عقیدہ ضرب کی زد پر نہ کیوں
سجدۂ حق میں جبینِ حیدر کرار ہے

کُل کا کُل سرمایۂ حق ہو رہا ہے منتقل
دہن حیدر میں زبانِ احمد مختارؐ ہے

جاننے کی حد تلک تو جانتے ہیں سب تمہیں
پر سمجھ پانا تمہیں دشوار تھا دشوار ہے

خاکۂ تخلیق عالم، پھول، گلشن، رنگ و بو
سب کے سب منظر ہیں پس منظر میں تُو ضوبار ہے

ہاں قلم کارانِ حق پر ہو گیا حق آشکار
اب تو بس ہے تُو ہی تُو اور سرخیٔ اخبار ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

لکھ دیا کاتب نے فطرت کا تغیر دیکھ کر
ہر قدم تیرا اَے حیدرؑ انقلاب آثار ہے

محو حیرت ہے نظر اس دور خود غرضی میں بھی
غیر چوکھٹ پر تری رکھے ہوئے دستار ہے

صف میں حیدر کے غلاموں کی کھڑا بھی ہو سکوں
اَے قمرؔ بتلاؤ کیا ایسا مرا کردار ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

جسے نصیب علی آپ کی قیادت ہے
اسی کو منزلِ حق کی فقط بشارت ہے

وہ جس کے سر پہ ولایت کا تاج رکھا ہو
نظر میں اس کی حکومت کی کیا حقیقت ہے

علی کے نفس کے سودے کی شب شبِ ہجرت
حقیقتاً شبِ ہجرت شبِ تجارت ہے

علی کا چھوڑ کے دامن وہ جا رہا ہے مگر
اسے خبر نہیں اسلام اس سے رخصت ہے

علی علی کی صدائیں تو خوب ہیں لیکن
علی کی راہ پہ چلنے کی بھی ضرورت ہے

ہم اس لئے بھی ترا ذکرِ خیر کرتے ہیں
کہا رسول نے ذکرِ علی عبادت ہے

زباں تو کٹ گئی لیکن قمرؔ ہوا ثابت
علی کے باب میں میثم کو حق مدحت ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

خدا والوں میں اُس کا تذکرہ ہے
خدا کے گھر میں جو پیدا ہوا ہے

نہ کیوں دیوارِ کعبہ مسکرائے
نیا در آج اس میں بن رہا ہے

غذائے اولیں حیدرؑ تمہاری
زبانِ مصطفیٰ کو چوسنا ہے

نہ کھولیں گے ابھی آنکھوں کو حیدرؑ
رخِ پیغمبرِ حق دیکھنا ہے

محمد مصطفیٰ ہی جانتے ہیں
علی کا پیشِ حق کیا مرتبہ ہے

سلونی کی صدا ہے زیب تجھ پر
تو شاگردِ محمد مصطفیٰ ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

تمہارے نام کے آگے اَے مولا
عجائبات کا مظہر لکھا ہے

جسے کونین کی حاصل حکومت
وہ فاقہ کش مشقت کر رہا ہے

یتیموں کی شکم سیری کا حیدر
ہر اک شب تُو ذریعہ بن گیا ہے

ذرا جنبش میں ہے انگشتِ حیدر
درِ خیبر اکھڑتا جا رہا ہے

علی ہر حال میں راضی ہیں رب سے
ہے سر زخمی پہ شکر کبریا ہے

ہزاروں در ہوئے ہیں بند کھل کر
درِ حیدر مگر اب تک کھلا ہے

ہوا ثابت یہ ہر اک زاویہ سے
علیؑ کا عشق عشقِ مصطفیٰؐ ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

ہے لکھنا منقبت مشکل تو لیکن
مرا ممدوح ہی مشکل کشا ہے

قصیدہ مرتضیٰ کا لکھ رہا ہوں
سہارا مصطفیٰ سے مل رہا ہے

ثنائے مرتضیٰ کی ہی بدولت
قمرؔ کو ہر کوئی پہچانتا ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

غدیر

ابٹن رجائیت کا لگائے غدیر ہے
جلووں کی روشنی میں نہائے غدیر ہے

جس کو سمجھ رہی ہے حنا ساری کائنات
اپنے جگر کا خون بہائے غدیر ہے

جس میں تھے پنجتن وہ ردا فاطمہؑ کی تھی
جس میں ہیں حق صفت وہ ردائے غدیر ہے

طوفان ظلمتوں کا ہے حلقہ کیئے مگر
حقانیت کی شمع جلائے غدیر ہے

ارکانِ حج ادا تو نبی کر رہے ہیں سب
پر حج آخری یہ برائے غدیر ہے

اَے منکر ولایتِ حیدر ہے کچھ خبر
بخشی نہ جائیگی یہ خطائے غدیر ہے

ذراتِ عرش و فرش چمکنے لگے قمرؔ
آنچل جبین حق سے ہٹائے غدیر ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✡

جسے شعورِ رہِ راستی نہیں ہوتا
وہ خود کو کچھ بھی کہے آدمی نہیں ہوتا

یہ کرتا رہتا ہے مجروح خود کی شخصیت
مرض حسد کا کبھی عارضی نہیں ہوتا

ہر اک کے رُخ پہ مودّت کی آشنائی ہے
ہمارے بیچ کوئی اجنبی نہیں ہوتا

قدم قدم پہ تجربے یہی ہیں بتلاتے
سبق کبھی بھی کوئی آخری نہیں ہوتا

وہاں پہ ہوتا ہے احساس تیری قربت کا
جہاں پہ بہرِ مدد کوئی بھی نہیں ہوتا

اثر یہ آیۂ تطہیر کے حصار کا ہے
نجس زبان سے ذکرِ علیؑ نہیں ہوتا

اگر نہ دولتِ مدحت علیؑ کی مل پاتی
تو اس جگہ پہ قمرؔ عابدی نہیں ہوتا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

بعدِ پیغمبر علیؑ سا حق نما کوئی نہیں
وصفِ حق سے اِس قدر آراستہ کوئی نہیں

زندگی کو موت اور پھر موت کو دی زندگی
تجھ سا حیدر مظہرِ ذاتِ خدا کوئی نہیں

بزمِ نا حق میں عجب پہچان کا ہے مسئلہ
صرف چہرے ہیں نمایاں آئینہ کوئی نہیں

معتبر ہو قافلہ سالار تب چلتے ہیں لوگ
رہبرِ خود ساختہ کو پوچھتا کوئی نہیں

ہم کو حاصل ہیں ہدایت کے لئے چودہ چراغ
وہ پریشاں ہوں کہ جن کا رہنما کوئی نہیں

بغضِ حیدر کس کو کہتے ہیں پتہ چل جائے گا
قبر میں کرنے مدد جب آئے گا کوئی نہیں

حبِّ حیدر میں زباں کھینچ جائے میری دار پر
اَے قمرؔ اِس کے سوا میری دعا کوئی نہیں

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

ہر ایک کو تلاش رہِ راستی کی ہے
اور راہِ راستی کو ضرورت علیؑ کی ہے

یہ در ہے ظلمتوں کو مٹانے کے واسطے
آ جائے وہ تلاش جسے روشنی کی ہے

مر جاؤ دل میں الفت حیدر لئے ہوئے
گر آرزو ذرا بھی تمہیں زندگی کی ہے

بھوکا رہے کوئی یہ گوارا نہیں تجھے
حالانکہ زندگی تری فاقہ کشی کی ہے

ہر اک عروج پر ہوا سجدے کا اہتمام
تجھ سے ہی آبرو بخدا بندگی کی ہے

حیدر کی منقبت کی سعادت ہوئی نصیب
قسمت بلند آج قمرؔ عابدی کی ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

آبِ کوثر سے تخیّل کا قلم دھویا کرو
تب قصیدہ مرتضیٰ کی شان میں لکھا کرو

روشنیٔ حق حیدر کے تمنائی ہو گر
حکمتِ علم و عمل سے دل کو آئینہ کرو

آئے حیدر تو شب دیجور سے بولی سحر
ختم اب ظلمت کا، ظلم و جور کا قصہ کرو

دعویٔ حب محمدؐ اور حیدرؑ کے بغیر
ساتھ میں قرآن کے تفسیر بھی رکھا کرو

ہم علیؑ والوں کو کافی ہے مئے حبّ علیؑ
تم اکٹھا شیخ جی محشر کا سرمایہ کرو

تب سوئے کعبہ جھکانا سر عبادت کے لئے
پہلے اپنے دل میں عرفانِ علیؑ پیدا کرو

خود بخود پھرے دلوں کے راز کھولیں گے قمرؔ
بس علیؑ مرتضیٰ کا بزم میں چرچہ کرو

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

علیؑ کا تذکرہ کر کے سرِ بازار لمحوں میں
پرکھ لیتے ہیں ہم ایمان بس دو چار لمحوں میں

سفر ہوتا ہے طے صدیوں میں جس جا آدمیت کا
وہاں پہنچا ہے عشقِ حیدرِ کرار لمحوں میں

محمدؐ آپ کے اصحاب کچھ ایسے نظر آئے
سیاست میں بدل لیتے ہیں جو کردار لمحوں میں

زمانہ لگ گیا باطل کو منصوبہ بنانے میں
مگر بیعت کا سرور نے کیا انکار لمحوں میں

میں سویا گوہرِ اشکِ عزا پلکوں پہ جب رکھ کر
مُیسر کربلا کا ہو گیا دیدار لمحوں میں

یہ عزمِ شاہِ دیں تھا جس نے خنجر کند کر ڈالا
وگرنہ کاٹ دیتی ہے گلا تلوار لمحوں میں

کفن اوڑھے قمرؔ تم چین سے سوئے تو تھے لیکن
علیؑ جب قبر میں آئے، ہوئے بیدار لمحوں میں

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

حق نے علیؑ کی ذات کو اعلیٰ بنا دیا
سمٹا کلامِ پاک کا نقطہ بنا دیا

نفسِ خدا کے رخ کی تجلی سمیٹ کر
قدرت نے کوہِ طور کا جلوہ بنا دیا

سجدوں کے ساتھ کرکے علیؑ نے مشقتیں
دنیا کو آخرت کا ذریعہ بنا دیا

تاکہ دعائیں ہوسکیں بندے تری قبول
خالق نے پنجتن کا وسیلہ بنا دیا

قدرت نے مرتضیٰ کی ہر اک یادگار کو
حق کی نشانیوں کا حوالہ بنا دیا

ہم اُس علیؑ سے کرتے ہیں دن رات کسبِ فیض
قطرے کو جس کے لمس نے دریا بنا دیا

Presented By: Jafrilibrary.com

پوچھا جو وقت نے گئیں بنتِ اسد کہاں
کعبے نے مسکرا کے خود اپنا پتہ دیا

حق نے تمہاری ذات میں رکھ کر صفاتِ حق
تم کو جہاں میں ہمسرِ زہرا بنا دیا

پہنی تھی جو نکاح میں حیدر کے واسطے
زہرا نے اُس ردا کو مصلیٰ بنا دیا

اہلِ جفا نے بھول کے خم کی ہدایتیں
حیدرؑ کی دشمنی میں سقیفہ بنا دیا

رکھ کر نصیریوں کے خدا نے قدم قمرؔ
اِس سر زمیں پہ خلد کا نقشہ بنا دیا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

ذکرِ حیدرؑ چھڑ گیا شاداں طبیعت ہوگئی
ہے طہارت خوں میں اِس کی بھی وضاحت ہوگئی

جا بجا آنے لگی پیکر سے خوشبوئے وفا
تیری الفت اَے علیؑ وجہِ شرافت ہوگئی

عقل ہے حیراں کہ ٹوٹا بابِ خیبر کس طرح
پیدا جوَ کی روٹیوں سے کتنی قوت ہوگئی

کیونکہ تجھ سے ہی بڑھا ہے آدمیت کا وقار
خم ترے در پر جبینِ آدمیت ہوگئی

تیرا دعوائے سلونی واسطے ہر دور کے
اس لئے ہر دور کو تیری ضرورت ہوگئی

عشقِ حیدر کا اثر کچھ یوں ہوا ظاہر قمرؔ
روح کی قوت سے پسپا مادیت ہوگئی

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

چلو موسیٰ کریں پھر گفتگو خلاقِ اکبر سے
اِسی صورت سے کچھ محظوظ ہوں لیں لحنِ حیدر سے

جہاں پر آکے محبوبِ الٰہی نے سکوں پایا
مرے سر کا جڑا ہے سلسلہ اُس معتبر در سے

علیؑ کا صبر، ایثار و قناعت، شکرِ معبودی
عیاں ہے فاطمہؑ زہرا کی پیوندار چادر سے

نبی نے تو علی کو حق کی مرضی سے ولایت دی
عداوت ہوگئی کیوں کر ابو طالبؑ کے گھر بھر سے

کہاں تک مدح کے موتی تلاشوں غوطہ زن ہو کر
سمندر مدحِ حیدر کے ہزاروں ہیں سمندر سے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

چراغِ عشقِ علیؑ سے جو لو لگاتا ہے
وہ اپنے صلب کی پاکیزگی بتاتا ہے

وہی ہے ولولۂ عشقِ مرتضیٰ کا نقیب
فرازِ دار پہ چڑھ کر جو مسکراتا ہے

وہ تیرا باغ میں جا جا کے کرنا مزدوری
ملوکیت کی جبیں شرم سے جھکاتا ہے

وہ اک ستارہ جو اترا تھا در پہ حیدر کے
اُسی کے فیض سے یہ عرش جگمگاتا ہے

اُسی کو روغنِ عشقِ ابوتراب کہو
چراغِ ہستیؑ خود کی جو لو بڑھاتا ہے

یہ ضبطِ غیضِ علی کا ہے عکس کربل میں
جری ترائی سے خیموں کو خود ہٹاتا ہے

کہاں تلک ہو رقم مدحِ حیدرِ کرار
کہ چند کوزوں میں دریا کہیں سماتا ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

پوچھو نہ کیا نفاق کے دل پر گزر گئی
حق کی ضیا سے تیرگی گھٹ گھٹ کے مرگئی

ذکرِ ابوتراب سے گل بار کر دیا
جب رہ گزر حیات کی کانٹوں سے بھر گئی

اس بات پر خفا ہے زمانہ کہ کس لئے
ساری صفت فقط ابوطالبؑ کے گھر گئی

اُس کو حصارِ دین سے باہر ہی کر دیا
بیٹی نبی کی جس ابوطالبؑ کے گھر گئی

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

غدیر

ہنس کر نبی نے خم میں کہا یہ وزیر سے
سو سو نشانے لگتے ہیں یوں ایک تیر سے

معصوم ہی وصی بنا معصوم ذات کا
دیکھو ذرا نظیر ملا کر نظیر سے

اعلانِ حق کے وقت خدا کے رسول کا
چھلنے لگا شریر علیؑ کے شریر سے

خم کے غریب لب پہ لئے جھوٹی تہنیت
آ آ کے مل رہے ہیں جنابِ امیر سے

روشن ہوا ہے خم میں، یہ اعجاز دیکھئے
کعبے میں روشنی ہے چراغِ غدیر سے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

قطعہ

علیؑ کے ذکر کو جو واجبی سمجھتے ہیں
اُنہیں کو اہلِ نظر آدمی سمجھتے ہیں

بنا ہے خانۂ کعبہ میں ایک در لیکن
جو با شعور ہیں بارہ دری سمجھتے ہیں

علیؑ کے ذکر کے بدلے زبان کٹ جائے
ہم اپنی اس کو تو خوش قسمتی سمجھتے ہیں

جنابِ شیخ کا کیا ہے، فضائل حیدرؑ
کبھی نہیں وہ سمجھتے، کبھی سمجھتے ہیں

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✲

عشقِ آلِ مصطفیٰ ہے گر عبادت کا عروج
ہے بیانِ میثمِ تمار مدحت کا عروج

نقشِ پائے سرورِ عالم پہ رکھے ہے جبیں
وقت رک کر دیکھتا ہے آدمیت کا عروج

روٹیاں سائل کو دے دیں اور بھوکے رہ گئے
فاطمہؑ کے گھر میں دیکھو آ کے آیت کا عروج

کیوں نہ اترائے زمین خم خود اپنے آپ پر
دوشِ پیغمبر پہ دیکھا ہے ولایت کا عروج

کیوں نہ لمس دستِ عابد پر ہو ثروت سجدہ ریز
ہے انہیں ہاتھوں کا دھوون ہی تو دولت کا عروج

Presented By: Jafrilibrary.com

حکمِ شہ پر خود سے خیموں کو ہٹاتا ہے جری
اس کو کہتے ہیں امامت کی اطاعت کا عروج

زانوئے سبطِ نبی وقتِ شہادت مل گیا
پا گیا لمحوں میں حر کیسا قیامت کا عروج

بانٹتا ہے آج بھی دستِ بریدہ سے کوئی
ھل اتی کیوں کہہ نہ دے یہ ہے سخاوت کا عروج

صرف دعووں سے زبانی کچھ نہیں حاصل قمرؔ
فہم کردارِ علیؑ ہے عارفیت کا عروج

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

ادوار الگ محفلِ خوش نام وہی ہے
گو ساقیا چودہ ہیں مگر جام وہی ہے

اس دورِ غلط کی یہی تعریف ہے لوگو
جو حق کا طرف دار ہے بدنام وہی ہے

کوئی تو بڑھے بڑھ کے زباں کھینچ لے میری
میثم پہ جو تھا مجھ پہ بھی الزام وہی ہے

یہ نورِ مبیں وارثِ اَسرارِ نبی ہیں
جو اِن سے ملا اصل میں اسلام وہی ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

غدیر

نزولِ آیۂ بلغ بہ حکمِ کبریا دیکھو
نبی کے ہاتھ پر خم میں عروجِ مرتضیٰ دیکھو

غدیرِ خم کو مرکز کر کے حق نے مدح حیدر کا
زمیں سے آسماں تک ہے بنایا دائرہ دیکھو

ترے خوں کی نجاست ہی سبب اِس کا بنی واعظ
بنایا خود غدیرِ خم نے تجھ سے فاصلہ دیکھو

گزشتہ ہر نبی تک حق کا یہ پیغام پہنچا ہے
"سرمیدانِ خم آ کر علیؑ کا مرتبہ دیکھو"

غدیرِ خم کی خوشیوں نے کیئے کس کس کے رُخ روشن
نگاہِ عارفانہ لے رہی ہے جائزہ دیکھو

ولایت پر نظر میری، سیاست پر نظر تیری
میں اپنا فائدہ دیکھوں، تم اپنا فائدہ دیکھو

Presented By: Jafrilibrary.com

سِرا مقتل کا پہنچے گا غدیرِ خم کے میداں تک
ذرا تاریخ کی نظروں سے وجہِ کربلا دیکھو

نبی نے حکمِ حق سے مرتضیٰ کو لے کے ہاتھوں پر
قمرؔ کس شان سے بابِ ولایت وا کیا دیکھو

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

غدیر

مرکزِ عرفانِ عصمت بن گیا یومِ غدیر
ہے سمیٹے خود میں حق کا فلسفہ یومِ غدیر

نور کے ہاتھوں بلندی نور کو حاصل ہوئی
جلوۂ حق سے ہوا آراستہ یومِ غدیر

حق کی تقریبِ وِلایت پھر نہ ہوگی دوسری
پھر نہ دیکھے گا زمانہ دوسرا یومِ غدیر

ظلمتوں سے منقطع ہو ہی نہیں سکتا کبھی
یومِ محشر تک ترا ہے سلسلہ یومِ غدیر

لاکھ بخٍ کہہ کے حیدرؑ کو مبارک باد دے
چہرۂ ناحق کو ہے پہچانتا یومِ غدیر

جو سقیفائی طبیعت لوگ ہیں اس دہر میں
خود بنا لیتا ہے اُن سے فاصلہ یومِ غدیر

Presented By: Jafrilibrary.com

گر تلاشِ حق ہے تو آجاؤ بیعت کے لئے
دے رہا ہے آج بھی سب کو صدا یومِ غدیر

دینِ حق کی سرفرازی کے لئے کافی ہے بس
ایک عاشورہ کا دن اور دوسرا یومِ غدیر
☆☆☆

مباہلہ

اوصافِ حق ہیں ظاہر کردارِ پنجتن سے
اسلام سرخ رو ہے ایثارِ پنجتن سے
ظلمت شکست کھا کر خود ہٹ گئی ہے پیچھے
روشن مباہلہ ہے انوارِ پنجتن سے
☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

پہلے لمس خاکِ پائے فاطمہؑ حاصل ہوا
تب لقب مریم کو حق سے پارسا حاصل ہوا

اَے گروہِ صنفِ نازک کی تن تنہا امام
تیری عظمت کو سلامِ مصطفٰےؐ حاصل ہوا

انبیاء جس جا ہیں صف بستہ نظر نیچی کئے
تجھ کو زہرا وہ مقامِ قدسیہ حاصل ہوا

تا ابد تحریکِ نسواں جس سے ہوگی فیض یاب
تیری ذاتِ پاک سے وہ مادّہ حاصل ہوا

دانۂ تسبیحِ زہرا سے ہے لی جب جب مدد
حق کا کارِ مشتبہ میں مشورہ حاصل ہوا

آیۂ تطہیر کے صدقے بہ فیضِ کبریا
جس کا مرکز تو ہے ایسا دائرہ حاصل ہوا

Presented By: Jafrilibrary.com

سب ستارے افضلیت کے ہیں صف آراستہ
یا خدا مجھ کو یہ کس کا زائچہ حاصل ہوا

منزلت اُس کی خدا یا پھر نبی بتلائیں گے
کفو کی صورت میں جس کو مرتضٰی حاصل ہوا

تیرے کنبے سے، شہادت کے چلن کے بعد سے
شہد سے شیریں قضا کا ذائقہ حاصل ہوا

دین حق کی سر فرازی کو تمہاری ذات سے
رفعتوں کا دائمی اک سلسلہ حاصل ہوا

اس کو تعلیماتِ زہرا کا فقط صدقہ کہیں
جو بہ آسانی محمدؐ کا خدا حاصل ہوا

دین حق کو اپنے خوں سے دے تو دی تو نے حیات
پر عوض میں تجھ کو دردِ لا دوا حاصل ہوا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

کعبۂ مدحت تخیل کو بنانے کے لئے
وقف کر دو فکر اپنی اس گھرانے کے لئے

آیۂ تطہیر کی حق سے سند درکار ہے
فاطمہ زہرا تری چادر میں آنے کے لئے

ذکرِ زہرا کر کے دیکھو ہو رہا ہے یا نہیں
خون کی پاکیزگی کو آزمانے کے لئے

نورِ بنت مصطفٰے تیری ضرورت حق کو ہے
سلسلہ آگے امامت کا بڑھانے کے لئے

احترامِ فاطمیت نے بنایا حر کو حر
مل گیا رومالِ زہراؑ بخشوانے کے لئے

خلد ہے سو جان سے آغوشِ زہرا پر نثار
شبر و شبیر سے سردار پانے کے لئے

Presented By: Jafrilibrary.com

حکمتِ بنتِ پیمبر دیکھئے کام آگئی
قامتِ میت زمانے سے چھپانے کے لئے

چھوڑ کر اپنے مصلوں کو چلے آئے ملک
بھیک میں کچھ روٹیاں زہرا سے پانے کے لئے

ہے کنیزِ فاطمہ، فضہ کی مرضی ہی بہت
اس زمیں پر خوان، جنت سے منگانے کے لئے

آیۂ تطہیر اتری ہی اسی مقصد کے ذیل
فاطمہ کو مرکزِ عصمت بنانے کے لئے

وقت کی باطل حکومت کے فریبِ عدل کو
جرأت زہراؑ ہے آئینہ دکھانے کے لئے

تحفۂ زہرا پیمبر پا کے یہ کہنے لگے
یہ کلی کافی ہے گلشن کو سجانے کے لئے

آگئی تاثیر شیرِ فاطمہ سر کو لئے
کربلا میں وعدۂ طفلی نبھانے کے لئے

Presented By: Jafrilibrary.com

عزمِ زہرا کی ردا سر پر لئے زینب چلیں
قلعۂ ظلم و تشدّد پھر سے ڈھانے کے لئے

بس بچھا دو اپنے گھر میں فرشِ غم شبیر کا
فاطمہ زہرا کو جنت سے بلانے کے لئے

پہلوئے زہرا شکستہ ہے مگر باطل کے پاس
اب کوئی پہلو نہیں پہلو بچانے کے لئے

اَے قمرؔ روشن کرو اشکِ غمِ شہ کا چراغ
خانۂ دل کو عزاخانہ بنانے کے لئے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

ناز کر اَے دینِ حق تیری بقا ہیں فاطمہؑ
اپنے دامن میں سمیٹے کربلا ہیں فاطمہؑ

سُرخ رو فاقہ کشی میں بھی علیؑ کو ہیں کیئے
آبروئے غیرتِ مشکل کشا ہیں فاطمہؑ

شرم سے نظریں جھکائیں کیوں نہ پھر لعل وگہر
زیوراتِ خلد سے آراستہ ہیں فاطمہؑ

بخش دی دُلہن کو پھر سے زندگانی دیکھئے
عکسِ مرضیٔ خدائے مصطفٰی ہیں فاطمہؑ

گر غرورِ زہدِ زہرا ہیں علیؑ مرتضیٰ
نہجِ حیدر کی بلاغت باخدا ہیں فاطمہؑ

اس لئے ہی تو انہیں انوارِ حق سمجھے فقط
رازِ معراجِ رسولِ کبریا ہیں فاطمہؑ

Presented By: Jafrilibrary.com

مقصدِ حق کے تحفظ کے لئے زینب نہیں
کربلا تا شام تیرے نقشِ پا ہیں فاطمہؑ

بخشوانے کے لئے جو ہم عزاداروں کے ساتھ
روزِ محشر تک رہے گی وہ دعا ہیں فاطمہؑ

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

تھی نہیں ممکن کبھی، دیکھی مگر ہوتے ہوئے
نور کی مدحت سرائی اور بشر ہوتے ہوئے

کر دیا ہے وقف جب سے مدحِ زہرا کے لئے
میں نے خود لفظوں کو دیکھا معتبر ہوتے ہوئے

عالم نسواں کے حق میں ہے وہ صدیوں پر محیط
زندگی تیری اَے زہرا مختصر ہوتے ہوئے

کی جفا اہل جفا نے بعدِ ختم المرسلین
فاطمہؑ کی عظمتوں سے باخبر ہوتے ہوئے

جب دعائے فاطمہ زہرا کے آئیں سامنے
ہم نے شمشیروں کو دیکھا بے اثر ہوتے ہوئے

بس ذرا رومالِ خاتونِ جناں تک آ تو جائیں
دیکھئے پھر اپنے اشکوں کو گہر ہوتے ہوئے

Presented By: Jafrilibrary.com

جب بھی حق فاطمہؑ کی بات محفل میں چھڑی
اہلِ باطل کے ہے دیکھا دردِ سر ہوتے ہوئے

خلد والے بھی یہی کہتے زمیں پر آگئے
"خواہشِ جنت ہو کیوں زہرا کا در ہوتے ہوئے"

میں فشارِ قبر کی منزل میں آسکتا نہیں
ماتمِ شہ کے نشاں اِس جسم پر ہوتے ہوئے

اس کو قسمت کی بلندی ہی کہو تم اَے قمرؔ
لب ہنرمندوں میں کھولے بے ہنر ہوتے ہوئے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

وجہِ وجودِ نسل پیمبر ہیں فاطمہؑ
یوں آبروے آیۂ کوثر ہیں فاطمہؑ

سردار کائنات کی موجودگی میں بھی
تطہیریت کا خلق میں محور ہیں فاطمہؑ

پیغمبرِ خدا نے فضیلت کے باب میں
"ماں" جس کو کہہ دیا ہے وہ دختر ہیں فاطمہؑ

فاقوں کی کہکشائیں قناعت کے سبز پھول
یہ سب تمہاری ذات کے زیور ہیں فاطمہؑ

گل بوٹے جس میں نورِ امامت کے ہیں سجے
اوڑھے فضیلتوں کی وہ چادر ہیں فاطمہؑ

عکس ضیائے نور کی تیرے تجلیاں
دونوں جہان اس سے منور ہیں فاطمہؑ

Presented By: Jafrilibrary.com

فاقوں میں بھی غیور علیؑ سے ہیں مطمئن
وجہِ غرورِ نفسِ پیمبر ہیں فاطمہؑ

پہلو شکستہ تھا پہ علیؑ کو بچا لیا
تنہا ہی اپنی ذات میں لشکر ہیں فاطمہؑ

دربارِ ظلم و جور میں برپا ہے انقلاب
گزری بساطِ کفر الٹ کر ہیں فاطمہؑ

دربارِ ظلم و جور میں جو تھے عیاں ہوئے
زینب میں کُل نہاں وہی تیور ہیں فاطمہؑ

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

نہ ابتدا، نہ سمجھ پائے انتہا کیا ہے
رموزِ فاطمیت تیرا فلسفہ کیا ہے ؟

تمہاری رفعت و عظمت کے سامنے زہراؑ
وقارِ مریم و حوا و آسیہ کیا ہے

جہاں پہ روز نبی کا سلام آتا ہو
وہاں پہ نجمِ فلک تیرا تذکرہ کیا ہے

کھڑے ہیں خلعتِ خیاط سب ملک پہنے
بتول تو نے زباں سے یہ کہہ دیا کیا ہے

کریم باپ کی بیٹی کریم ہی ہوگی
اگر نہ عکس عیاں ہو تو آئینہ کیا ہے

اگر ہے دیکھنا کردارِ فاطمہ زہرا
تو دیکھ لیجئے کردارِ مصطفیٰ کیا ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

دعائے فاطمہ زہرا اور اشکِ غم شہ کے
ہو پاس گریہ اثاثہ تو پھر بچا کیا ہے

قمؔر نہ گزرے ثنائے بتول میں گر وقت
بتاؤ جینے کا پھر میرے فائدہ کیا ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

محشر تلک رہے گا یہ مدحت کا سلسلہ
زہراؑ کی بارگاہ میں خدمت کا سلسلہ

ذہن بشر نے توڑ دیا ہے جہاں پہ دم
واں سے شروع ہے تری رفعت کا سلسلہ

الفت تمہاری فاطمہؑ ایماں کی ہے دلیل
تم سے جڑا ہے اجرِ رسالت کا سلسلہ

قرآں کے لفظ لفظ سے جاری ہے آج تک
تیری حکایتوں کی وضاحت کا سلسلہ

پوچھا گیا تو آیۂ تطہیر کہہ اُٹھی
مرکوز فاطمہؑ پہ ہے عصمت کا سلسلہ

جھولا جھلا کے بولے ملک آ کے دیکھ لو
جنت سے ایسے جڑتا ہے جنت کا سلسلہ

غم کے پہاڑ بعدِ نبی ٹوٹتے رہے
لیکن نہ ٹوٹ پایا عبادت کا سلسلہ

Presented By: Jafrilibrary.com

تاثیرِ شیرِ فاطمہ زہرا تو دیکھئے
نوکِ سناں پہ پہنچا تلاوت کا سلسلہ

یہ مجلسیں ہیں مرہمِ زخمِ دلِ بتول
جوڑو نہ اِس سے شیخ تجارت کا سلسلہ

جنت سے مجلسِ شہِ ابرار تک قمرؔ
زہراؑ کو لے کے آ گیا چاہت کا سلسلہ

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

بندہ پرور، خالقِ کُل، اَے خدائے فاطمہؑ
زیب ہے تجھ پر توُ ہی کر بس ثنائے فاطمہؑ

جس کے لہجے نے مٹایا دو کماں کا فاصلہ
وہ نصیری کا خدا آیا برائے فاطمہؑ

اس لئے ظلمت کی شب کو پست کر دیتی ہے یہ
کیوں کہ شامل روشنی میں ہے ضیائے فاطمہؑ

اہلِ ظاہر کی فقط پیوند تک پہنچی نظر
آبروئے شکرِ حیدر ہے ردائے فاطمہؑ

ہیں رسالت اور امامت کے قدم بہرِ حجاب
کیسے دنیا دیکھ پائے نقشِ پائے فاطمہؑ

تربیت دربارِ باطل میں کلامِ حق کی دی
عزمِ زینب، دینِ حق کو ہے عطائے فاطمہؑ

Presented By: Jafrilibrary.com

مقصدِ باطل بخوبی جانتی تھیں اس لئے
اپنا پہلو یا علیؑ تم کو بچائے فاطمہؑ

جذبۂ شبیریت پر کیوں زوال آئے کہ جب
حیاتِ نو عطا کرتی دعائے فاطمہؑ

بزمِ پیغمبر میں جو ایماں کے ٹھیکے دار تھے
بعد پیغمبر ہوئے وہ سب پرائے فاطمہؑ

شورِ گریہ نے قمرؔ زخمی کمر جھکنے نہ دی
مجلسِ سبطِ پیمبر ہے عصائے فاطمہؑ

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

خدا بھی ہو کے خدا کس کا مدح خوان ہے آج
زمین مدحتِ زہرا کیوں آسمان ہے آج

رسول زادی کی مدحت کے دیپ روشن ہیں
جناں سے آنکھ ملاتا مرا مکان ہے آج

اِسی کو حق کی کہی جائے گی سرافرازی
زبانِ غیر پہ زہراؑ کی داستان ہے آج

عمل کی راہ میں ہم گامزن ہوئے کہ نہیں
ہماری ذات کا خود سخت امتحان ہے آج

ہدف بھی ایک ہے، رہبر بھی ایک ہے پھر بھی
کیوں اختلاف ہمارے ہی درمیان ہے آج

زمانہ سورۂ کوثر کی دیکھ لے تفسیر
''بتول ہی سے محمدؐ کا خاندان ہے آج''

وگرنہ کیا ہے حقیقت قمرؔ کی اَے بی بی
تمہاری مدح کی خاطر ہی مان دان ہے آج

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

اللہ کا رسول کو تحفہ ہیں فاطمہؑ
معراجِ مصطفیٰ کا نتیجہ ہیں فاطمہ

فاقوں کی جانماز پہ تسبیحِ شکرِ حق
خوددار زندگی کا سلیقہ ہیں فاطمہؑ

زُہرا نے آ کے در پہ یہ اعلان کر دیا
حق کی نشانیوں کا حوالہ ہیں فاطمہؑ

پیغمبر خدا کی نمازوں کے بعد کا
جو سب سے ہے اہم وہ وظیفہ ہیں فاطمہؑ

حق کی نشانیاں ترے ہمراہ ہوگئیں
باطل سمجھ رہا تھا کہ تنہا ہیں فاطمہؑ

یہ کائنات کیا ہے یہ شمس و قمر ہیں کیا
یہ سب تمہاری ذات کا صدقہ ہیں فاطمہؑ

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

مدحتِ بنتِ نبی کی مری حسرت نکلی
کتنی اچھی مری اللہ رے قسمت نکلی

تونے زہرا کی فضیلت جو رقم کی شاعر
ڈھونڈھتی نقشِ قدم تیرا فضیلت نکلی

یوں تو گھر ہی میں رہی آیۂ کوثر کی امیں
دیں کی خاطر یہ مگر وقتِ ضرورت نکلی

ذائقہ موت کا کیوں کر نہ عیاں ہو جائے
جب کہ کنبے سے ترے رسمِ شہادت نکلی

یوں ہی سر جھکتا نہیں تیرے حضور اَے زہرا
تجھ سے قربت کا سبب خوں کی طہارت نکلی

ٹوٹتا زعمِ ستم خطبۂ زہرا کے سبب
لوگ سمجھے تھے گماں پر یہ حقیقت نکلی

Presented By: Jafrilibrary.com

آج تک جسم پہ باطل کے ہیں زخموں کے نشاں
کتنی کاری ترے خطبات کی ضربت نکلی

تربیت کا ہی اثر ہے یہ تری فضہ پر
"جب زباں کھولی تو قرآن کی آیت نکلی"

دو قدم پر ہی ملی نکہتِ قبرِ زہرا
فکر جو تیری قمرؔ بہرِ زیارت نکلی

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

عالم انسانیت کی خوش روی کے واسطے
صلحِ حق ہر دور میں ہے سروری کے واسطے

سر قلم خنجر کا کرتا ہے قلم کے وار سے
وارثِ صلحِ پیمبر آشتی کے واسطے

سورۂ کوثر کا ہے مصداق نورِ مجتبیٰ
نعمتِ خالق ہے زہرا و علی کے واسطے

آدمیت کو ملا ہے رہبرِ امن و اماں
ہے مقامِ فخر ہر اک آدمی کے واسطے

مدح شبرؑ کی سعادت حق سے حاصل ہوگئی
اور اب کیا چاہئے خوش قسمتی کے واسطے

اَے خدا میرے قلم کو بھی روانی بخش دے
صدقۂ شبرؑ ملے دانشوری کے واسطے

Presented By: Jafrilibrary.com

تیرے در پر حور و غلمان و ملائک کا ہجوم
ہیں ہزاروں کی صفیں اک نوکری کے واسطے

دیکھ کر جسمِ شریعت پر ملوکیت کے زخم
آگئے سبطِ پیمبر مرہمی کے واسطے

وائے ہو عقلِ بشر پر ، چھوڑ کر نورِ مبیں
راہزن کو چن لیا ہے رہبری کے واسطے

عشقِ حیدر میں فنا ہو کر ہی پاؤں گا حیات
آرزوئے موت دیکھو زندگی کے واسطے

مرسل اعظم کی صلح حق کی ہی صورت قمرؔ
صلح شبر آئینہ ہے ہر صدی کے واسطے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

زمیں پر تاجِ ملکِ شام ہے اجڑا سا منظر ہے
چلا کچھ ایسا صلحِ سبطِ پیغمبر کا خنجر ہے

نہ لشکر کی صف آرائی نہ ظلمت گیر منظر ہے
فقط عصمت کی حکمت صلح کی صورت منور ہے

قلم نے سر قلم منصوبۂ باطل کا کر ڈالا
یہ کلکِ سبطِ پیغمبر ہے یا شمشیرِ حیدر ہے

تمہاری صلح کی حکمت سے بے بس ہو گیا ظالم
پڑا نوکِ قلم کے سامنے سجدے میں خنجر ہے

تری تحریر کی ضوباریوں کے ہی تصدق میں
تری خدمت میں اَے آقا قلم کاروں کا لشکر ہے

حکومت کی الگ دنیا، الگ ہیں دین کی راہیں
اُدھر حاکم کی خوشنودی، اِدھر مرضئ داور ہے

بقائے دیں کی خاطر خود کو شاہی سے الگ کرنا
ملوکیت پہ یہ اک فاقہ کش رہبر کی ٹھوکر ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

کچل ڈالا ملوکیت کے سر کو اس لئے مولا
جبین حریت نازاں ترے قدموں کو چھو کر ہے

اسیر ہونے کو ہے باطل حکومت حکمتِ حق سے
رسن ہیں صلح کی سطریں، قلم کی نوک نشتر ہے

تمہارے اک اشارے پر اُتر آئے نہ کیوں غاصب
اُسے معلوم ہے شبر تمہارے جد کا منبر ہے

بھرا جاتا ہے میری فکر کاکشکول ندرت سے
تخیئل سر بہ سجدہ ہے کہ مدح سبطِ اکبر ہے

میں اپنی رفعت و عظمت پہ نازاں کیوں نہ ہو جاؤں
کہ ہوں مداحِ شبر یہ قمؔر اوج مقدر ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

مقابل تیغ کے آ کر قلم نے حوصلہ لکھا
شریعت کی بقا لکھی حسنؑ کا مدعا لکھا

محمد مصطفیٰ لکھا علی و فاطمہ لکھا
ید قدرت نے پھر مغرور ہو کر مجتبیٰ لکھا

جو تھے حق آشنا ان سب نے تیرے نام کے آگے
حسن ابن علی قبر پیمبر کا دیا لکھا

جنھوں نے دیکھ رکھے تھے تیری تلوار کے جوہر
انھوں نے تیرے حصہ میں جمل کا معرکہ لکھا

حضورِ ابن حیدر بھیج کر سادہ سا اک کاغذ
معاویہ نے خود اپنی انا کا مرثیہ لکھا

تمہاری صلح پر ایسا ہے عکس صلح پیمبر
کہ ہر اک نے حدیبیہ کا اس کو آئینہ لکھا

Presented By: Jafrilibrary.com

علی کے گھر کی یہ پہلی خوشی ہے اس لئے ہر سو
'فرشتوں نے خط نوری سے جشن مجتبیٰ لکھا'

خدا نے تیرے دسترخوان کے صدقے میرے مولا
ہر اک بھوکے کے حق میں لقمۂ تر کا مزا لکھا

حسن نے وقت آخر بس وصیت کے حوالے سے
خود اپنے ہاتھ سے قاسم برائے کربلا لکھا

زمانہ دم بخود تھا جس گھڑی قرطاس ہستی پر
تمہارے لال نے کیا موت کا ہے ذائقہ لکھا

درِ شبر سے آ کر علم کی خیرات لے واعظ
ترا بیکار ہو جائے گا ورنہ سب پڑھا لکھا

قمرؔ کے شل ہوا ہی چاہتے تھے فکر کے شہ پر
تمہارے عشق نے ہی اس پہ بڑھ کر حوصلہ لکھا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

٭

علیؑ کا جوہرِ کردار، شانِ مرسلاں پائے
حسنؑ آئے تو ہم اک اور حق کا رازداں پائے

نہ کیوں چمکیں یہ چہرے چودھویں کے چاند کی صورت
زمیں پر ہم زمیں والے حسنؑ سا آسماں پائے

غذائے اولیں اب اس سے بہتر اور کیا ہوگی
دہن میں سبط پیغمبر، پیمبر کی زباں پائے

حصارِ آیۂ تطہیر میں ہے سنگِ در تیرا
جو طاہر صلب ہے رکھتا وہ تیرا آستاں پائے

ردائے علمِ شبر بادبانِ کشتیٔ دیں ہے
یہاں پر آ کے فکرِ مرسلاں بھی سائباں پائے

یہ فخرِ یوسفی، دربارِ شبر ہے یہاں آ کر
زلیخا کی ضعیفی خود کو پھر سے نوجواں پائے

Presented By: Jafrilibrary.com

تو کب سبطِ پیمبر دور رہ سکتا ہے اپنوں سے
جسے ہو معرفت تیری وہ تجھ کو درمیاں پائے

تمہارے نام کا بچھتا ہے دسترخوان دنیا میں
کہ صدقے میں تمہارے، لقمۂ تر یہ جہاں پائے

اصولِ صلح پیغمبر ترے کردار کا حصہ
ترے کردار سے جو فیض پائے وہ اماں پائے

حسنؑ کی صلح کے جب ذیل میں تاریخ کو دیکھا
شکستِ زعمِ باطل کی رقم ہم داستاں پائے

جہاں کے مدح خوانِ حق بہ فیضِ خالق اکبر
تری توصیف کے بدلے میں جنت میں مکاں پائے

ثنائے آل کے جوہر، جہاں میں عزت و شہرت
بہ فیضِ سبطِ پیغمبر قمرؔ کہہ دو کہ ہاں پائے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

قطعہ

طعنۂ ابتر کا بن کر آگئے ہو تم جواب
کفر کا چہرا اترتے اس لئے دیکھا گیا

فاطمہؑ کے گھر کی تم پہلی خوشی ہو اَے حسنؑ
اس لئے تم کو بہت ارمان سے پالا گیا

سادہ کاغذ بھیجنے کو ہو گیا مجبور کفر
صلح کی شرطوں میں شبر کا کہا لکھا گیا

بعدِ مرسل مجتبیٰ کے ہاتھ سے تاریخ میں
صلح کے خنجر سے باطل کا گلا کاٹا گیا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

چہرۂ زہرا بنا پہلی خوشی کا آئینہ
گود میں ہے مصطفیٰ کا اور علی کا آئینہ

فلسفہ سبط پیمبر کی حیاتِ پاک کا
حسن و اخلاق و عمل ہے زندگی کا آئینہ

سبط پیغمبر حسنؑ کاغذ پہ کچھ لکھنے کو ہیں
دیکھنا پھر آج تحریر نبی کا آئینہ

پڑھ کے شبر کی شرائط، صلح کے عنواں سے
چہرۂ باطل بنا شرمندگی کا آئینہ

گر حسن والے ہو تو بن جاؤ تم اس دہر میں
درمیاں زیبائشوں کے سادگی کا آئینہ

راہِ نا ہموار بھی ہموار آئے گی نظر
ساتھ رکھیے رہبریٔ شبری کا آئینہ

خود ستائش کو فریبِ ذات سمجھو اَے قمرؔ
آدمی کا ظرف ہی ہے آدمی کا آئینہ

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

زعمِ باطل چاہتا تھا مرثیہ اسلام کا
پر قصیدہ صلحِ حق نے لکھ دیا اسلام کا

مردنی چھائی ہوئی تھی چہرۂ اسلام پر
تیرا رخ دیکھا تو چہرہ کھل گیا اسلام کا

وارثِ صلحِ پیمبر اَے علیؑ کے لاڈلے
ہے تری حکمت میں پنہاں فلسفہ اسلام کا

حشر تک تصویرِ حق اس میں نظر آئے گی اب
ہے بنا کردار تیرا آئینہ اسلام کا

آگیا کشتیِ دیں کی ناخدائی کے لئے
کلک کی پتوار تھامے ناخدا اسلام کا

گود میں تجھ کو رسول اللہ نے لے کر کہا
تو بنے گا اَے حسنؑ مشکل کشا اسلام کا

صلحِ شبر کے جو منکر ہیں وہ آکر دیکھ لیں
صلحِ شبر سے جواں ہے تذکرہ اسلام کا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

بڑھی پھر منزلت تطہیر کی پاکیزہ چادر کی
کہ گھر میں نور پیکر کے ہے آمد نور پیکر کی

ترے اوصاف لکھنا اَے حسنؑ ممکن نہیں ہر گز
بنا دی جائے چاہے روشنائی کُل سمندر کی

بچھایا میں نے اپنے گھر میں دسترخوان شبر کا
ملائک روٹیاں لینے نہ آجائیں مرے گھر کی

تمہاری صلح کا تب معجزاتی رخ نظر آیا
کلائی موڑ دی زورِ قلم نے جب ستم گر کی

قلم ہو جائے گا سر حکمت شبر سے باطل کا
قلم کا وار کافی ہے ضرورت کیا ہے خنجر کی

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

کیا میرا قلم اور کیا معیار امامت کا
قرآں نے شرف پایا شبّر تری مدحت کا

کیونکر نہ ضیا پھوٹے حکمت کی، تدبّر کی
پالا ہوا بچہ ہے آغوشِ رسالت کا

جوتی جو کرے سیدھی کُل اُس کو ملے دولت
ایسا کہیں ملتا ہے انداز سخاوت کا

لو صلح کے مقتل میں شبّر کی ہوئی آمد
سر خامے سے کاٹیں گے مغرور حکومت کا

اَے وارثِ پیغمبر دنیائے شجاعت نے
چلتا ہوا دیکھا ہے خنجر تری حکمت کا

تلوار اٹھا لیتے سرور کی طرح شبّر
آجاتا حکومت سے فرمان جو بیعت کا

Presented By: Jafrilibrary.com

وہ صلحِ حدیبیہ، یہ صلح ہے شبّر کی
کیا ربط حقیقت سے ظاہر ہے حقیقت کا

تم چاہے جسے لا کر بٹھلاؤ سرِ مسند
لیکن نہ بدل ہوگا ہرگز کوئی عصمت کا

کیوں ہم پہ نہ ہوں حملے محراب عِبادت میں
یہ طور پرانا ہے باطل کی سیاست کا

☆☆☆

قطعہ

رخِ حیات کو ایماں کی سمت موڑ دیا
عمل کے ربط کو مقبولیت سے جوڑ دیا
ہر اک محاذ پہ شرطوں کو اپنی منوا کر
غرورِ تخت کو صلحِ حسنؑ نے توڑ دیا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✲

جو بنا ہر ترکش تیرِ ستم گلدان ہے
یہ ترے حسنِ عمل کا اَے حسنؑ فیضان ہے

پیرویٔ شبری کچھ ایسی راس آئی کہ بس
صلح ہی اب دو جہاں میں فتح کا عنوان ہے

صلح ابن مرتضیٰ تھی امن حق کا معجزہ
خیمۂ باطل میں لیکن اٹھ گیا طوفان ہے

کون ورنہ جانتا حوریں ہیں کیا، کیا ہے ملک
تیرے در سے عرش والوں کو ملی پہچان ہے

جس سے صلح و آشتی کو رہبری حاصل ہوئی
آج تک اُس نقشِ پا کو ڈھونڈھتا انسان ہے

اس کی قسمت پر فقط افسوس کر سکتے ہیں ہم
جو درِ شبر کے فیضِ عام سے انجان ہے

اَے قمرؔ میں مدحِ سبطِ مصطفیٰ کرتا رہوں
اور اجل لبیک کہہ دے بس یہی ارمان ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

نیزہ ہے نہ خنجر ہے ترکش ہے نہ پیکاں ہے
بس صلح کا نشتر ہے اور جنگ کا اعلاں ہے

شمشیر بنا لینا خامے کو بہت مشکل
تلوار چلا لینا میدان میں آساں ہے

ہر ایک بشر آکر تعلیم کرے حاصل
یہ بزمِ شہِ ذیشاں حکمت کا دبستاں ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

یہ ترے خطِ قلم کی اَے حسنؑ تاثیر ہے
پاؤں میں باطل کے دیکھو آج تک زنجیر ہے

ٹکڑے ٹکڑے کر دیا باطل کا منصوبہ حسنؑ
ہے ترا خطِ قلم یا آ ہنی شمشیر ہے

نقشِ پائے شبری ہے آج تک عزت مآب
آج تک منصوبۂ باطل ہے کہ تشہیر ہے

ٹھوکروں میں کیوں نہ تخت و تاج ہو تیری حسنؑ
وسعتِ ارض و سما جب کہ تری جاگیر ہے

قوتِ بازوئے شہ کربل میں اس سے بڑھ گئی
جو بندھی قاسم کے بازو پر قمر تحریر ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

قطعہ

بہارِ باغِ ارم کا سراغ پانے کو
ہے جس میں نکہتِ حق اُس چمن کو دیکھتے ہیں

رہِ نجات میں ہر گام رہبری کے لئے
جو ذی شعور ہیں وہ پنجتن کو دیکھتے ہیں

جہاں میں حکمتِ صلحِ مبیں کے باب میں لوگ
نبی کے بعد امامِ حسنؑ کو دیکھتے ہیں

سنا ہے قبر میں منکرنکیر آتے ہی
بدن پہ کرب وبلا کے کفن کو دیکھتے ہیں

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

مدحتِ شہ کی طرف فکر کا رجحان ہوا
خاص یہ بنتِ نبی آپ کا احسان ہوا

یوں تو مشکل تھا مگر عشقِ علیؑ کے صدقے
مرحلہ دار و رسن کا بہت آسان ہوا

عشقِ سرور میں جو کھایا تھا بدن پر میں نے
بس وہی زخم مری زیست کی پہچان ہوا

تذکرہ آلِ محمدؐ کا ہوا جب شامل
تب کہیں جا کے یہ قرآن بھی قرآن ہوا

کربلا تیری عطا ہے کہ کفن میں لپٹا
زندگی کا مجھے حاصل سر و سامان ہوا

کربلا لمحوں میں پہنچے جو عزادارِ حسینؑ
فرشِ مجلس پہ فدا تختِ سلیمان ہوا

Presented By: Jafrilibrary.com

تجھ کو لایا ہے یہاں جذبۂ تعظیمِ بتول
حر مبارک ہو شہِ دیں کا تو مہمان ہوا

گردنِ خشک پہ سرور کے چلا تو خنجر
ذبح بیعت کا مگر دشت میں ارمان ہوا

حلق پر تیر ستم کھا کے ہنسے یوں اصغر
جیسے مقتل نہ ہوا کھیل کا میدان ہوا

میرے قاتل کے ذریعہ ہی سرِ نوکِ سناں
"قتل کے بعد مری فتح کا اعلان ہوا"

اپنی دولت کو غمِ شہ پہ لٹانے والا
کوئی کہتا نہ نظر آیا کہ نقصان ہوا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✲

نفس حق کی گرم رہتی پر خودی سجدے میں ہے
یا خدا کے دین کی خوش قسمتی سجدے میں ہے

سید سجاد کا بستر ہے کہ جلتا نہیں
حیرتی ہے چشمِ بینا شعلگی سجدے میں ہے

سجدہ گاہِ محترم ایسی نہ پھر مل پائے گی
بوسہ گاہِ مرسلِ حق پر چھری سجدے میں ہے

صبحِ عاشورہ کے سورج تھم کے اُگ کیونکہ ابھی
چاند دیتا ہے اذاں اور چاندنی سجدے میں ہے

حضرتِ عباس کا احساں اُترتا ہی نہیں
موجِ نہرِ علقمہ پر تشنگی سجدے میں ہے

گلشنِ زہراؑ کے پھولوں کی مہک ہے چار سو
پھول مرجھائیں بھی کیسے تازگی سجدے میں ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

ایک سجدہ شہ کا، کُل سجدوں کو بخشے گا حیات
اس لئے سجدہ برائے پیروی سجدے میں ہے

مسکراہٹ کو حیاتِ جاویدانی بخش دی
شکر ہے اصغر ترا، اب تک ہنسی سجدے میں ہے

سرورِ تشنہ جگر آئیں تو سجدے سے اٹھے
قلبِ اکبر کے مصلے پر انی سجدے میں ہے

فاطمہ زہرا نے غم میں بال کھولے ہیں یہیں
ذبح گاہِ شاہِ دیں پر مریمی سجدے میں ہے

دیکھنا رن سے علی اکبر پلٹ کر آئیں گے
خیمۂ اطہر میں ماں کی بیکسی سجدے میں ہے

ہر خوشی میں شہ کا غم، ہے اس حقیقت کا ثبوت
شہ کے غم کے سامنے ہر اک خوشی سجدے میں ہے

اَے قمرؔ یہ ہے عطائے شاہِ دیں اس واسطے
تیرے فن کے سامنے برجستگی سجدے میں ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✲

لکھ رہا ہوں منقبت یا رب بہ عنوانِ حسینؑ
بس صلہ یہ چاہئے حاصل ہو عرفانِ حسینؑ

ظلم کے آگے کبھی سر کو جھکا سکتے نہیں
سر کٹانا جانتے ہیں سر فروشانِ حسینؑ

بس انہیں فرشِ عزائے شاہ کی ہے جستجو
تخت کو ٹھوکر میں رکھتے ہیں فقیرانِ حسینؑ

مدحِ شاہِ کربلا کے فیض سے ہیں کامیاب
ہر طرف نغمہ بکھیرے عندلیبانِ حسینؑ

تجھ کو آخر خوئے حق لے آئی کُلِّ حق کے پاس
حر مبارک ہو بنا ہے تو جو مہمانِ حسینؑ

نوجواں تو نوجواں باطل کے حربوں کے خلاف
فتح کا اعلاں کریں گے نونہالانِ حسینؑ

Presented By: Jafrilibrary.com

دولتِ سر کیا اثاثہ کُل کا کُل قرباں کیا
کس طرح اترے گا دیں پر سے یہ احسانِ حسینؑ

کند خنجر سے گلوئے خشک کٹتا ہے تو کیا
حق میں امت کے دعا کرنا ہی ہے شانِ حسینؑ

قوتِ صبرِ حسینی کا کرشمہ دیکھئے
ہو گئے خود اہل باطل سب اسیرانِ حسینؑ

کربلا میں ہو کے رسوا جھک گیا باطل کا سر
اور ملی حق کو سرافرازی بہ فیضانِ حسینؑ

انبیا اس کو نچوڑیں گے وضو کے واسطے
آبِ کوثر سے ہوا ہے تر جو دامانِ حسینؑ

تشنگی، تنہائی، غم، آفت، اسیری تھی مگر
کاوشِ زینب سے ہی لہکا گلستانِ حسینؑ

ظلم کی بستی اجڑ جائے گی دم بھر میں قمرؔ
بس ذرا اٹھنے تو دو کربل سے طوفانِ حسینؑ

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

خود پہ اترا کے بصد ناز و ادا چومتی ہے
زائرِ شہ کے قدم کرب وبلا چومتی ہے

مجلسِ سید ابرار میں آنے والے
ہر عزادار کو زہراؑ کی دعا چومتی ہے

خلد سے آنے کا زہراؑ کے یہی ہے مقصد
لے کے رومال میں وہ اشکِ عزا چومتی ہے

جو علمدار کے قدموں نے بنایا تھا کبھی
علقمہ اب بھی وہی نقشِ وفا چومتی ہے

کُل خطا بخش کے دوزخ سے کیا ہے آزاد
حر کی تقدیر، شہِ دیں کی عطا چومتی ہے

سر جھکایا نہیں سجدے میں کٹایا سر کو
شہ کی پیشانیٔ اقدس کو انا چومتی ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

میرے حصہ میں غمِ سبطِ پیمبر آیا
میری توقیر کو جنت بخدا چومتی ہے

سایۂ پرچمِ عباس ہے سر پر میرے
دیکھتا ہوں مجھے اب کیسے قضا چومتی ہے

یوں ہی لہراتا نہیں پرچمِ عباسِ جری
اِس کو فردوس کی آ آ کے ہوا چومتی ہے

نام سے پیاسی سکینہ کے لگاتا ہوں سبیل
میرے اِن ہاتھوں کو غازی کی وفا چومتی ہے

اس لئے کھاتے ہیں مجلس کا تبرک ہم لوگ
خلد کی راہ کو پاکیزہ غذا چومتی ہے

ماں کو معلوم ہے اصغر ہے مجاہد رن کا
اس لئے ننھا سا رہ رہ کے گلا چومتی ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

میں ہوں مجبور یہی کہہ کے بصد رنج والم
خشک سرور کا گلا تیغِ جفا چومتی ہے

تیرگی ظلم کی چوکھٹ پہ پٹکتی ہے جبیں
"روشنی شامِ غریباں کی ردا چومتی ہے"

میری تخئیل قمرؔ ہر نئی پرواز سے قبل
روضۂ سبطِ پیمبر کو سدا چومتی ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

شہ رگ کٹی ہوئی ہے پہ گویا حسینؑ ہے
خنجر تری شکست کہ زندہ حسینؑ ہے

ضم ہو رہے ہیں شوق سے آ کے اس لئے
قطرے سمجھ رہے ہیں کہ دریا حسینؑ ہے

باطل کی لاکھ کوشش ناحق کے باوجود
اپنا رہا ہے جس کو زمانہ حسینؑ ہے

باطل کے خدّو خال ابھارے گئے بہت
اُبھرا مگر ترا ہی سراپا حسینؑ ہے

کیونکر نہ ہو تو وارثِ اسرارِ مصطفیٰ
دل تجھ میں مصطفیٰ کا دھڑکتا حسینؑ ہے

خوشبوئے جسمِ مرسل اعظم بکھر گئی
لگتا ہے درمیان سے گزرا حسینؑ ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

ہر ذی شعور شخص کا حق ہے حسینؑ پر
یہ مت کہو کہ صرف ہمارا حسینؑ ہے

باطل کے سامنے نہ جھکائے گا سر کبھی
جس پر تمہاری فکر کا سایہ حسینؑ ہے

دورِ جفا پرست میں ہو کوئی یا نہ ہو
میری طرف سے بولنے والا حسینؑ ہے

اس فکر کے سبب ہی میں پہنچا خدا تلک
"قدرت کی معرفت کا ذریعہ حسینؑ ہے"

نکہت ہے جیسے پھول کی تقدیر اَے قمرؔ
شامل مری حیات میں ایسا حسینؑ ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

چھڑ گیا ہے ذکر، حُسنِ سیدِ ابرار کا
رنگ اڑ جائے نہ کیوں کر مصر کے بازار کا

حوصلہ بڑھنے نہ پائے ظلم کے افکار کا
ہے ضروری تذکرہ شبیر کے انکار کا

بہرِ مدحت آپ کی، واجب ہے آقا احتیاط
چن رہا ہوں لفظ کب سے آپ کے معیار کا

آج بھی اقدارِ انسانی کا ہے آئینہ دار
اس لئے ہے تذکرہ شبیر کے کردار کا

فخر سے سر کو جھکا دیتے ہیں در پر شاہ کے
رُخ نہیں کرتے ہیں حق والے کبھی دربار کا

کند ہو کر رہ گئیں باطل کی شمشیریں تمام
ولولہ دیکھا جہاں نے یہ لہو کی دھار کا

Presented By: Jafrilibrary.com

دینِ حق تیری مسیحائی کے مقصد کے تحت
ہر قدم بہرِ شفا اُٹھنے لگا بیمار کا

مضطرب اب بھی نظر آتا ہے باطل کا مزاج
اب بھی باقی ہے اثر زنجیر کی جھنکار کا

دیر سے جس پر ربابِ خستہ تن کی ہے نظر
قبرِ اصغر پر نشاں وہ شہ کے ہے رخسار کا

جب بنا دستِ بریدہ سے لبِ دریا قمرؑ
رُخ عمارت میں نظر آنے لگا معمار کا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

نقوشِ دردِ خود غم ہائے مضطر چھوڑ جائیں گے
"غمِ شہ کے سوا ہر غم یہیں پر چھوڑ جائیں گے"

مٹانے کی ہزاروں کوششیں باطل کرے لیکن
نشانِ فتحِ حق رن میں بہتر چھوڑ جائیں گے

فقط اک شب ہی کافی ہے مقدر کے بدلنے کو
مثال اس کی یہاں حرِ دلاور چھوڑ جائیں گے

کٹے گی گردنِ منصوبۂ باطل بہ آسانی
شہِ دیں لہجۂ حیدر کا خنجر چھوڑ جائیں گے

کوئی پانی پہ پابندی کی جرأت کر نہیں سکتا
ترائی پر جری اپنے وہ تیور چھوڑ جائیں گے

عزادارانِ شہ، اے مفتیٔ بدعت تری خاطر
فنا ہونے کو اشکوں کا سمندر چھوڑ جائیں گے

Presented By: Jafrilibrary.com

چھپائے لاکھ ظالم خونِ شہ دربار میں لیکن
نگاہوں میں حرم مقتل کا منظر چھوڑ جائیں گے

اٹھائیں گے جو سر ہم، خوش نصیبی ساتھ ہو لے گی
درِ شبیر پر بگڑا مقدر چھوڑ جائیں گے

محمدؐ کے گھرانے سے عداوت چھوڑ دے ورنہ
یہ جذبے بغض کے عقلوں پہ پتھر چھوڑ جائیں گے

وراثت میں قمرؔ ہم لوگ مداحِ شہِ ذیشاں
نہ کچھ چھوڑیں مگر مدحت کے دفتر چھوڑ جائیں گے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

گزارو زندگی دورِ غلط میں حق نما ہو کر
حسینؑ ابن علیؑ کی فکر سے آراستہ ہو کر

حسینؑ ابن علیؑ تم فکرِ حق کا استعارہ ہو
رہے گا ہر زمانے میں تمہارا تذکرہ ہو کر

اثر ظاہر ہوا یہ احترامِ فاطمیت کا
چلا حر جانب سبطِ پیمبر کیا سے کیا ہوکر

علیؑ کی دشمنی یوں ہی نہیں پہنچی ہے کربل تک
ہے آیا بدر اور خندق سے اس کا سلسلہ ہوکر

یزیدِ بے حیا تو کربلا میں گھِر گیا آخر
رہے گا اب تو حق والوں سے تیرا سامنا ہو کر

حسینؑ ابن علیؑ کے خونِ ناحق میں رہی ڈوبی
مگر ابھری تو خاکِ کربلا، خاکِ شفا ہوکر

Presented By: Jafrilibrary.com

بدلتا ہے حیات و موت کا لو فلسفہ اب سے
تلاوت کر رہا ہے شہ کا سر تن سے جدا ہو کر

غمِ سبطِ پیمبر زیب و زینت کا سبب ٹھہرا
نہ ہوں کیوں سرخرو ہم لوگ زہرا کی دعا ہو کر

وجودِ حق پہ آنچ آئے اگر اس دورِ باطل میں
تو ٹکرا جائیں گے پتھر سے بھی ہم آئینہ ہو کر

حسینیت کی ہوتی ہے وہاں پر عطر افشانی
گزرتا ہے اسیروں کا جہاں سے قافلہ ہو کر

یہ مدحِ شاہ کر دے گی مجھے دعبل کا ہم پلہ
قمرؔ کیوں کر نہ اتراؤں میں مصروفِ ثنا ہو کر

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

یوں حکمتِ حسینؑ کی بارآوری ہوئی
جس جا بجھا چراغ وہیں روشنی ہوئی

قربانیٔ حسینؑ ہے فکروں میں منتقل
دنیا گزر رہی ہے اسے سوچتی ہوئی

سانسیں رکیں، رکا نہ ہدایت کا سلسلہ
جا کر سناں کی نوک پہ بھی رہبری ہوئی

سرور نے بڑھ کے اپنا لہو اس کو دے دیا
نبضِ حیات دیں جو ملی ڈوبتی ہوئی

عباسؑ کا جلال سمیٹے زمین پر
اک تیغ چل رہی ہے نشاں کھینچتی ہوئی

شہ نے گلے لگا کے کیا اس کو سرخرو
جب حر کو اپنے آپ سے شرمندگی ہوئی

وہ ذائقہ کہ اصغر بے شیر ہنس دیا
کرب و بلا میں موت بھی کیا چاشنی ہوئی؟

Presented By: Jafrilibrary.com

عباس پر ہے زینب و شبیر کی نظر
اس واسطے ہے رن میں قیامت رکی ہوئی

حر کو نصیب ہو گیا رومالِ فاطمہؑ
ایسی درِ حسینؑ سے وابستگی ہوئی

عباس مشک بھرنے کی خاطر رکے رہے
موجیں قدم کو بڑھتی رہیں چومتی ہوئی

تاریخ کو جلے ہوئے خیموں کے درمیان
بیعت کی لاش بھی نظر آئی جلی ہوئی

سجاد سے نگاہ ملاتا بھی کیا یزید
زنجیر دیکھتا رہا بس ٹوٹتی ہوئی

بس حامیانِ حضرتِ شبیر کے لئے
'جنت سے کربلا کی ہے سرحد ملی ہوئی'

وہ نقش پائے حضرتِ شبیر ہے قمرؔ
آتی ہے مریمی بھی جسے ڈھونڈھتی ہوئی

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

مثل حسینؑ سچ ہے کہ سچا کوئی نہیں
حق، حق کی طرح بولنے والا کوئی نہیں

جس پر نمازِ عشق ادا کی حسینؑ نے
پشت رسول حق سا مصلیٰ کوئی نہیں

تبدیل کر کے فلسفۂ موت و زندگی
یوں لب کشا ہوا سر نیزہ کوئی نہیں

اسلام دے رہا تھا دہائی رسول کی
اٹھتے نہ گر حسینؑ تو اٹھتا کوئی نہیں

سوکھے گلے کی ضرب سے دشت قتال میں
خنجر کی دھار موڑنے والا کوئی نہیں

ایسی ہے دل میں نصرتِ سرور کی روشنی
گل ہو گیا چراغ پہ جاتا کوئی نہیں

زینب کو لے کے کس لئے شہ آئے کربلا
اس حکمت حسینؑ کو سمجھا کوئی نہیں

Presented By: Jafrilibrary.com

حر جانتا تھا اس لئے آیا سوئے حسینؑ
شبیر سا نجات دہندہ کوئی نہیں

حق کی تجلیات کو خود میں سمیٹ کر
نوک سناں سے باٹنے والا کوئی نہیں

دعویٰ کرے گی حشر تلک مصطفائیت
'جیسا مرا حسینؑ ہے ویسا کوئی نہیں'

جو نصرتِ حسینؑ کی خاطر نہ ہو بنا
ایسا بدن میں خون کا قطرہ کوئی نہیں

دیں کی بقا تھا مقصد شہ ورنہ اَے قمرؔ
خنجر کو یوں گلے سے لگاتا کوئی نہیں

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✲

خلافِ ظلم انا کو جو سرکشی دی ہے
غمِ حسینؑ نے گویا کہ زندگی دی ہے

ہماری قوم کے بچے بھی فخرِ فطرس ہیں
انہیں عزائے حسینی نے برتری دی ہے

جلا کے رکھ دیا مختار نے جو قصرِ ستم
حسینیت کے ہی جذبے نے شعلگی دی ہے

ہماری گریہ و زاری کو رائگاں نہ کہو
چراغِ اشک نے دنیا کو روشنی دی ہے

کرختگی کی چبھن راہِ حق کا ورثہ تھی
تمہارے لمس نے مولا شگفتگی دی ہے

تپش سے ظلم کی کملائے دیں کے گلشن کو
لہو کی چھینٹوں سے سرور نے تازگی دی ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

خدا گواہ یہ صدقہ ہے خونِ اصغر کا
کہ جس نے ارض و سما کو یہ دل کشی دی ہے

ترے غرورِ حکومت کو باطل دشنام
ہر اک محاذ پہ شہ نے شکستگی دی ہے

تمہارے ناز اٹھائے نہ کیوں خدا آخر
خدا کے نام کو تو نے ہمیشگی دی ہے

جواں کا سینہ، برادر کے ہاتھ، اپنا گلا
ردا بہن کی، تو شمشیر کی ہنسی دی ہے

کہاں کی پیاس مچلتی فرات قدموں پر
لبوں کو بس تری خاطر ہی تشنگی دی ہے

اَے دینِ حق تُو کبھی پرورش نہ پا پاتا
حسینؑ نے تجھے آغوشِ مادری دی ہے

وہ نقشِ پائے حسینی ہے اَے قمرؔ جس نے
ہر انقلاب زمانہ کو رہبری دی ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

بت پرستی یا کہ پھر اللہ اکبر کا مزاج
قوم کا ہوگا وہی ہوگا جو رہبر کا مزاج

گردنِ مظلوم پر چلتا ہے بے خوف و خطر
آج تک بدلا نہیں ظالم کے خنجر کا مزاج

کہہ دیا کھینچی زباں ہے تو زباں کھنچ جائے گی
حضرتِ میثم سمجھتے ہیں ستم گر کا مزاج

غیر گر سوئے تو آنکھوں میں کٹے گی ساری رات
سونے والا جانتا ہے اپنے بستر کا مزاج

حق بیانی کے لئے بس حق صفت آئیں یہاں
غیر کو تسلیم کب کرتا ہے منبر کا مزاج

رفعتِ کردار دیکھو کربلا کے دشت میں
ایک سا لگتا ہے اکبر اور اصغر کا مزاج

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

ہوگی اوروں کے لئے دولت و ثروت کافی
ہے مرے واسطے بس شہ کی محبت کافی

ہم حسینی ہیں ہمیں فکرِ جناں کیوں کر ہو
ہے ہمارے لئے زہراؑ کی ضمانت کافی

وقت آئے تو گلا بھی ہے کٹانا ہم کو
صرف اشکوں سے نہ سمجھو ہوئی نصرت کافی

سر نہ سجدے سے اٹھے خود سے، اٹھایا جائے
ہو اگر ایسی عبادت تو عبادت کافی

حوصلے گود کے پالوں کو بناتے ہیں جری
فوجِ بزدل پہ ہے اصغر کی شجاعت کافی

اب سرِ شاہ سے سرمایۂ نور امنڈے گا
کرلی ظلمت نے جہالت کی تجارت کافی

Presented By: Jafrilibrary.com

جرأتِ بنتِ علیؑ نے کیا پسپا ورنہ
اپنی کر رکھی تھی باطل نے حفاظت کافی

شاہ کے غم کو عقیدت سے مناؤ لوگو
یاں غمِ شاہ میں ہوتی ہے سیاست کافی

صاف جنت میں نظر آتے ہیں تعمیر مکاں
بڑھ گئی ذکرِ شہِ دیں سے بصارت کافی

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

جہاں عشقِ غمِ سرور کی چنگاری نہیں دیکھی
وہاں دیکھی ہے کم ظرفی پہ خودداری نہیں دیکھی

وہ آ کر کربلا میں تیورِ عباس کو دیکھے
علیؑ کی جس نے خیبر میں علمداری نہیں دیکھی

سفر لمحوں میں حر نے طے کیا دوزخ سے جنت کا
کسی نے یوں کسی کی تیز رفتاری نہیں دیکھی

مقابل اسلحوں کے اک تبسم کی ادا لانا
محاذِ جنگ پر ایسی سمجھداری نہیں دیکھی

ہے دربارِ یزیدی اور زینب آپ کا قبضہ
بندھے ہاتھوں میں یہ جرأت یہ مختاری نہیں دیکھی

نشاں جنت کے دیوانہ بنا کر بیچ دیتا ہے
زمیں پر خلد کی ایسی خریداری نہیں دیکھی

Presented By: Jafrilibrary.com

سجایا رات بھر ماؤں نے اپنے نو نہالوں کو
گلا اس طرح کٹوانے کی تیاری نہیں دیکھی

شہِ دیں ہر قدم پر لڑ کھڑاتے ہیں سنبھلتے ہیں
جواں بیٹے کی میت اس قدر بھاری نہیں دیکھی

☆☆☆

قطعہ

جرآت حق و صداقت دل میں جو رکھتا نہیں
اس کو مردوں میں گنا جائے گا وہ زندہ نہیں

اشک بو کر دیکھئے رومال زہرا میں ذرا
پھر ہمیں بتلائیے کیسے گہر اگتا نہیں

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

بس اسی صورت سے ہے اسلام سرور کے بغیر
جس طرح سے ہو اذاں اللہ اکبر کے بغیر

گر علی اصغر کے جیسا ہو مجاہد ساتھ میں
معرکہ ہوتا ہے سر شمشیر و خنجر کے بغیر

جانتے ہیں میرے مقصد کو جلا بخشے گی یہ
کربلا شہ جا نہیں سکتے ہیں خواہر کے بغیر

اس قدر مضبوط ہے باطل کی قوت شام میں
وہ بکھر سکتی نہیں زینب کی ٹھوکر کے بغیر

زندگی کی اس علامت پر ہے دنیا حیرتی
جسم دیتے ہیں صدا حالانکہ ہیں سر کے بغیر

مرضئ خالق تھی ورنہ زخم پہنچانا تو کیا
ہل نہیں سکتا تھا خنجر اذنِ سرور کے بغیر

Presented By: Jafrilibrary.com

روضۂ سبطِ پیمبر کو تصور میں کبھی
ہم تو لاتے ہی نہیں اشکوں کی چادر کے بغیر

ہے ہمارے پاس سرمایہ غمِ شبیر کا
آپ جائیں حشر میں اشکوں کے گوہر کے بغیر

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

سلام

پروردہ ہیں ہم لوگ جو تہذیب عزا کے
کردار میں ہوں رنگ نہ کیوں کرب و بلا کے

مایوس پلٹتا ہی نہیں کوئی بھی آ کے
ہیں باب کھلے دستِ بریدہ کی عطا کے

سرمایۂ دنیا ہو کہ سرمایۂ ہستی
خوش ہوتے ہیں ہم لوگ غم شہ پہ لٹا کے

حر تیرے مقدر کو مقدر کی سلامی
شبیر لگاتے ہیں گلے پاس بلا کے

اب اس سے بڑی فتح کی کیا ہوگی نشانی
خود چلتا ہے قاتل سر شبیر اٹھا کے

باطل کا گلا اس کے ہی دربار میں کاٹا
سجاد نے خطبات کی شمشیر چلا کے

Presented By: Jafrilibrary.com

عباس میں حیدر کا ہر اک رنگ ملے گا
تصویر سے دیکھو ذرا تصویر ملا کے

عباس کو آقائیت شہ کا ہے احساس
یہ ساتھ تو چلتے ہیں مگر سر کو جھکا کے

لب تشنہ ہی سقائے سکینہ پلٹ آیا
بہتے ہوئے پانی کو نگاہوں سے گرا کے

ملتا ہے سکوں زخم دل بنت نبی کو
اشک غم شبیر کے مرہم کو لگا کے

قربان ہوئی خاکِ نجف ،خاکِ مدینہ
دیکھے جو شرف حق سے عطا خاکِ شفا کے

شہزادیٔ کونین کو مہمان بلاؤ
فرش غم شہ اپنے مکانوں میں بچھا کے

یہ مشک و علم دیکھ کے محسوس ہے ہوتا
لپٹی ہوئی سینے سے سکینہ ہے چچا کے

Presented By: Jafrilibrary.com

محشر میں مرے سامنے تقدیر نے میری
اشکوں کے گہر رکھ دیے رومال سے لا کے

کاندھے پہ نہیں ہے یہ قمرؑ مشکِ سکینہ
عباسؑ لئے جاتے ہیں دریا کو اٹھا کے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

فاطمہؑ ہر سمت غم ہے بس ترے شبیر کا
کس قدر پھیلا علاقہ ہے تری جاگیر کا

حرملائیت کے حق میں باعثِ ذلت بنا
تیر کھا کر مسکرانا اصغرِ بے شیر کا

صبحِ عاشورہ اذاں اکبر کو دینے دیجئے
ولولہ پھر دیکھئے گا نعرۂ تکبیر کا

جب کہ ہو تیغِ نظر کی زد میں افواجِ ستم
پھر سہارا کیوں علیؑ کا لال لے شمشیر کا

انقلاباتِ جہاں اُٹھتے ہیں سجدے کے لئے
سلسلہ یوں اُن سے ملتا ہے درِ شبیر کا

لہجۂ حیدر کی چادر اوڑھ کر زینب چلیں
فیصلہ ہو جائے گا اب ظلم کی تقدیر کا

Presented By: Jafrilibrary.com

فاطمہؑ کے ساتھ زینب کا تصور آگیا
تذکرہ میں کر رہا تھا چادرِ تطہیر کا

تا ابد باطل کے آگے دین جھک سکتا نہیں
دین کی رگ رگ میں شامل ہے لہو شبیر کا

☆☆☆

قطعہ

رسولِ پاک محمدؐ کے دل کا چین ہوں میں
علی و فاطمہ زہرا کا نورِ عین ہوں میں
نبی کی پشت مبارک سے نوکِ نیزہ تک
حسینؑ سب کو بتاتے رہے حسینؑ ہوں میں

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✸

گزرے حیات صورتِ حیدر خودی کے ساتھ
اور موت آئے شہ کی طرح زندگی کے ساتھ

سرور کے جو اصول سے پاتا ہے حوصلہ
رہتا ہے دو جہان میں وہ سروری کے ساتھ

فطرس کو جس ادا سے عطا بال و پر کئے
دیتا ابھی بھی ہے تو اسی سادگی کے ساتھ

سر کٹ گیا مگر نہ ہوئی ختم بندگی
انصاف کر رہا ہے کوئی بندگی کے ساتھ

یہ حوصلہ ہے حق کا کہ ہر حق شعار نے
تیغِ جفا گلے سے لگائی خوشی کے ساتھ

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

خود بخود حق کی ضیا سے آشنا ہونے لگا
جب درِ شہ سے جہاں کا سلسلہ ہونے لگا

آج پھر ہم کو حسینی حوصلہ درکار ہے
آج پھر باطل سے حق کا معرکہ ہونے لگا

تیرگی سے روشنی کی سمت نکلے جب قدم
خلد کا احساس حر کو جابجا ہونے لگا

کھینچتا ہے تیغ سے خط کون؟ سہمے ہیں لعیں
جنگ سے پہلے ہی مقتل میں یہ کیا ہونے لگا

پھر طبیعت نے کیا مجبور لکھنے کو حسینؑ
پھر قلم شاعر کا مصروفِ بکا ہونے لگا

Presented By: Jafrilibrary.com

وقت نے بھی رک کے ڈالی اک حقارت کی نظر
جب تبسم سے پشیماں حرملہ ہونے لگا

کربلا کی خاک کو خاکِ شفا کیوں کہہ نہ دیں
اس سے جب ہر اک مرض میں فائدہ ہونے لگا

اَے قمرؔ تم تو فقط سر کو جھکانے آئے تھے
اس درِ اقدس سے بن مانگے عطا ہونے لگا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

نورِ غمِ حسینؑ اگر ضوفشاں نہیں
سمجھو کہ پھر شعور میں حق کے نشاں نہیں

علم و عمل کی فکر کو اِس سے ہے آبرو
یہ ذکرِ کربلا ہے کوئی داستاں نہیں

پھر کیوں دہل رہی ہے سپاہِ یزیدِ شام
بے شیر کے تو ہاتھ میں تیر و کماں نہیں

زینب تمھاری حکمت و جرأت کے فیض سے
قربانیٔ حسینؑ ہوئی رائیگاں نہیں

بنتِ علی کی شعلہ بیانی کا معجزہ
جلتا ہے قصرِ ظلم پہ اُٹھتا دھواں نہیں

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

اپنا وجودِ کُل لئے محور کے سامنے
بیٹھا ہوا ہوں روضۂ سرور کے سامنے

قربانئ عظیم پہ راضی ہیں ہر طرح
سر شہ کا خم ہے مرضئ داور کے سامنے

دوزخ سے ہو رہا ہے سفر خلد تک کا طے
حر ملتجی ہے سبطِ پیمبر کے سامنے

اسلام تیرے واسطے زہرا کے لال نے
سوکھے گلے کو رکھ دیا خنجر کے سامنے

اندازہ ہوگیا اُسے اپنی شکست کا
جب آیا حرملہ، علی اصغر کے سامنے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

بزم تیری اس لئے بھی لائق اکرام ہے
اس جگہ پر خاص ہے کوئی نہ کوئی عام ہے

چھوڑ کر دنیا کی عشرت ہوں درِ آقا پہ میں
اضطرابی کیفیت پہلے تھی اب آرام ہے

تجھ کو لب کھولے زمانہ ہوگیا مولا مگر
نشر ہوتا آج تک گھر گھر ترا پیغام ہے

پائی ہے آغوشِ ذکرِ کربلا میں پرورش
کربلا کے راستے ہم کو ملا اسلام ہے

خوف کیونکر ہو ملوکیت کے حربوں کا مجھے
جسم پر میرے شہادت کا بندھا احرام ہے

نام پر معصوم کے کھولی تو ہے اک درس گاہ
درسِ قربانی مگر اُس میں برائے نام ہے

وقت کی تیار فہرستِ شہادت میں قمرؔ
مجھ کو یہ محسوس ہوتا ہے مرا بھی نام ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

میثمی لہجے میں حق کی عارفیت کے لئے
میں نے کھولی ہے زباں حیدر کی مدحت کے لئے

ہاں سناں کی نوک کی خاطر یہ سر مل جائے گا
ہاتھ مل جائے یہ ناممکن ہے بیعت کے لئے

زندگی بھر ہم غمِ شبیر میں روتے رہے
اور ہنسنا رکھ لیا روزِ شفاعت کے لئے

کی مشیت نے نظر تو پشتِ پیغمبر کے بعد
پشتِ زینب ہی ملی بارِ امامت کے لئے

فاطمہ نے چکّیاں پیسی تھیں دیں کے واسطے
ورنہ کیا حورانِ جنت کم تھیں خدمت کے لئے

Presented By: Jafrilibrary.com

کر کے ماتم یہ ہمارے گھر کے بچوں نے کہا
کیا سند کچھ اور دیں خوں کی طہارت کے لئے

دار پر جا کر نمازِ عشق ہو تب بات ہے
ورنہ ہر گھر میں مصلّے ہیں عبادت کے لئے

یہ مسلماں ظلم کرتے ہیں نبی کی آل پر
اور انھیں کے پاس آتے ہیں شفاعت کے لئے

وہ بھلا قربان ہوں گے کیا قمرؔ اسلام پر
جو مسلماں ہی ہوئے مالِ غنیمت کے لئے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

شبیریت کی فکر میں پیکر جو ڈھل گیا
پھر زاویہ حیات کا میری بدل گیا

دنیا کی نعمتیں اُسے روکا تو کیں مگر
حر خیمۂ شکست سے باہر نکل گیا

ہونٹوں پہ اپنے ناوکِ تشنہ لبی رکھے
اصغر بھی جنگ کرنے کی خاطر مچل گیا

ظالم سمجھ رہا تھا کہ خیمے جلا دیئے
لیکن یہ کیا کہ خرمن باطل ہی جل گیا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

قربانیوں کے ہاتھ سمجھ دار بک گئے
غفلت زدہ پڑے رہے بیدار بک گئے

اقرارِ زعمِ بیعتِ فاسق کا دور تھا
شہ کے سوا ہر ایک کے انکار بک گئے

لیکن عزائے شہ کو لگائے رہے گلے
ایسا بھی وقت آیا کہ گھر بار بک گئے

فتوے یزیدیت کی طرف داریوں کے ہیں
محسوس ہو رہا ہے قلم کار بک گئے

سرمایۂ حیات تو بیچا کئے مگر
کوئی نہ کہہ سکا کہ عزادار بک گئے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

عجب روش ہے زمانے کی رہ نما کے بغیر
سبق حیات کا لیتے ہیں کربلا کے بغیر

حسینؑ فہمی ہے نا ممکنات میں شامل
نکاتِ فاطمہ، عرفانِ مصطفیٰ کے بغیر

اِسی کو کہتے ہیں معراج آدمیت کی
گلا کٹا دیا سرور نے بد دعا کے بغیر

سرِ حسینؑ سے ظاہر نہ کیوں شعاعیں ہوں
رہا ہے مہرِ مبیں بھی کبھی ضیا کے بغیر

کہا یہ جرأت زینب نے غیر ممکن ہے
شکستِ زعمِ ستم نطقِ مرتضیٰ کے بغیر

وہ دیکھو ساتھ میں زنجیر لائے ہیں سجاد
یزید بچ نہیں سکتا ہے اب سزا کے بغیر

Presented By: Jafrilibrary.com

حسینؑ پوچھتے ہیں آج بھی بتا قرآں
کوئی عمل ہے مرا مرضئ خدا کے بغیر

اداس اداس ہے مقتل میں استغاثۂ شاہ
اَے بے زباں تری لبیک کی صدا کے بغیر

ہلاک ہو گئے اک پل میں طالبِ بیعت
چلا جو ناوکِ انکارِ شہ خطا کے بغیر

کرو حسینؑ کو شامل حیات میں ورنہ
''نفس ندامتِ ہستی ہے کربلا کے بغیر''

ہماری فہم نمائی کو شمعِ عصمت ہے
کبھی رہے ہی نہیں ہم تو حق نما کے بغیر

میں کیسے مان لوں اُن میں بھی ہے نمودِ وفا
پلے ہیں پرچم غازی کی جو ہوا کے بغیر

جہاں کو منزلِ عرفان و آگہی نہ ملی
حسینؑ ابن علیؑ تیرے نقشِ پا کے بغیر

Presented By: Jafrilibrary.com

کتابِ جود و سخا کی نہ ہو سکی تشریح
کسی بھی طور سے تفسیرِ ہل اتیٰ کے بغیر

حجاب بن گیا خود بڑھ کے لہجۂ حیدر
ہوئیں جو زینب خستہ جگر ردا کے بغیر

حسینؑ جیسا ہے محسن، خدا کا شکر قمرؔ
وہ غم کریں کہ جو ہیں درد آشنا کے بغیر

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

سلام

خود کو عباس جری نے شہ پہ فدیہ کر دیا
دین کا پرچم کٹے ہاتھوں سے اونچا کر دیا

تیری حیدر ایک ٹھوکر میں نہاں دو معجزے
پہلے مردہ اور پھر مردے کو زندہ کر دیا

وزن میں بالکل برابر ہوں گے جا کر دیکھ لو
جسم مرحب مرتضیٰ نے آدھا آدھا کر دیا

کانپتا مقتل میں دست حرملہ آیا نظر
فوج پر ہنس کر یہ کس بچے نے حملہ کر دیا

اب تمازت ظلم کے سورج کی ہو گی بے اثر
دین حق پر چادرِ زینب نے سایہ کر دیا

Presented By: Jafrilibrary.com

خطبۂ زینب سے ڈر کر خود بہ خود تاریخ نے
سامنے ہر ایک کے باطل کا چہرہ کر دیا

چہرۂ حیدر نظر آئے نہ کیوں کر صاف صاف
'اشک غم نے قبر کے اندر اجالا کر دیا'

اپنی پلکوں پر سجانے کے لئے آنسو قمرؔ
جس جگہ بیٹھے غم سرور کا چرچہ کر دیا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

دیارِ فکر میں الفاظ سر جھکاتے ہیں
تمہاری مدح میں جب ہم قلم اٹھاتے ہیں

بیادِ تشنہ لباں اشک جو بہاتے ہیں
انہیں کو حشر میں کوثر کے جام آتے ہیں

تو اُس مقام پہ کرتا ہے شکر کا سجدہ
پیمبروں کے جہاں پاؤں تھر تھراتے ہیں

حیات بخشتے ہیں مقصدِ حسینی کو
تمہارے پاؤں کے چھالے جو پھوٹ جاتے ہیں

مدینے آگئی لو قتل حرملہ کی خبر
امامِ سیدِ سجاد مسکراتے ہیں

جو انقلاب کا رکھتے ہیں حوصلہ دل میں
تمہارے نقشِ قدم پر جبیں جھکاتے ہیں

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

کفر کی زنجیرِ ظلم و جور میں جکڑا ہے وہ
خوشبوئے حق بن کے ہر جانب مگر بکھرا ہے وہ

ہر طرف مقتل میں بکھری میتوں کے درمیاں
رکھ کے سر سجدے میں دیکھو سرخرو ہوتا ہے وہ

جرأتِ عابد کا یہ اعلاں سرِ دربار ہے
جو مقابل حق کے آ جاتا ہے گھبراتا ہے وہ

زعمِ شاہی دم بخود کیوں دے نہ اس کو راستہ
قید ہے، آزاد کی صورت مگر چلتا ہے وہ

وقت نے عابد کے بارے میں خبر باطل کو دی
تجھ تلک مقصد کچلنے تیرا آ پہنچا ہے وہ

اس لئے عابد کو لکھا عکس خلق مصطفیٰ
بھائی کے قاتل کو بھی سیراب کر دیتا ہے وہ

Presented By: Jafrilibrary.com

سجدۂ خالق، مشقت، شہ کا غم، کُل کی مدد
جانے کب ہے جاگتا اور جانے کب سوتا ہے وہ

دے کے فکرِ آدمیت کو دعاؤں کا سبق
علم کی اُلجھی ہوئی گرہوں کو سلجھاتا ہے وہ

جس کو کہتے ہیں قمرِ عباس وہ ہے عابدی
اپنے شجرے پر اسی خاطر تو اتراتا ہے وہ

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

واہ رے صنعت گریٔ حق کہ اک قطرہ بنا
پھر وہ لمسِ سیدِ سجاد سے دریا بنا

سجدۂ سجاد کے صدقے میں آئی پختگی
اس سے پہلے ظرفِ انساں مدتوں ٹوٹا بنا

حاکمِ شامی کا تب دربار میں چہرہ بنا
ایک قیدی کے لئے جب خود بخود رستہ بنا

ہل گئی بنیادِ بیعت، ہل گیا تختِ ستم
انقلاب آثار مولا آپ کا خطبہ بنا

کعبۂ عرفانِ حق کو اُس گھڑی منزل ملی
نقشِ پائے سیدِ سجاد جب قبلہ بنا

Presented By: Jafrilibrary.com

تھا سوا نیزے پہ سورج پھر بھی حاصل تھا سکوں
عشقِ عابد حشر کے ہنگام میں سایہ بنا

نور کے چودہ منارے گل کی صورت آ گئے
عرش کا اس فرش پر کیا خوب گل دستہ بنا

اُس میں پھر عصمت کے جلوے تجھ کو آئیں گے نظر
اَے قمرؔ پہلے تو اپنے دل کو آئینہ بنا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✲

مقابل اب ہیں صلح و آشتی، امن و اماں والے
قدم پیچھے ہٹا لیں خود بخود تیر و کماں والے

بظاہر قیدی و مظلوم ہیں پر اَے جفا کارو
کریں گے فتح میداں اب یہی آہ و فغاں والے

سرِ دربار خطبے کا ترے عابد اثر یہ تھا
وہ سب چپ ہو گئے کہتے تھے جو ہم ہیں زباں والے

عبادت کا مزہ کیا ہے عقیدت کس کو کہتے ہیں
یہ سب باتیں وہ کیا جانیں جو ہیں سود و زیاں والے

وگرنہ یوں چمک پانا تو اُن کا غیر ممکن تھا
تری خاکِ کفِ پا سے ہیں مس یہ کہکشاں والے

اُدھر سجدے میں رکھے ہے جبین ناز تو اپنی
اِدھر قدموں پہ سر رکھے ہیں تیرے آسماں والے

Presented By: Jafrilibrary.com

یہ تیرا ظرف تھا خدمت جو تو نے لی نہیں اُن کی
وگرنہ ہر گھڑی موجود تھے باغِ جناں والے

ہے یثرب گر ترے نقشِ قدم سے آشنا تو کیا
تخیّل میں تجھے رکھتے ہیں ہم ہندوستاں والے

شعورِ بندگی تجھ سے ہے وابستہ اسی خاطر
”دعاؤں کا سلیقہ تجھ سے سیکھیں یہ جہاں والے“

مری کٹیا میں رونق مدحتِ عابد کے باعث ہے
قمرؔ اس بات کو سمجھیں گے کیا اونچے مکاں والے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

حکمتِ فرعونیت پر، فطرتِ شداد پر
وار ہے مظلومیت کا ظلم کی بنیاد پر

ٹکڑے ٹکڑے آہنی زنجیر ہو کر رہ گئی
موم کا ہوتا ہے اس صورت اثر فولاد پر

طوق و زنجیر و سلاسل کا نہیں ہے کوئی وزن
مقصدِ شبیریت کا وزن ہے سجاد پر

خطبۂ سجاد کی شمشیر کا دیکھو اثر
زخم ہیں ابھرے ہوئے جسمِ ستم ایجاد پر

جانتی ہے یہ حکومت انقلاب آجائے گا
اس لئے پہرے پہ پہرہ ہے تری فریاد پر

جرأتِ عابد نے پوچھا یہ یزیدی جبر سے
قید اہلبیت کو رکھا ہے کس بنیاد پر

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

اَے خوشا عکسِ جمالِ عابدِ خوش تر ملا
جیسے میری پتلیوں کو طور کا منظر ملا

پا گیا قسمت سے لمسِ سیدِ سجاد جب
زیورِ علم و عمل کو تب کہیں جوہر ملا

کاروانِ مقصدِ سرور کا تو سالار ہے
ذات سے تیری حسینی عزم کو محور ملا

سہ نہ پایا صبر و استقلال کی وہ چوٹ کو
کند ہر اک گام پر ظالم ترا خنجر ملا

آبلہ پائی میں تیری معرکہ آرائیاں
ہر طرف پسپا نفاق و کفر کا لشکر ملا

خطبۂ حق سے کیا پسپا غرورِ کفر کو
وارثِ منبر کو جب دربار میں منبر ملا

بھائی کے قاتل کو بھی، کیوں کر نہ دے سیراب تُو
ہے ترے کردار سے کردارِ پیغمبر ملا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

حلقے میں مشکلوں کے سجادِ ناتواں ہے
لیکن یزیدیت کا چہرا دھواں دھواں ہے

ہے ساتھ غم کا ناوک جذبات کی کماں ہے
نکلا محاذِ حق پر یوں ایک ناتواں ہے

اک ناتواں کی ٹھوکر اور عالمی حکومت
عابد کی جرأتوں پر حیرت زدہ جہاں ہے

پامال زعمِ باطل کرنے کے بعد دیکھو
یہ کاروانِ عابد اب تک رواں دواں ہے

عابد کی حق کلامی رہنے دے یوں ہی جاری
قوت پہ اپنی باطل تجھ کو اگر گماں ہے

یہ بد زبان باطل، خود بھی سمجھ نہ پایا
عابد نے اس کے منہ سے کب کھینچ لی زباں ہے

لو دے رہا ہے کس کا عزم و ثبات رن میں
سجدے میں کون بکھری لاشوں کے درمیاں ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

مضمحل ذہنوں کو امدادِ امامت مل گئی
پڑھ لیا تیرا صحیفہ اور ہدایت مل گئی

کہہ رہا ہے تیرے در پر یہ فرشتوں کا ہجوم
سرحدوں کو توڑ کر جنت سے جنت مل گئی

ہاتھ کے دھوون سے حاصل گوہروں کے ساتھ ساتھ
صبر و استقلال کی ہم سب کو دولت مل گئی

سیدِ سجاد تیری منقبت کے ذیل میں
جابجا قرآن میں لکھی عبارت مل گئی

کربلا کے حشر منظر روز و شب کے درمیاں
سیدِ سجاد کو سجدوں کی مہلت مل گئی

Presented By: Jafrilibrary.com

پابرہنہ کی ہے اک قیدی نے ایسی رہبری
کاروانِ حق کو منزل کی بشارت مل گئی

پوچھتا ہے عزمِ عابد یہ یزیدی جبر سے
شہ کا سر تو مل گیا کیا تجھ کو بیعت مل گئی

خطبۂ سجاد کو روکا گیا دے کر اذاں
اب تو باطل کی حقیقت سے حقیقت مل گئی

کربلا ہم تک پہنچ پاتی نہ شکلِ اصل میں
پاؤں کے چھالوں کے صدقے میں یہ نعمت مل گئی

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

نرمی کا ستمگر جو طرف دار نہیں ہے
سجاد بھی جھک جانے کو تیار نہیں ہے

عابد ترے نزدیک جفاکاریِٔ باطل
ایسی ہے چھری جس میں کوئی دھار نہیں ہے

تھکتے ہیں قدم اور نہ جھکتی ہے یہ گردن
کیا طوق و سلاسل کا کوئی بھار نہیں ہے

مظلوم کا کل کوئی نہ تھا مونس و یاور
ظالم کا کوئی آج طرف دار نہیں ہے

دہلا سا نظر آتا ہے کیوں زعمِ یزیدی
اس وقت تو زنجیر کی جھنکار نہیں ہے

مریم کے پسر لمس بدن کے لئے آؤ
"یہ کُل کا مسیحا ہے یہ بیمار نہیں ہے"

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

یہ حقیقت نشر کی ہے سُرخیِ اخبار نے
خنجروں کو کند کر ڈالا لہو کی دھار نے

حوصلوں کو پست کر ڈالا یزید شام کے
قوتِ تشنہ دہانی، جرأتِ گفتار نے

جانب منبر قدم سجاد کے بڑھنے لگے
اپنے حق کو لے لیا یوں بڑھ کے خود حقدار نے

بیڑیاں خود کامرانی کی ضمانت بن گئیں
فتح کا اعلان کیا زنجیر کی جھنکار نے

پاؤں کے چھالوں نے، زنجیروں نے منت کی بہت
قافلہ لیکن نہ روکا قافلہ سالار نے

Presented By: Jafrilibrary.com

ہے نگاہِ عیسیٰؑ مریم اُسی کے رخ پہ آج
کی مسیحائی زمانے بھر کی جس بیمار نے

قیدیوں کو دھوپ سے راحت میسر ہو سکے
اپنا سایہ کر دیا بڑھ کر در و دیوار نے

اسلحوں کے شور کی کیا حیثیت تاریخ میں
جنگ کی ہے اصل میں کردار سے کردار نے

نوکِ نیزہ سے قمرؔ سرور کا سر ہے دیکھتا
کھائیں کتنی ٹھوکریں میرے دُرِ شہوار نے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✻

صبر کی قوت سے پسپا سارا لشکر ہوگیا
زندگی پائی گلوں نے قتل خنجر ہوگیا

جادۂ عرفانِ عابد سے معطر ہوگیا
قطرۂ جاں ایک ساعت میں سمندر ہوگیا

وارثِ عزمِ حسینی تیری حکمت کے سبب
تذکرہ مظلومئ سرور کا گھر گھر ہوگیا

خطبۂ حق کے لئے عابد کے بڑھتے ہیں قدم
اپنی خوش بختی پہ نازاں آج منبر ہوگیا

کٹ گئے منصوبۂ باطل کے بال و پر تمام
خطبۂ سجاد کا ہر لفظ خنجر ہوگیا

بولے عابد تجھ میں ہے ظالم لہو بدکار کا
کیسے تو آلِ پیمبر کے برابر ہوگیا

بارگاہِ حق سے لفظوں کو اجازت مل گئی
مدحتِ سجاد کا موقع میسر ہوگیا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

یہ خاکِ کف پائے شہِ کون و مکاں ہے
حیرت سے نظر جس پہ کئے کاہکشاں ہے

اَے فاتحِ دربارِ یزیدِ ستم آرا
چہرہ تری حکمت سے مخالف کا دھواں ہے

ہے طور کے جلوے کی جھلک اس سے نمایاں
پیشانیٔ عابدؑ پہ جو سجدے کا نشاں ہے

کیوں ڈھونڈھتے ہو رازِ وجودِ گہر و لعل
سجاد کے ہاتھوں کے یہ دھوون میں نہاں ہے

باطل کے تشدد کی کمر ٹوٹ رہی ہے
پر حوصلۂ سید سجاد جواں ہے

باطل کے سر و تن میں جدائی ہے یقینی
سجاد کے خطبات کی شمشیر رواں ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

ورنہ ثنا کی خاطر تھے لفظ ناتواں سے
مجھ کو ملی ہے قوت قرآں کی زباں سے

نورِ امامِ عابد گزرا جہاں جہاں سے
کرنیں شعورِ حق کی پھوٹیں وہاں وہاں سے

کُل کاوشوں کے تحفے لے کر گروہِ مرسل
آ آ کے مل رہے ہیں عابد کے کارواں سے

لمس بدن ملا ہے سجادِ ناتواں کا
ذرے نظر ملائیں کیوں کر نہ کہکشاں سے

یہ انقلاب دیکھو جو ہے اذاں مخالف
خود کو بچا رہا ہے بے وقت کی اذاں سے

ذہنوں میں ہو رہا ہے اک انقلاب برپا
سن سن کے خطبۂ حق سجاد کی زباں سے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

لے کے تاریخی حوالے با ہنر اُستاد سے
تجھ کو سمجھا جائے گا قرآن کی امداد سے

سید سجاد سے ہے سرخرو شبیریت
ہے یزیدیت پشیماں اپنی ہی اولاد سے

کیوں بھلا خنجر چلا کر بھی نہ دے پایا تو موت
پوچھتی ہے شہ رگِ گردن یہی جلاد سے

کیا ہوا کیوں مضطرب رہتا ہے، سوتا کیوں نہیں
شکر کے سجدوں نے یہ پوچھا ستم ایجاد سے

دُوریاں عصمت سے جانے ہی نہیں دیتی نجف
حضرتِ واعظ پلٹ آتے ہیں بس بغداد سے

عہدِ طفلی سے ہی سجدے کا ہو پیدا ذوق و شوق
کیجئے کردار سازی صاحبوں بنیاد سے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

قصرِ منصوبۂ شرگیر کو ڈھا دیتا ہے
کیسا قیدی ہے حکومت کو ہلا دیتا ہے

ہاتھ ہوں لاکھ بندھے شعلہ بیانی سے مگر
خرمن ظلم و تشدّد کو جلا دیتا ہے

طوق و زنجیر کی جھنکار سے ہم نامِ علیؑ
زلزلہ سلطنتِ ظلم میں لا دیتا ہے

عزمِ سجادِ حزیں، جرأتِ زینب کے سبب
گھر میں ظالم کے عزاخانہ بنا دیتا ہے

شامِ غم لاکھ الم ڈھائے مگر یہ عابد
سجدۂ شکر میں سر اپنا جھکا دیتا ہے

تیرا کردار ہے سجاد وہ آئینۂ حق
زندہ رہنے کا سلیقہ جو سکھا دیتا ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

جب بھی کرتے ہیں صحیفے کی تلاوت تیرے
تیرا لہجہ ہمیں قرآں کا مزہ دیتا ہے

ترا اندازِ عبادت، ترا اندازِ دعا
روح کو عشقِ حقیقی کی غذا دیتا ہے

کیوں نہ ہم ان کے وسیلے سے دعائیں مانگیں
جن کے صدقے میں زمانے کو خدا دیتا ہے

جب قمرؔ عابدی تو کرتا ہے عابدؑ کی ثنا
تب ترا جد تجھے خوش ہو کے دعا دیتا ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

مدح میں کرنے لگا باقرؑ کے جب عنوان سے
خود بخود مجھ کو مدد ملنے لگی قرآن سے

حضرتِ باقرؑ کے میں اوصاف کیا لکھوں کہ جب
یہ رقم ہو ہی نہیں سکتے کسی انسان سے

حضرتِ باقرؑ کی حاصل رہبری کیا ہوگئی
راستے لگنے لگے حق کے بہت آسان سے

باندھ کر تعویذِ حق بازو پہ باقرؑ نام کا
بے خطر ٹکرا گیا میں ظلم کے طوفان سے

فلسفہ باقرؑ کی حکمت کا بیاں کرتا ہوں میں
قربتیں باقی رہیں انسان کی انسان سے

نورِ باقرؑ سے منور کُل زمانہ ہو گیا
آگئے باقرؑ جہاں میں مصطفیٰ کی شان سے

Presented By: Jafrilibrary.com

علم باقرؑ کے دیے کی پھیلنے تو دو ضیا
آئیں گی حق کی صدائیں کفر کے ایوان سے

خلد کے در پر قمؔر تعظیم ہونی چاہیے
ہوں غلامِ حضرت باقرؑ کہو رضوان سے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

صادق کی صداقت پھر رنگ لائے یہ حاجت ہے
پھر جامِ ستم چھن سے ٹوٹے یہ ضرورت ہے

منبر ہے پیمبر کا اور ذکر ہے صادق کا
آجائیں دبستاں سب ہر فکر کو دعوت ہے

اسلام کے چولے میں پھر شر نے اٹھایا سر
پھر دین کو صادق سے رہبر کی ضرورت ہے

صادق کی صداقت کی ضوباریاں تابندہ
باطل ترے حربوں پر ہر دور کی لعنت ہے

زہرا کے گلستاں میں کھلنا گل صادق کا
اسلام ترے حق میں پیغامِ مسرت ہے

قرطاسِ مشیت پر جو حرفِ جلی ابھرا
وہ جلوۂ صادق ہے یا نور کی آیت ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

اَے ظلمتِ شب تیرا ہے مٹنا یقینی اب
بکھرائے ضیا اپنی خورشیدِ امامت ہے

ہے صبر و تحمل کے ہمراہ صداقت بھی
ہر رنگ کے گل رکھے گلدستۂ عصمت ہے

عرفانِ امامت کو اَے صادقِ حق تیری
گر خاکِ کفِ پا بھی مل جائے تو قسمت ہے

قرآں میں خالق نے کی جس کی ثنا خوانی
میں مدح کروں اس کی کیا میری یہ ہمت ہے؟

صادقؑ کی صداقت کا گر تم نے بھرم رکھا
تو سمجھو قمرؔ تم کو جنت کی بشارت ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

رفعتِ کاظمِ حق گیر اذاں کہتی ہے
سجدۂ شکر کی تاثیر اذاں کہتی ہے

قید خانے سے متانت کی شعاعیں پھوٹیں
فکرِ سنجیدہ کی شمشیر اذاں کہتی ہے

فخرِ موسیٰ کی تجلی سے ہوں موسیٰ ہشیار
جلوۂ طور کی تفسیر اذاں کہتی ہے

کاظمِ حق کی اذانِ ابدی پر قرباں
پیش خواں ہونے کو تکبیر اذاں کہتی ہے

قید خانے کی طرف ذہن رسا ہے مبذول
قید سے علم کی تنویر اذاں کہتی ہے

آؤ کاظمؑ کے قدم چوم لو، حکمت والو
علمِ لولاک کی جاگیر اذاں کہتی ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

چلئے چلئے کہ شرف خدمتِ کاظمؑ کا ملا
حور و غلمان کی توقیر اذاں کہتی ہے

آؤ ہے وقت سنبھلنے کا اَے زعمِ باطل
ہوکے حق آگہی تشہیر اذاں کہتی ہے

ایک دن روضۂ کاظمؑ کی زیارت ہوگی
خوابِ خوش بخت کی تعبیر اذاں کہتی ہے

اک مصلے پہ عبادت کے ہیں چودہ معصوم
با شرف آیۂ تطہیر اذاں کہتی ہے

لمس جسمِ شہ تکبیر و اقامت کا اثر
"مرحبا پاؤں کی زنجیر اذاں کہتی ہے"

مدح کاظمؑ کے مصلے پہ قمرؔ کا ہے قلم
خونِ دل سے لکھی تحریر اذاں کہتی ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

صدیوں سے اہلِ فکر کھڑے ہیں قطار میں
تیری فضیلتیں ہیں مگر کب شمار میں

جس کو نصیب شاہِ خراساں کا پاس ہو
پہچان لے گا اس کو زمانہ ہزار میں

فیضِ رضا سے راہ گزر سے گزر گیا
غم دو جہاں کے بیٹھے رہے انتظار میں

دیں گے فریب کیسے مناظر نفاق کے
روضہ رضاؑ کا ہے نگہِ ہوشیار میں

سردارِ کائنات اَے پیغمبرِ خدا
تیرے ہیں کل صفات ترے ورثہ دار میں

مدّت ہوئی چکھی تھی شرابِ ولائے حق
اب تک مزاجِ عارفیت ہے خمار میں

کرتے رہو رضاؑ کی ثنا دل سے اَے قمرؔ
ہوتا رہے گا یوں ہی اضافہ وقار میں

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

شانِ تقیؑ میں جب بھی قصیدہ لکھا گیا
محبوبِ کردگار تلک سلسلہ گیا

اس کا تقیؑ ہے نام جو بندش کے باوجود
ذہنوں پہ اپنے علم کا سکہ جما گیا

تحریرِ حق شناس پہ کی ہم نے جب نظر
دینِ خدا کا تجھ کو مسیحا لکھا گیا

حقانیت کی شمع وہاں جگمگا اٹھی
مولا تقیؑ کا نام جہاں بھی لیا گیا

منزل مجھے نصیب یہ عز و شرف ہوئی
میں بس نشانِ پائے تقیؑ چومتا گیا

قولِ تقیؑ کے ذیل میں جب بھی اٹھا قلم
قرآں کی آیتوں کا حوالہ دیا گیا

مانگا قمؔر خدا سے تھا اپنی بساط بھر
صدقے تقیؑ کے حد سے زیادہ میں پا گیا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

کوثر سے سلسبیل سے رشتہ نقیؑ کا ہے
یہ کائنات کیا ہے یہ صدقہ نقیؑ کا ہے

کردار، علم و حلم، بزرگی وہی انا
ہے مصطفیٰ کا یا کہ سراپا نقیؑ کا ہے

کیوں کر نہ مسکرائیں مصیبت کے دور میں
ایثار و صبر و ضبط پہ تکیہ نقیؑ کا ہے

جس سے تمام فکر کے گوشوں کو ہے حیات
حکمت کا، علم کا وہ ادارہ نقیؑ کا ہے

ظلمت کدے میں حق کی ضیاء کی محافظت
کُل وقت امتحان میں گزرا نقیؑ کا ہے

مظلومیت کی تیغ پہ صیقل ہیں کر رہے
ظالم شکست کھائے ارادہ نقیؑ کا ہے

عکس ضیاء سے جس کی، ستارے چمک اٹھے
چومو قمرؔ وہ نقشِ کفِ پا نقیؑ کا ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

نور افشاں اب بھی ہے رُشد و ہدایت کا چراغ
کیا جفا پرور بجھا پائیں گے عصمت کا چراغ

ختم ہوں گی نفرتیں آؤ تو اِس در کے قریب
جل اٹھے گا قلب میں حق کی محبت کا چراغ

ہم کبھی گمراہ راہوں پر بھٹک سکتے نہیں
ہم کو ہے ہر دور میں حاصل قیادت کا چراغ

کچھ کو گھر روشن تھا کرنا کچھ کو اپنی آخرت
چُن لیا ہر ایک نے اپنی ضرورت کا چراغ

رکھ کے سر مولا ترے قدموں پہ فطرت کے خلاف
ہے درندوں نے جلایا آدمیت کا چراغ

محفلِ عصمت میں آؤ تو خلوصِ دل کے ساتھ
جل نہیں سکتا یہاں ہرگز سیاست کا چراغ

قبر میں میری اندھیرا ہو نہیں سکتا قمرؔ
قبر میں جلتا رہے گا مدحِ عصمت کا چراغ

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

نہ اب کوئی بھی یہاں گمرہی کی بات کرو
کرو تو رہبریؑ عسکری کی بات کرو

کبھی غلامِ حسن عسکریؑ نہیں مرتے
ہمارے ساتھ رہو زندگی کی بات کرو

جو چاہتے ہو کہ حاصل نجات ہو جائے
درِ امام سے وابستگی کی بات کرو

یہاں نمائش دنیا کی کیا حقیقت ہے
یہاں پہ آؤ تو بس سادگی کی بات کرو

جھکانے جب درِ مولا پہ سر انا آئی
جنوں پکارا نہ اب خود سری کی بات کرو

Presented By: Jafrilibrary.com

وہ جس کی ذات پہ مرکوز آدمیت ہے
زمانے والو اسی آدمی کی بات کرو

بنامِ آدمیت وحشیوں کا چرچا ہے
برائے آدمیت عسکریؑ کی بات کرو

وہ جس کی ذات ہے محور خدا کے لشکر کا
وہ کہہ رہا ہے کہ بس آشتی کی بات کرو

عمل سے ہاتھ ہیں خالی گناہ گار بھی ہیں
حضورِ عسکریؑ شرمندگی کی بات کرو

بہشت میں جو میں مداحِ عسکریؑ پہنچا
ملک پکارے قمؔر عابدی کی بات کرو

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

صد افتخار محمدؐ کا ورثہ دار آیا
جو ذمہ دار تھا اس گھر میں ذمہ دار آیا

فروغِ حق کے لئے وقت سازگار آیا
چڑھا نفاق کا دریا جو تو اتار آیا

تمہارے عشق نے توڑا غرورِ ذات کا جام
تمہاری مدح کے صدقے میں انکسار آیا

تمہاری ذات کا خاکہ جو حق کو کھینچنا تھا
خوشی میں جھومتا خود کلکِ کردگار آیا

ہوے جو طوق و سلاسل میں شکر کے سجدے
نقوشِ صبر و تحمل پہ پھر ابھار آیا

Presented By: Jafrilibrary.com

تمہارے صلب سے گزرا ہے نورِ قائم حق
تمہاری وجہ سے ہی وجہِ انتظار آیا

تمہاری گود میں قائم نے جب تلاوت کی
دلِ مشیت یزداں کو تب قرار آیا

بلا سے کہتے رہیں لوگ آگیا ہے بہشت
مگر میں سمجھا کہ آقا ترا دیار آیا

پناہ مانگے نہ کیوں فوجِ ظلم و جور قمرؔ
"سپاہِ امن و اماں کا سپاہ دار آیا"

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

وارث علم و شعور و آگہی آنے کو ہے
یا یہ کہیئے پھر سے دورِ آشتی آنے کو ہے

پھر سے نظارہ دکھائی دے گا موسیٰ طور کا
نرجسی آنچل سے چھن کر روشنی آنے کو ہے

میزبانی کے لئے کیوں آنہ جائے عمرِ خضر
حشر تک کی آبروئے دوستی آنے کو ہے

صورتِ ذی چشمِ نرجس، ورثہ دارِ عسکری
گھر میں پھر سے فاطمہؑ کے اک خوشی آنے کو ہے

جس میں حکمت ہے حسنؑ کی صبر ہے شبیر کا
پیکرِ حق وہ وقارِ حیدری آنے کو ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

منزلِ حق تک پہنچنے کا یقیں کیوں کر نہ ہو
جس سے وابستہ ہے راہِ راستی آنے کو ہے

نور سے اِس نور کے ہونے کو روشن ہے جہاں
تیرگی کے حق میں وقت خودکشی آنے کو ہے

بڑھ کے اَے آبِ رواں بن جا مصلیٰ خود بخود
"مصطفیٰ کا جانشین آخری آنے کو ہے"

خاکِ پائے جانِ نرجس کا ملا کیا اس کو لمس
چشمِ نابینا میں پھر سے روشنی آنے کو ہے

آیا ہی بس چاہتا ہے تو اسی امید میں
جانے گزری کتنی، کتنی اور صدی آنے کو ہے

غالباً قدموں کی آہٹ سن لی ہے اس نے قمرؔ
اعتدالی کیفیت میں بے خودی آنے کو ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

نظر رسول کی سیرت تو آہی جائے گی
سمجھ میں دین کی عظمت تو آہی جائے گی

کرے گا فیصلے قرآن کے مطابق جب
خدا کے دین پہ رفعت تو آہی جائے گی

بچھانے دیجئے پانی پہ بس مصلے کو
پیمبروں کی جماعت تو آہی جائے گی

تمہارے آنے کی آہٹ ہے انقلاب لئے
تم آؤ گے تو قیامت تو آہی جائے گی

امامِ وقت کا عرفان ہی نہیں حاصل
تمہارے گھر میں جہالت تو آہی جائے گی

خلوص ہو گیا رخصت اگر طبیعت سے
ہر اک عمل میں سیاست تو آہی جائے گی

ثنائے حجتِ حق کی قمرؔ کرو کوشش
مدد کے واسطے آیت تو آہی جائے گی

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

بیان غیب کی کچھ داستان ہو جائے
مرا امام اگر مہربان ہو جائے

جو تیری مدح کے گوشوں تلک رسائی ہو
زمین فکر مری آسمان ہو جائے

ملے سفینۂ حق کو نجات کا ساحل
ردائے غیب اگر بادبان ہو جائے

قدم ہیں نفس خدا، فخرِ آدمیت کے
چھلکتی موج نہ کیوں میزبان ہو جائے

جو تیری خاکِ کفِ پا کا لمس ہو حاصل
ضعیف جسمِ زلیخا جوان ہو جائے

ہمیں گمان ہے مولا نقاب الٹتے ہی
نصیریت نہ کہیں بد گمان ہو جائے

کہیں نہ ایسا ہو اعمال کے نتیجے میں
ظہورِ حق سببِ امتحان ہو جائے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

ظلمتِ شب کی وہی راہ روی باقی ہے
کیا خبر اُس کو سحر ہونی ابھی باقی ہے

گر نشاناتِ قلم کفر کے کچھ ہیں موجود
حق کی تحریر بھی با حرفِ جلی باقی ہے

تجھ کو پہچاننے والے بھی ہیں کچھ لوگ یہاں
اب بھی اس دہر میں بالغ نظری باقی ہے

میزبانی کے لئے آبِ رواں ہے بیچین
رخ پہ عیسیٰ کے بکھرنے کو خوشی باقی ہے

جب کہ معلوم ہے وہ سب پہ نظر ہے رکھتا
قوم میں کس لئے پھر بے عملی باقی ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

جس کو دیکھو وہ ترے حق کا بنا ہے غاصب
اس لئے ہی تری آنکھوں میں نمی باقی ہے

غیر تو غیر ہیں اپنے بھی ہوئے ہیں سرکش
آ بھی جاؤ کہ بہت دردِ سری باقی ہے

دورِ مہلت کا قمرؔ ختم ہے ہونے والا
گردنِ ظلم پہ چلنے کو چھری باقی ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

کیسے لکھوں میں تیرا قصیدہ ترے بغیر
کشکولِ فکر بھر نہیں سکتا ترے بغیر

قدموں میں تیرے رہتے ہیں میرے تخیلات
گزرا نہیں مرا کوئی لمحہ ترے بغیر

ڈر ہے کہ لڑکھڑا کے کہیں گر نہ جاؤں میں
مشکل ہے دو قدم مرا چلنا ترے بغیر

اَے وارثِ کلامِ الٰہی تو آ بھی جا
مشکل کلامِ حق ہے سمجھنا ترے بغیر

تیرا وجود روحِ عباداتِ کردگار
کیسی نماز، کیسا ہے روزہ ترے بغیر

Presented By: Jafrilibrary.com

قدرت کا اہتمام ہے کچھ ایسا منفرد
بنتا نہیں ہے نور کا ہالہ ترے بغیر

تجھ سے ہی کائنات کا قائم نظام ہے
یہ کائنات کب رہی مولا ترے بغیر

صف بستہ اِس کے حضرتِ عیسیٰؑ گواہ ہیں
پانی پہ بچھ سکا نہ مصلّیٰ ترے بغیر

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

غبارِ رہ کا تری سائبان چاہتے ہیں
زمین والے بھی اب آسمان چاہتے ہیں

جو دل میں وسوسے، وہم و گمان چاہتے ہیں
زمیں پہ حق کا وہ کب ترجمان چاہتے ہیں

عدوئے آلِ عبا اور خواہش جنت
اُدھر کے لوگ اِدھر کے مکان چاہتے ہیں

حسینؑ ابن علیؑ رن میں اپنی نصرت کو
حبیب جیسا کوئی نوجوان چاہتے ہیں

کہ ہم سے مادرِ شبیر سرخرو ہو جائے
بدن پہ ماتمِ شہ کے نشان چاہتے ہیں

Presented By: Jafrilibrary.com

علیؑ کا عشق، تدبر، شعورِ علم و عمل
یہ سارے وصف فقیہانہ شان چاہتے ہیں

حیات آپ کی مدحت میں ہو تمام مری
علیؑ سے حضرتِ میثم زبان چاہتے ہیں

جہانِ ظلم کی نا مہربانیوں کی قسم
"ترا ظہور ہم اَے مہربان چاہتے ہیں"

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

شعارِ عشق میں پابندیوں کا نام نہ ہو
نظر نظر میں ہو کُل گفتگو کلام نہ ہو

کوئی بھی رہبریٔ حق کا انتظام نہ ہو
"خلافِ عدل ہے اُمت ہو اور امام نہ ہو"

جواب آئے گا، آئے گا، شرط ہے لیکن
فریبِ ذات میں لپٹا ہوا سلام نہ ہو

بتاؤ اہلِ نظر کیا یہی ہے رسمِ وفا
انھیں بلائیں بھی اور کوئی اہتمام نہ ہو

یہ پوچھتے رہیں ہم لوگ خود سے وقتِ قیام
کہیں ہمارا بھی مقتل میں قتل عام نہ ہو

Presented By: Jafrilibrary.com

جنابِ شیخ بھی کہتے ہیں ال العجل لیکن
وہ دل سے چاہتے رہتے ہیں کہ قیام نہ ہو

عریضہ ڈال کے کچھ دیر بیٹھ جاتا ہوں
کہیں امام کا میرے کوئی پیام نہ ہو
☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✲

کیوں خلق خدا آئے نہ پھر اس کے اثر میں
کُل جلوۂ حق سمٹے ہیں زہرا کے پسر میں

معلوم ہے ٹھوکر سے بدل دیتے ہو تقدیر
اس واسطے بیٹھا ہوں تری راہ گذر میں

کیوں عالم ظلمت نہ ہو آخر تہ و بالا
محشر کی ہے آہٹ ترے پوشیدہ سفر میں

آنا بھی ترا اَے مرے مولا ہے قیامت
دیکھیں ترے جلوے یہ سکت کب ہے نظر میں

کیا فرق ہے بتلائیں گے بُجھنے دو مصلیٰ
مریم کے پسر آپ میں زہراؑ کے پسر میں

Presented By: Jafrilibrary.com

اب شکرِ خدا فاقہ کشی میں نہیں ہوتا
اس دور میں الجھا ہے بشر لقمہ تر میں

ورنہ ترا آنا کوئی مشکل تو نہیں ہے
"اک رسمِ تکلف ہے فقط پردہ در میں"

ہم لوگوں کا مرنا بھی قمرؔ لگتا ہے جیسے
اک گھر سے نکل کر ہوں گئے دوسرے گھر میں

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

داستانِ رفعت کے قلب و جاں ابوطالبؑ
ہیں زمین پر گویا آسماں ابوطالبؑ

پاک و صاف جنکی ہیں گودیاں ابوطالبؑ
ذکر تیرا ان کے ہے درمیاں ابوطالبؑ

دیکھ کر صفت تیری اب بھی محوِ حیرت ہیں
دیدہ ور نگاہوں کی پتلیاں ابوطالبؑ

خدمتِ محمدؐ کی جب رقم ہوئی تاریخ
تیرے حصہ آئیں کُل سرخیاں ابوطالبؑ

نعت خوانِ عالم سب تیرے مقتدی ٹھہرے
تیری سیدھی کرتے ہیں جوتیاں ابوطالبؑ

Presented By: Jafrilibrary.com

جو ہے رحمتِ عالم اس پہ تیری شفقت ہے
تجھ سا کس نے دیکھا ہے مہرباں ابوطالبؑ

دعوتِ عشیرہ میں کفر ہو گیا خاموش
بازوؤں کی دیکھیں جب مچھلیاں ابوطالبؑ

بو جہل سا شاطر بھی تیرے خوف سے بھولا
سینکنا سیاست کی روٹیاں ابوطالبؑ

تیری جرأت و ہیبت کا ہی یہ نتیجہ ہے
لے رہا ہے باطل جو سسکیاں ابوطالبؑ

مدح خواں خدا تیرا، پھر بھی کفر کا فتویٰ
جل گئیں پہ اینٹھیں ہیں رسّیاں ابوطالبؑ

تجھ سے فیض پاتے ہیں اب بھی رہبرِ ملت
کشتئ ہدایت کے بادباں ابوطالبؑ

Presented By: Jafrilibrary.com

دین کو ضرورت پر خون اپنا دینے کو
تیرا ہی نظر آیا خانداں ابوطالبؑ

جب بھی تیرے کنبے کا دے کے واسطہ مانگا
بھر گئیں ہیں حاجت کی جھولیاں ابوطالبؑ

کفرِ بوجہل بولا، زور اب چلے کیسے
بن گئے محمدؐ کے سائباں ابوطالبؑ

دعوتِ عشیرہ کے ذیل میں قمرؔ لکھ دو
میہماں ابوطالبؑ، میزباں ابوطالبؑ

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

وقار و عظمت و ایثار و افکارِ ابوطالبؑ
فقط عصمت سمجھ سکتی ہے اسرارِ ابوطالبؑ

چڑھی پروان گودی میں نبوت بھی امامت بھی
زمانہ اب تو سمجھے کیا ہے معیارِ ابوطالبؑ

تمھارے کفر کے فتوے کی واعظ حیثیت کیا ہے
خدائے مصطفیٰ جب ہے طرف دارِ ابوطالبؑ

جدائی پر چچا کی سال بھر آنسو بہایا ہے
ہیں اِس صورت نبی پہلے عزادارِ ابوطالبؑ

علیؑ کی منزلت سر کو جھکا کر وقت سے بولی
جو سر پر ہے ہمارے وہ ہے دستارِ ابوطالبؑ

Presented By: Jafrilibrary.com

اگر ڈھونڈھے نگاہِ شوق تو مل جائے گا اب بھی
محمدؐ کے نشانِ پا پہ رخسارِ ابوطالبؑ

محمدؐ دیکھ کر ہوتے ہیں خوش اِس سے یہ ثابت ہے
عبادت کا شرف رکھتا ہے دیدارِ ابوطالبؑ

قمرؔ تہہ کر کے زانوئے ادب ہے سامنے بیٹھا
قصیدہ ہے تمھاری نذر سرکارِ ابوطالبؑ

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

فکر کو حاصل مری نسبت ابوطالبؑ کی ہے
اس لئے لب پر مرے مدحت ابوطالبؑ کی ہے

رحمت اللعالمیں جس کو لقب حق سے ملا
اُس نبی پاک پر رحمت ابوطالبؑ کی ہے

صلب میں انوارِ حق کا سلسلہ ہے اس لئے
نور سے لگتا ہے کہ خلقت ابوطالبؑ کی ہے

اپنے بچوں سے محمدؐ کی بدلنا خواب گاہ
دین کی نصرت میں یہ حکمت ابوطالبؑ کی ہے

کیوں نہ ہو سرسبز اور شاداب گلشن دین کا
پھول ہیں عصمت کے پر محنت ابوطالبؑ کی ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

گر یہ کافر ہیں تو واعظ نعت کہنا چھوڑ دے
کیونکہ نعتِ مصطفیٰ سنت ابوطالبؑ کی ہے

ہو رہے ہیں جو بھتیجی پر ہر اک لمحہ نثار
مُنتقل عباسؑ میں طینت ابوطالبؑ کی ہے

کمسنی، پیری، جوانی، ہر فدائی شکل میں
کربلا کی جنگ میں شرکت ابوطالبؑ کی ہے

دین حق مقروض ہو کیوں کر نہ آخر اَے قمرؔ
دین کو بخشی ہوئی وسعت ابوطالبؑ کی ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✲

قدرت نے وہ رتبہ تجھے بخشا ابوطالبؑ
گھر تیرے امامت کا ہے عہدہ ابوطالبؑ

صورت میں محمدؐ کی، محمدؐ کے وصی کی
ہے آپ نے اسلام کو پالا ابوطالبؑ

کیوں عرش کے تارے نہ جھکیں در پہ تمہارے
تیری ہے بہو فاطمہ زہراؑ ابوطالبؑ

ہے خونِ جگر آپ کا شامل اسی خاطر
اسلام کی بنیاد ہے پختہ ابوطالبؑ

کیوں آئیں نہ اسلام کے گلشن میں بہاریں
شامل ہے ترا خون پسینہ ابوطالبؑ

یہ بات الگ کہتے ہیں کافر تجھے کافر
رخ دین کا تم نے ہے سنوارا ابوطالبؑ

قرآن اور اسلام تو محفوظ رہے گا
باقی ہے ترا غیب میں بیٹا ابوطالبؑ

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

دلِ ام البنیں کے زخم پہ مرہم لگانا ہے
سکینہ کا ہر اک گھر میں ہمیں سقا بنانا ہے

شجاعت علم کی ڈیوڑھی پہ سر رکھ کر یہی بولی
کنیزی کا شرف زہراؑ کے گھر میں مجھ کو پانا ہے

قدم گھر میں رکھا ام البنیں نے اس ارادے سے
مجھے کردارِ زہرا کو ہی آئینہ بنانا ہے

مجھے معلوم ہے کیا حیثیت اس گھر میں ہے میری
مجھے نقشِ قدم پر مرتضیٰ کے سر جھکانا ہے

علیؑ کی آرزو ام البنیں کی ذمہ داری ہے
وفا کا پھول گلدستے میں حیدر کے سجانا ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

نصیری کے خدا کے لاڈلے کو تربیت دے کر
زمانے میں وفاؤں کا خدا اس کو بنانا ہے

مرے بچو میں آئی ہوں تمہاری خادمہ بن کر
مجھے یہ فرض خدمت گار کی صورت نبھانا ہے

اگر کوئی خطا ہو جائے مجھ سے در گزر کرنا
مجھے محشر میں شہزادی کو منہ اپنا دکھانا ہے

سنو عباس، زہرا کے پسر آقا تمہارے ہیں
غلاموں کی طرح خدمت میں ان کی تم کو جانا ہے

یہ ماں کے شیر کی تاثیر بولی فہمِ غازی سے
اگر پانی نہ پہنچایا تو بازو کو کٹانا ہے

میں کیوں عباس کو روؤں کہ اس کی ماں میں زندہ ہوں
مجھے مظلومئ شبیر پہ آنسو بہانا ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

باطل کی آرزو تہِ خنجر لئے ہوئے
زینب چلیں ہیں مقصدِ سرور لئے ہوئے

سر کاٹنے یزید کا نکلیں ہیں تشنہ لب
عباس کے جلال کا خنجر لئے ہوئے

دربارِ ظلم و جور میں بنتِ علی گئیں
سر پر غبارِ دشت کی چادر لئے ہوئے

باطل کدے میں پہنچا سرِ شاہِ کربلا
اپنے لبوں پہ سورۂ کوثر لئے ہوئے

سیدانیوں کی آہ و فغاں شام آگئی
کانٹوں بھرا یزید کا بستر لئے ہوئے

Presented By: Jafrilibrary.com

کیسی ہے فتح روتا ہے دن رات اب یزید
دامن پہ داغِ خونِ پیمبر لئے ہوئے

گرد و غبارِ راہِ اسیرانِ کربلا
خیبر کا اپنے ساتھ ہے منظر لئے ہوئے

قصرِ یزید ہل گیا زینب جو آ گئیں
خیبر شکن کا لہجے میں تیور لئے ہوئے

کربل کی شام پہنچی ہے محشر کی صبح تک
سرخیٔ خونِ سبطِ پیمبر لئے ہوئے

روزِ دہم کے بعد سے اب تک اذان ہے
تاثیرِ لہجۂ علی اکبر لئے ہوئے

تم کو بھی اپنے سینے سے سرور لگائیں گے
آؤ تو عزمِ حرِّ دلاور لئے ہوئے

Presented By: Jafrilibrary.com

خنکیٔ موت رن سے پلٹتی ہے شرم سار
آغوش میں تبسمِ اصغر لئے ہوئے

امت کی مغفرت کی دعا مانگتے ہیں شاہ
سوکھے گلے پہ شمر کا خنجر لئے ہوئے

جنت میں یوں ہی جائیں گے ہم شہ کے غم گسار
سینے پہ داغِ ماتمِ سرور لئے ہوئے

جس مقصدِ حسینؑ کی زینب تھیں پاسبان
ہم لوگ اس کو جاتے ہیں گھر گھر لئے ہوئے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

کہیں پہ صبر کہیں ولولہ ضروری ہے
کہیں سکوت کہیں بولنا ضروری ہے

بجائے نیز و خنجر ہے لہجۂ حیدر
نیا ہدف ہے نیا اسلحہ ضروری ہے

امامِ وقت ہوں ہر فیصلے پہ قادر ہوں
پھوپھی تمہارا مگر مشورہ ضروری ہے

محل یزید کا بن جائے اب عزاخانہ
اٹھے یہاں سے صدائے عزا ضروری ہے

یہیں سے شہ کی شہادت کا اڑ رہا تھا مذاق
یہیں ہو مجلسِ سرور بپا ضروری ہے

چراغِ خطبۂ زینب کی روشنی میں قمرؔ
یزید وقت کو پہچاننا ضروری ہے

☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

سنے گا جب یہ جہاں تیری داستاں زینبؑ
کہے گا تو ہے فضیلت کی آسماں زینبؑ

تمہاری مدح سرائی نہیں ہے بس میں مرے
کہاں سے لاؤں میں قرآن کی زباں زینبؑ

حصارِ آیۂ تطہیر میں رہا بچپن
بڑی ہوئی ہے امامت کے درمیاں زینبؑ

امامِ وقت بھی لیتا ہے مشورے آ کر
رہی ہمیشہ سے عصمت کی رازداں زینبؑ

حسینیت کی ہر اک سمت عطر افشانی
تمہارے عزم نے مہکا دیا جہاں زینبؑ

وہاں وہاں پہ ہوا انقلابِ حق برپا
قدم پڑے ہیں تمہارے جہاں جہاں زینبؑ

Presented By: Jafrilibrary.com

نجات کشتیٔ اسلام کو ہوئی حاصل
بنا تمہاری ردا کا جو بادباں زینبؑ

تمہارے صبر کے جوہر جہان دیکھے گا
چلیں گی ظلم کی جس وقت آندھیاں زینبؑ

تمہارے گرد جو سمٹے ہوئے ستارے ہیں
زمیں پہ جیسے اتر آئی کہکشاں زینبؑ

جفا پرستوں کے ذہنوں پہ ضرب جاری ہے
تمہارے خطبہ کی شمشیر ہے رواں زینبؑ

دیارِ ظلم کی صورت بدل گئی لیکن
تمہاری فتح کے باقی رہے نشاں زینبؑ

جلا کے رکھ دیا خطبوں نے قصرِ ظلم و ستم
دکھائی دیتا ہے ہر سمت بس دھواں زینبؑ

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

گرمیٔ خونِ شاہ کی تاثیر ہو گئی
زینبؑ بقائے مقصدِ شبیر ہو گئی

ہمراہ جب حسینؑ کی ہمشیر ہو گئی
شبیریت کی فتح بھی تحریر ہو گئی

خطباتِ بنتِ فاطمہ پر ہو رہی تھی بات
پوری کلامِ پاک کی تفسیر ہو گئی

بکھرے پڑے ہیں چار سو منصوبہ ستم
زینب کی لگ رہا ہے کہ تقریر ہو گئی

بے پردہ تجھ کو کیسے یہ دیکھے جہاں کہ جب
رخ کا نقاب آیۂ تطہیر ہو گئی

لہجے نے مرتضیٰ کے اسے دھار بخش دی
مظلوم کی زبان تھی شمشیر ہو گئی

Presented By: Jafrilibrary.com

قصرِ ستم میں مجلسِ شہ انقلاب ہے
باطل کو یہ سمجھنے میں تاخیر ہو گئی

زینب تمہاری مجلسِ اول کے فیض سے
دنیا گواہِ ماتمِ شبیر ہو گئی

زینب شبِ دہم کے حجابوں کے درمیاں
عباسؑ کے جلال کی تصویر ہو گئی

باطل پرست لوگوں کے دل ڈوبنے لگے
زینبؑ کی آہ نعرۂ تکبیر ہو گئی

دیکھا جدھر، ادھر ہی حکومت دکھائی دی
کتنی وسیع آپ کی جاگیر ہو گئی

جس قوم نے اسیرِ ستم تم کو تھا کیا
وہ خود اسیرِ حلقۂ زنجیر ہو گئی

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

زمانہ جان لے جرأت کا فلسفہ زینبؑ
ہم اس لئے ترا کرتے ہیں تذکرہ زینبؑ

طواف کرتا ہے قرآن تیرے پیکر کا
تمہارے جیسا کہاں کوئی دوسرا زینبؑ

وقارِ عزم شہنشاہِ کربلا تو ہے
ترے بغیر ادھوری ہے کربلا زینبؑ

جو بڑھتے بڑھتے خدا ہو گیا وفاؤں کا
وہ مہ لقا تری آغوش میں پلا زینبؑ

اگر وفاؤں کا پروردگار ہے عباسؑ
تو صبر و ضبط کی، ایثار کی خدا زینبؑ

Presented By: Jafrilibrary.com

یہ آسمان تجھے کیسے بے ردا دیکھے
غبارِ راہ بنے گا تری ردا زینبؑ

جہاں غرور و تکبر شباب پر ہوگا
وہاں دکھائے گی باطل کو آئینہ زینبؑ

اسیر ہو گئیں ظلم و ستم سہے لیکن
نہ ٹوٹنی تھی، نہ ٹوٹی تری انا زینبؑ

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

شکرِ خالق ہے مصائب کا گلہ کوئی نہیں
مثل زینبؑ پیکرِ صبر و رضا کوئی نہیں

اہل عصمت اور خالق کے سوا زینب تجھے
جانتے تو سب ہیں پر پہچانتا کوئی نہیں

ثانئ زہرا تو ہیں زینب، حقیقت ہے مگر
دو جہاں میں ثانئ زینب ہوا کوئی نہیں

اَے یزید بے حیا زینب کی حکمت کے سبب
اب ترا بیٹا کہے گا تو مرا کوئی نہیں

ہے نگہ بانِ حرم بیٹی علی کی اَے یزید
ظلمتِ شب سے یہاں گھبرائے گا کوئی نہیں

شامِ غم سے صبح آزادئ قیدِ ظلم تک
جز ترے اہلِ حرم کا آسرا کوئی نہیں

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

جرأت و عزم پہ مضموں جو لکھا کرتے ہیں
ذکرِ زینبؑ سے ہی آغاز کیا کرتے ہیں

تاکہ مل جائیں کہیں نقشِ قدم زینب کے
رات دن شمس و قمر ہیں کہ چلا کرتے ہیں

سر جھکانا ہے بڑی بات مگر اَے زینبؑ
آستانے پہ ترے قلب جھکا کرتے ہیں

تیرے خطبات کے نکتوں کی وضاحت کے طفیل
علم و حکمت کے نئے باب کھلا کرتے ہیں

یہ تو زینبؑ تری حکمت کا اثر تھا ورنہ
قیدیوں کو کبھی ظالم بھی رہا کرتے ہیں

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

دیکھ لے فہم بشر آ کر کہاں عباسؑ ہیں
مثل خوشبو باغِ عصمت میں نہاں عباسؑ ہیں

مرضیٔ حق تھی جو عصمت اِن کو مل پائی نہیں
دہر میں عصمت کے لیکن رازداں عباسؑ ہیں

منزلِ رفعت کو بتلائے کوئی انسان کیا
فکر قاصر ہے سمجھنے میں جہاں عباسؑ ہیں

فوجِ اعدا خیمۂ شبیر سے ہے دور دور
اُس طرف رُخ بھی کرے کیسے وہاں عباسؑ ہیں

اس حقیقت سے ہے فوجِ اشقیا بھی آشنا
واسطے ان کے حقیقی امتحاں عباسؑ ہیں

مشکلوں نے راہ کی پوچھا جو رہبر ہے کوئی
مطمئن ہو کر کہا دل نے کہ ہاں عباسؑ ہیں

Presented By: Jafrilibrary.com

آ رہی ہے اُس جگہ سے اب بھی خوشبوئے وفا
تیرے قدموں کے جہاں پر بھی نشاں عباسؑ ہیں

خیمۂ ناحق کی بیچینی سے چلتا ہے پتہ
مثل خنجر حلق باطل پر رواں عباسؑ ہیں

اس حقیقت کا ہوا احساس سب کو جابجا
''زائرین کربلا کے میزباں عباسؑ ہیں''

پرچم غازی قمرؔ اعلان کرتا ہے یہی
ملک ہو کوئی بھی لیکن حکمراں عباسؑ ہیں

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

فوجِ اعدا کو زدِ رعبِ نظر پر رکھنا
کب ضروری ہے ترے واسطے خنجر رکھنا

سرخرو 'لَوٗ' کا بہر حال مقدر رکھنا
ہم کو آتا ہے دیا دوشِ ہوا پر رکھنا

وادیٔ مدحتِ عباسؑ ہے اَے طائرِ فکر
پر نہ جل جائیں قدم سوچ سمجھ کر رکھنا

اَے قلم مدحتِ غازی کے لئے کاغذ پر
آبِ کوثر سے ہر اک لفظ کو دھو کر رکھنا

دیکھنا چہرۂ غازی نہ زلیخا یوں ہی
درمیاں آیۂ تطہیر کی چادر رکھنا

ذکرِ سقائے سکینہ ہے چھڑا محفل میں
پائے کم ظرف میں زنجیر پنہا کر رکھنا

Presented By: Jafrilibrary.com

جانے کب لمس جری خوشبوئے حق لے آئے
شعبۂ فکر کے دفتر کا کھلا در رکھنا

ٹک گئیں روضۂ غازی پہ نگاہیں اُن کی
دیدہ ور بھول گئے میل کا پتھر رکھنا

قلزمِ سیرگی خود پیاس بجھانے آیا
کام آہی گیا چلو میں سمندر رکھنا

عہدِ طفلی سے یہی درس ملا غازی کو
بس نگاہوں میں رخِ سبطِ پیمبر رکھنا

غیرتِ حضرتِ عباسؑ صدا دیتی ہے
غیر ممکن ہے مرے سر کو سناں پر رکھنا

ذکر ہے اس کا، قمرؔ ہے جو بنی ہاشم کا
بزم کو نکہتِ عرفاں سے معطر رکھنا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

وہ جلوے ہر طرف بکھرے ہوئے ملتے ہیں تیور کے
مقابل کوئی آتا ہی نہیں خورشید پیکر کے

نصیری محوِ حیرت ہیں کسے آخر خدا مانیں
رکھے ہیں سامنے اُن کے دو آئینے برابر کے

ردا ننھے سے ہاتھوں سے پکڑ کر روئے جاتے ہیں
ہیں لپٹے تھام کر عباس بازو اپنی خواہر کے

غلامی کے اصولوں سے ہے واقف خوب شہزادہ
ہمیشہ دو قدم پیچھے ہی رہتا ہے یہ سرور کے

علی کے لاڈلے عباس کا رُخ ہے سوئے مقتل
مناظر آج آئیں گے نظر میں پھر سے خیبر کے

Presented By: Jafrilibrary.com

ہے مقتل میں ترا عباس بس رعبِ نظر کافی
وہ ہوں گے اور جو محتاج ہو جاتے ہیں خنجر کے

سوائے وصفِ عصمت دیکھئے چشمِ بصارت سے
ہوئے ہیں منتقل اوصاف سب غازی میں حیدر کے

لئے مشکِ سکینہ باوفا دریا پہ ہے آیا
اُڑے جاتے ہیں لیکن ہوش کیوں آخر سمندر کے

قمرؔ تاریخ میں عباس اور شبیر کو دیکھو
مراسم ایسے ہوتے ہیں برادر سے برادر کے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

ہیں اطاعت کی قبا، تن پہ سجائے عباسؑ
خدمتِ شہ کو عبادت میں بنائے عباسؑ

کیوں نہ کردار سراپا ہو ولیٔ حق کا
ہوبہو پیکرِ حیدرؑ ہے قبائے عباسؑ

اپنے آقا کے حضور جیسے کہ آتے ہیں غلام
خود کو یوں سامنے شبیرؑ کے لائے عباسؑ

قد نہ بالا نظر آجائے کہیں سرور سے
ساتھ چلتے ہیں مگر سر کو جھکائے عباسؑ

جس کے صدقے میں ہوا خلق یہ سارا عالم
ہیں بلند دستِ دعا اُس کے برائے عباسؑ

Presented By: Jafrilibrary.com

پاگئی منزلِ معراج جو غازی کے سبب
تشنگی آج بھی ہے محوِ ثنائے عباسؑ

یہ حقیقت ہے کٹے ہاتھ ترائی پہ مگر
مجھ کو محسوس ہوئے دستِ سخائے عباسؑ

باوفا یوں تو ہے اِس گھر کا ہر اک فرد مگر
یہ لقب وقف ہے عالم میں برائے عباسؑ

☆☆☆

قطعہ

جذبۂ نصرت مظلوم سے سرشار ملے
ہر گھڑی اپنے فرائض سے خبردار ملے
نامِ عباسؑ زباں کی ہی نہ زینت ہو قمرؔ
بلکہ کردار میں بھی عکسِ وفادار ملے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

بشکل آب ہے اک انقلاب چلو میں
شعورِ صبر کا لُبّ لُباب چلو میں

وجودِ خود کو اُتارا ہے عکس کی صورت
سمٹ کے آ گیا یوں آفتاب چلو میں

رخِ جری کی زیارت قریب سے ہو جائے
اسی سبب سے ہیں بنتے حباب چلو میں

غرورِ تشنہ لبی کو نہ توڑ پائے گا
یہ آب کھاتا ہے کیوں پیچ و تاب چلو میں

لبِ فرات دکھائی دیا زمانے کو
یزیدیت کا مکمل جواب چلو میں

درِ جری سے جو مس ہو گیا تھا آبِ بقا
مہک رہا تھا وہ مثل گلاب چلو میں

جری نے ہاتھ میں پانی لیا تو دنیا نے
وفا کا دیکھا مچلتا شباب چلو میں

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

رعبِ عباسِ جری کچھ اس طرح چھانے لگا
میمنے سے میسرہ باطل کا ٹکرانے لگا

کھینچ دی تھی غیض میں جو حضرتِ عباسؑ نے
اُس لکیر خوف سے ہر ایک تھرانے لگا

جوہرِ تیغِ جری کو دیکھ کر بولے عدو
پھر زمانہ مرتضیٰ کا ہم کو یاد آنے لگا

مل گیا عباسؑ کی مدحت کا مجھ کو بھی شرف
خوبیٔ قسمت پہ اپنی میں بھی اترانے لگا

ماہتابِ مرتضیٰ نے آنکھ کھولی جس گھڑی
آفتابِ صبر کا چہرہ نظر آنے لگا

ہم نے اُس کے سامنے عباسؑ کی رکھ دی مثال
جب وفاداری کا مطلب کوئی سمجھانے لگا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✵

شہ کے قدموں میں جھکا رہتا ہے سرِ عباسؑ کا
ہے مگر قلبِ شہ مظلوم گھر عباسؑ کا

زندگی تا موت بس خدمت شہِ ابرار کی
سائے میں شبیر کے گزرا سفر عباسؑ کا

تیغِ دو پیکر کا لیتے ہیں نگاہوں سے جو کام
دیکھ کر حیراں ہے دنیا یہ ہنر عباسؑ کا

کھائے دریا کو طمانچہ ہو گئی مدت مگر
اب بھی ہے موجِ پریشاں پر اثر عباسؑ کا

کیوں نہ انوارِ وفا پھیلے جری سے خلق میں
ہے وفادارِ نبی کردار گر عباسؑ کا

بے ردا سیدانیوں کا قافلہ ہے ساتھ میں
نوکِ نیزہ پر نہ ٹھہرے گا یہ سر عباسؑ کا

با وفا سے آبرو کنبے کی ہے اس واسطے
ہے لقب ہاشم گھرانے میں قمرؔ عباس کا

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

فضیلت کی کتابوں میں یہی تحریر ہے اکبر
نبی کی ہوبہو تو بولتی تصویر ہے اکبر

محمدؐ کا سراپا آئینہ ہے تو اسی خاطر
لئے حلقے میں تجھ کو آیۂ تطہیر ہے اکبر

نہ کیوں کرلحن داؤدی لبوں کو چوم لے آ کر
ترے لہجے پہ قرباں نعرۂ تکبیر ہے اکبر

شباب اپنا پلٹوانے بعنوانِ رسولِ حق
زلیخا کے تصور میں تری تصویر ہے اکبر

جلالِ روزِ محشر با وضو مقتل میں آ پہنچا
اذانِ صبحِ کربل کی عجب تاثیر ہے اکبر

یقیناً بطن سے پیدا ہوا لیلیٰ کے تو لیکن
جو پالے گی تجھے وہ زینبِ دلگیر ہے اکبر

پدر کی گود میں توڑا جو دم تو کربلا بولی
خلیل اللہ کے تو خواب کی تعبیر ہے اکبر

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

✡

پیاسے ہی نمازِ حق پڑھنے کا ارادہ ہے
شبیر کے ہاتھوں پر اصغر کا مصلیٰ ہے

وہ طور کے جلوے کا لگتا ہے کہ حصہ ہے
اصغر تری تربت پر جو نور برستا ہے

کیا جانے تبسم کے ناوک میں اثر کیا ہے
دل ہیبتِ اصغر سے باطل کا لرزتا ہے

باطل ترے ترکش کا جو سب سے مقدم تھا
وہ ناوکِ سہ شعبہ اصغر کا کھلونا ہے

جس سے کہ رخِ زیبا قدرت کا نکھر آیا
اصغر کے تبسم کا نکلا ہوا صدقہ ہے

جس خون کا چہرے پر شبیر کے ہے غازہ
سرخیٔ شفق میں بھی اس خون کا چھینٹا ہے

Presented By: Jafrilibrary.com

باطل کے مقابل یہ اصغر نہیں آئے ہیں
دستِ شہِ والا پر یہ حق کا نوشتہ ہے

پیکانِ تبسم سے میدان کا سر ہونا
تاریخِ شجاعت میں یہ ایک اضافہ ہے

میدانِ شجاعت میں ہر عمر کے زمرے میں
تو کل بھی اکیلا تھا تو اب بھی اکیلا ہے

حورانِ جناں آئیں آغوش میں لینے کو
احرامِ شہادت میں لپٹا ہوا بچہ ہے

کس طرح سے دفنائیں ننھی سی چھدی میت
چھایا ہوا سرور کی آنکھوں میں اندھیرا ہے

☆☆☆

Presented By: Jafrilibrary.com

Wajh-e-Baqa

Na'at-o-Manqabat

— Dr. Qamar Abidi

خدا کا شکر درِ شہؑ پہ ہے جبیں میری

یہی ہے وجہِ بقا اور یہی بنائے عروج